ولی اللہ بنانے والی کتاب

# صراط الطالبین

تصنیف لطیف:

مخزنِ علوم سُبحانی، معدنِ فیوض ربّانی، شیخ المشائخ، سراجُ الواصلین شمسُ العارفین

سُلطانُ الاولیا، قطبُ الاقطاب حضرت سیّد محمدؐ یٰسین شاہ راشدی قادری

المعروف پیر سائیں جھنڈے دھنی اوّل قدس اللہ تعالیٰ اسرہٗ الاقدس

المتوفی ۱۲۷۵ھ

مترجم و محشی

صاحبزادہ سیّد محمدؐ زین العابدین راشدی

زاویہ پبلشرز

زاویہ پبلشرز

دربار مارکیٹ، لاہور

Scanned with CamScanner

(۱) زبانی ذکر ص ۵۹

ذکر جہر کے بارے میں ص ۵۰

(۲) دل کا ذکر کا طریقہ ص ۶۱

۱۱-۳-۲۲
۱۸-۵-۱۴۴۲
بروز جمعہ
PM : ۸:۰۶

۱ - بنی کو دیکھا تو اللہ پر ایمان آسان ہو گیا ص ۱۴
۲ - ایک سال بعد جسم تازہ ص ۲۴
۳ - مزار کی کھڑکی سے فیض دینا ص ۲۵
۴ - چالیس دن مزار پر اگر پڑھنا ص [illegible]
۵ جو شخص بے علم کے زاہد بنا۔ وہ آخر میں کافر ص ۳۹
۶ - بہاء الدین نے حکم دیا کہ شیخ ذبح کرو ص ۴۳
۷ - سلطان نے آواز دی عبدالحق روح ہزار ب ص ۸۴
۸ - چور سے ولی بنا - اور بادشاہ کا ... ص ۹۶
۹ - بہاء الدین کے پاس ایک عورت کے لیے ص ۱۰۷
۱۰ - سانپ ڈسنے سے مر گیا ص 121

---

محبت کا بیان - اس کی ابتدا ص ۱۳

عبادت کا بیان ص ۳۵ تا ۴۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱ - بر
۲ - ایک
۳ - مزا
۴ - چار
۵ جر شکہ
۶ - بیا
۷ - سکہ
۸ - چور
۹ - بیا و
۱۰ - سا

محبت کا
عبادت

ولی اللہ بنانے والی کتاب

# صِراطُ الطّالبین

تصنیفِ لطیف:

مخزنِ علومِ سُبحانی، معدنِ فیوضِ ربّانی، شیخ المشائخ، سراجُ الواصلین، شمسُ العارفین

سُلطانُ الاولیا، قطبُ الاقطاب حضرت سیّد محمّد راشد شاہ راشدی قادری

المعروف پیر سائیں جھنڈے دھنی اوّل قدس اللہ تعالےٰ سرہٗ الاقدس

المتوفی سنہ ۱۲۷۵ھ

مترجم و محشی

صاحبزادہ سیّد محمّد زین العابدین راشدی

زاویہ پبلشرز

8-C (محی الدین بلڈنگ) داتا دربار مارکیٹ۔ لاہور

Ph: 042-7248657-7112954
Mob: 0300-9467047 - 0321-9467047 - 0300-4505466
Email:zaviapublishers@yahoo.com

زاویہ پبلشرز

جملہ حقوق محفوظ ہیں
2007

باراوّل ـــــــــــــــــــــــ 1000
ہدیہ ـــــــــــــــــــــــ 100روپے

زیرِ اہتمام
نجابت علی تارڑ

لیگل ایڈوائزرز
محمد کامران بھٹہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-8800339
رائے صلاح الدین کھرل ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-7842176

ملنے کے پتے

مکتبہ قادریہ نزد چوک میلاد مصطفیٰ سرکلر روڈ گوجرانوالہ 055-4237699
احمد بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولپنڈی 051-5558320
مکتبہ یانحی سلطان حیدرآباد 0321-3025510
مکتبہ المدینہ، فیصل آباد/راولپنڈی/ملتان/حیدرآباد/کراچی۔ 021-2203311
اشرف بک ایجنسی کمیٹی چوک، راولپنڈی 0333-5205014
حنفیہ پاک پبلی کیشنز نزد بسم اللہ مسجد کھارادار کراچی
مکتبہ العطاریہ لنک روڈ صادق آباد 0333-7413467
مکتبہ قادریہ سبزی منڈی کراچی 021-4944672
مکتبہ برکات المدینہ بہادرآباد کراچی 021-4219324
عطار اسلامی کتب خانہ بازار کلاں نزد دروازہ سیالکوٹ 0345-6747131
مکتبہ قادریہ دربار مارکیٹ لاہور 042-7226193



# فہرست


| نمبر شمار | حُسنِ ترتیب | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 1 | انتساب | 9 |
| 2 | روحانی جواہر پارہ (تاثرات) | 10 |
| 3 | مُرشدِ اوّلین ہے عشق (تاثرات) | 13 |
| 4 | سوانح حضرت مصنف (زین العابدین راشدی) | 17 |
| 5 | کاشفِ سرِّ خدا (صاحبزادہ فیض الامین فاروقی ایم-اے) | 27 |
| 6 | امیرِ کارواں (مولانا محمد سلطان خوشتر فیضی) | 28 |
| 7 | عرضِ مترجم سراپا مُجرم | 29 |
| 8 | مقدمہ (سید محمد یٰسین شاہ راشدی) | 32 |
| 9 | آغاز | 35 |
| 10 | **مراتب سلوک** | 45 |
| 11 | 1- تزکیہ نفس | 45 |
| 12 | 2- تصفیہ قلبی | 46 |
| 13 | 3- تنقیہ دماغ | 46 |
| 14 | تجلّی روح | 46 |
| 15 | 4- تخلیہ سر | 47 |

| | | |
|---|---|---|
| 16 | شغل | 50 |
| 17 | شجرۂ طیبہ (منظوم فارسی) | 57 |
| 18 | **اذکار** | 58 |
| 19 | 1-ذکر اوّل چار کلمہ | 59 |
| 20 | طریقہ ذکر | 61 |
| 21 | 2-ذکر خفی | 66 |
| 22 | 3-ذکر پاس انفاس | 66 |
| 23 | 4-ذکر لطائف ستہ | 68 |
| 24 | 5-ذکرِ سلطانی | 69 |
| 25 | 6-ذکر نفی واثبات | 70 |
| 26 | 7-ذکر صدائے مطلق | 71 |
| 27 | **اِفکار** | 72 |
| 28 | 1- فکر حجر ومدر | 72 |
| 29 | 2- فکر ھو معکم | 74 |
| 30 | 3- فکر فنا فی الصفات | 76 |
| 31 | 4- فکر فَثَمَّ وَجْہُ اللہ | 78 |
| 32 | 5- فکر ہر چہ ہست ہمہ اوست | 80 |
| 33 | ولایت کبریٰ | 82 |
| 34 | 6- فکر اللہ نور السمٰوات | 84 |
| 35 | 7- فکر ان اللہ یحول بین المرء وقلبہ | 87 |





| | | |
|---|---|---|
| 36 | 8- فکر کل من علیھا فان | 88 |
| 37 | 9- فکر لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم | 89 |
| 38 | 10- فکر و تعز من تشآء و تذل من تشآء | 91 |
| 39 | 11- فکر اسماء الحسنیٰ | 94 |
| 40 | 12- فکر فنا فی الشیخ | 95 |
| 41 | 13- فکر فنا فی الرسول | 98 |
| 42 | 14- فکر فنا فی اللہ | 99 |
| 43 | 15- فکر مجلس چہار یار نبوی | 100 |
| 44 | 16- فکر مجلس پنجتن پاک | 100 |
| 45 | 17- فکر مجلس انبیاء اولوالعزم علیہم السلام | 100 |
| 46 | 18- فکر اربعہ عناصر | 101 |
| 47 | 19- فکر عالم امر و عالم حق | 102 |
| 48 | **معرفت کی باتیں** | 105 |
| 49 | مرشدِ کامل | 105 |
| 50 | مرشد کی مثال | 105 |
| 51 | قناعت | 106 |
| 52 | فقیر | 106 |
| 53 | دعویٰ | 106 |
| 54 | رضا | 106 |
| 55 | یادِ حق | 106 |

| | | |
|---|---|---|
| 56 | آزمائش | 107 |
| 57 | مُسبّب | 107 |
| 58 | فنا | 107 |
| 59 | برداشت | 107 |
| 60 | عارف کی نماز | 108 |
| 61 | ولی کامل کی شناخت | 109 |
| 62 | بیعت ہونے کا حکم | 109 |
| 63 | سخاوت | 110 |
| 64 | بےخوفی | 110 |
| 65 | عاجزی | 110 |
| 66 | نفس کی مخالفت کیسے کی جائے | 111 |
| 67 | قلبِ سلیم | 112 |
| 68 | شب بیداری | 112 |
| 69 | **عشق ھی عشق** | 113 |




# انتساب

یہ کتاب ''صراط الطالبین'' حضرت مصنف نور اللہ مرقدہٗ کے نبیرہ، لختِ جگر، خلفِ رشید، صاحب مسند رُشد و ہدایت، شمس شریعت، بدر طریقت، بحر معرفت، عارف صمدیت، مخزن حقیقت، شیخ المشائخ، قطب الدورانِ، حضرت پیر

## سید محمد امام الدین شاہ راشدی

سنّی حنفی قادری نقشبندی قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ الاقدس

(درگاہِ عالیہ یاسینیہ پیر جو گوٹھ، ٹھلاء شریف متصل اسٹیشن باقرانی لاڑکانہ سندھ)

کی ذات مقدس کے نام منسوب کرتا ہوں۔ جنہوں نے اپنے دور میں حضرت مصنف قبلہ عالم نور اللہ مرقدہٗ کے پیغام کو لاڑکانہ تا بمبئی تک عام کیا، شب و روز عباداتِ الٰہی و خدمت خلق کیلئے وقف کئے، طالبانِ حق کو صراط الطالبین سبقاً سبقاً پڑھاتے بلکہ مخزن برکات تھے۔ حضرت قبلہ سرکار مشوری علیہ الرحمۃ الباری آپ ہی کے جانثار خلیفہ، صحبت یافتہ و فیض یافتہ تھے۔

طالبِ نگاہ کرم
زین العابدین راشدی
غفرلہٗ الہادی
کراچی

Scanned with CamScanner

# روحانی جواہر پارہ

از محترم پروفیسر صوفی سید عابد میر قادری مدظلہ، کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

کتاب مستطاب موسوم بہ ''صراط الطالبین'' عرصہ دراز سے قلمی مخطوطے کی صورت کتب خانوں کی زینت بنی رہی لیکن انقلابات زمانہ کے نتیجہ میں فارسی زبان اب قصہ پارینہ ہوچکی ہے۔ فارسی پڑھنے اور سمجھنے والوں کی تعداد دن بدن نہ صرف کم بلکہ مفقود ہوتی جارہی ہے اور نہ صرف یہ خزینہ بلکہ اور بھی لاتعداد علمی خزانے عوام تو کیا خواص کی بھی توجہات سے یکسر محروم ہوتے جارہے ہیں اور اس کے نتیجہ میں ملّتِ اسلامیہ اپنے اسلاف کی کاوشوں کے ثمرہ سے محروم ہوتی جارہی ہے۔

پیرِ طریقت، عارف علوم معرفت وحقیقت حضرت قبلہ پیر سید محمد زین العابدین راشدی القادری ادامہ اللہ تعالیٰ کی توجہات اس جانب مبذول ہوئیں اور آپ نے اس کتاب کو اردو کا قالب عطا فرمایا۔ اس طرح لاکھوں اردوداں طبقے پر عموماً اور طالبانِ مولا کے زمرے پر خصوصاً احسان فرمایا۔ اس سلسلہ میں حضرت موصوف کو جو دشوار گذار اور ہمت شکن مراحل طے کرنے پڑے وہ حضرت کے مقدمۃ الکتاب کے ایک جملے سے ظاہر ہیں، میں تو کیا عرض کرسکتا ہوں کہ بقول شاعر ع

بلاکشوں پہ جو گذری تری بلا جانے

بہر حال اس ترجمہ بلکہ ترجمانی کے ذریعہ دورانِ مطالعہ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے پیر سائیں حضرت روضے دھنی قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس بہ نفسِ نفیس سالک یا طالب



المولیٰ کی اُنگلی تھام کر اپنے ساتھ ساتھ سیر الی اللہ کیلئے چل کھڑے ہوئے ہیں اور طالب کو منزل آشنا کرارہے ہیں اور بڑی آسانی سے ذکر وفکر کے معارف وطریق سے طالب کو نواز رہے ہیں۔ یہی اس ترجمے کی خوبی ہے۔

ترجمے کے حوالےسے یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ کسی بھی زبان کے تحریری مواد کو کسی دوسری زبان میں منتقل کردینا بہت دشوار تر ہے، الفاظ کو دوسری زبان کے ہم معنی الفاظ سے بدلنا کوئی بات نہیں لیکن عبارت کو اس کے مافی الضمیر کے ساتھ دوسری کسی زبان میں منتقل کرنا ہی اصل کارنامہ ہے۔ اس طرح جذبات واحساسات کا دوسری زبان مین آجانا ایک معجزہ فن ہی کہا جاسکتا ہے۔

بحمد اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ پیر سید زین العابدین شاہ راشدی دامت برکاتہم العالیہ نے اس ترجمہ کے ذریعہ ہر دو زبانوں فارسی اور اردو بلکہ تیسری زبان سندھی کے قادر الکلام اہلِ قلم ہونے کا حق بھی ادا کردیا ہے اور طالبانِ مولا کیلئے ایک عظیم کارنامہ انجام دیا ہے۔

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

قدیم وجدید کتبِ تصوف کا مطالعہ کرنے کے بعد جب اس کتاب نے آنکھوں کو روشنی کا ایک نیا زاویہ عطا کیا تو دل کہہ اٹھا کہ دراصل آج سے دوصدی قبل لکھی جانے والی یہ کتاب نہایت جامع اور کافی ہے جو اپنے موضوع کے حوالے سے نہایت مفید اور اعلیٰ معیار رکھتی ہے۔ اس سے فقیر کا ہرگز یہ مقصد نہیں ہے کہ کتبِ تصوف ومعرفت کے قدیم ذکیرہ کو کم درجہ کہا جاسکے نہیں بلکہ یہ بتانا ہے کہ وہ اپنے زمانے کے لحاظ سے نہایت اہم کتابیں رہی ہیں بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ وہ روشنی کا ابتدائی مرحلہ تھیں اور آج ترقی یافتہ دور کے مطابق جس طرح روشنی درکار ہے وہ مقصد ''صراط الطالبین'' کے

Scanned with CamScanner

ذریعہ حاصل کرنا آسان ہوگیا ہے۔

اسے ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ذکر وفکر کے حوالے سے قدیم کتب نے جو خطوط اور زاویے دیے یہ کتاب انہی کی بہترین شرح ہے کہ جس سے عامی اور عالم سب ہی بھرپور طریقے پر مستفیض و مستفید ہو سکتے ہیں اور فاضل اجل حضرت مترجم صاحب نے جس بہترین انداز میں کتاب میں شامل فارسی اور سندھی اشعار کو بھی ترجمہ کر کے اس کے مفاہیم کو مزید آسان فرمادیا یہ انہی کا حصہ ہے۔ نیز کتاب کی خوبصورتی اور معنویت دو چند ہوگئی ہے۔

اس سے قبل بھی حضرت قبلہ کی تصانیف مثلاً: شہبازِ ولایت، آفتابِ ولایت، قاسمِ ولایت، انوارِ امام اعظم ابوحنیفہ، سندھ کے دو مسلک، مسلمان عورت، محرم اور اس کے تقاضے، روشن صبح وغیرہ چھپ کر عوام وخواص میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔

یہ ناچیز ہرگز اس لائق نہیں کہ اس عظیم علمی و روحانی جواہر پارے پر خامہ فرسائی کر سکے لیکن حضرت مترجم دامت برکاتہم العالیہ کے حکم سے سرتابی کی جسارت بھی نہ ہو سکی۔ یہ چند ٹوٹے پھوٹے اور کمزور سے جملے تحریر کر کے اپنے لیے باعثِ فخر و سعادت سمجھ رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس ترجمہ کو قبولیت عامہ کا اعزاز عطا فرمائے۔ آمین۔

۲۲ محرم الحرام ۱۴۲۷ھ — فقط صوفی سید عابد میر قادری سلطانی

خلیفہ مجاز

حضور سلطان الصوفیاء علیہ الرحمہ

لیاقت آباد، کراچی



# مُرشدِ اوّلین ہے عشق

از: محترم پروفیسر مولانا حافظ محمود حسین صاحب صدیقی

ڈائریکٹر: سیرت چیئر جامعہ کراچی

محترم صاحبزادہ سید محمد زین العابدین شاہ صاحب راشدی زید مجدہٗ نے شیخ المشائخ ولی کامل حضرت پیر سید محمد یسین شاہ راشدی قادری نقشبندی قدس اللہ سرہ العزیز کی مہتم بالشان تصنیف ''صراط الطالبین'' کا اردو ترجمہ مطالعے کیلئے مرحمت فرمایا۔ صاحبزادہ صاحب بڑی فاضل شخصیت ہیں۔ اپنے مرشدِ کامل سے مستحکم نسبت رکھتے ہیں۔ اس کتاب کا مطالعہ ہی میرے لیے بڑی ہدایت کا باعث ہوا۔ بحمد اللہ بڑا استفادہ ہوا۔ بلاشبہ شمس العارفین حضرت سید محمد یٰسین شاہ راشدی المعروف پیر سائیں جھنڈے دھنی اوّل قدس اللہ سرہ العزیز مسلمانوں کی ہدایت و رہنمائی کیلئے اپنے والد ماجد، مرشد اکمل، عاشقِ صادق، عارفِ کامل حضرت پیر سائیں روضے دھنی رضی اللہ عنہ کے ملفوظات طیبات کو مرتب فرما کر طالبانِ حق پر احسان فرمایا ہے۔ حضرت والا کی اس کرامت کا بھی ذکر ہے کہ اس دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد آپ نے اپنے جانشین خلف رشید صاحبزادے بلند اقبال کو مزارِ اقدس سے باہر نکل کر مسلسل کئی دن تعلیم فرمائی۔ حضور اکرم ﷺ کی محبت میں سرشار اولیاء اللہ کو پروردگار عالم کرامات سے سرفراز فرماتا ہے، یہ کرامات فی الاصل حضور اکرم ﷺ کے معجزات کا پرتو ہیں۔ ایمان حضور اکرم ﷺ کی محبت ہی کا ثمرہ ہے اور محبت بڑی کرشمہ تاثیر نعمت ہے۔ جب تک کوئی اپنی ہستی کو اپنے محبوبِ پاک کی ہستی میں فنا نہ کرے ایمان کی دولت سے مالا مال نہیں ہوگا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: احبونی لحب اللہ واحبوا اھل بیتی لحبی۔ حضور کی محبت ہی اللہ کی محبت ہے، اللہ کی محبت کا ذریعہ بھی اور ثمرہ و نتیجہ بھی اور اسی طرح اہلِ بیت کی محبت حضور کی محبت ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی محبت ہی اساس و بنیاد ہے ایمان کی۔ اللہ اور آخرت پر ایمان کیلئے شرط مقدم ایمان بالرسالۃ یعنی حضور پاک کی صداقت امانت اور عصمت کا کلمہ پڑھنا ہے۔ ہم اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ پڑھتے ہیں کیونکہ ہم آپ کی صداقت پر ایمان لاتے ہیں۔ اللہ نے حضور کو مبعوث فرما کر احسان جتایا۔ بلاشبہ یہ احسانِ عظیم ہے کہ حضور اللہ کی صفات کے مظہرِ اتم بن کر تشریف لے آئے۔ آپ کو دیکھا تو اللہ پر ایمان لانا آسان ہو گیا اسی طرح حضور کے غلام علمائے ربانین ورثۃ الانبیاء ہیں۔ حضور پاک کے اخلاق کا نمونہ ہیں انہیں دیکھ کر ہم حضور پر اور اللہ پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ اولیاء اللہ دراصل حضور کی محبت میں سرشار، حضور کی محبت کے امین اور فیض تقسیم کرنے والے ہیں۔ محبت وہبی نعمت ہے کسبی نہیں۔ کسی غریقِ محبت کی چشمِ کرم سے محبت کا ذرہ منتقل ہو تو محبت حاصل ہوتی ہے۔

''صراط الطالبین'' میں اسی حقیقت پر زور دیا گیا ہے:

عشق پہلے ہی قدم پر ہے یقین سے واصل
انتہا عقل کی یہ ہے کہ گمان تک پہنچے

عقل و دل و نگاہ کا مرشدِ اولین ہے عشق
عشق نہ ہو تو شرع و دین بتکدہ تو ہمات

سلوک الی اللہ کے تمام مراحل کو نہایت آسان پیرایہ میں سمجھایا ہے، تحریر میں اِبلاغ تام ہے۔ الرفیق ثم الطریق۔ طریقت کی راہ میں رہبر اور پیر ضروری ہے۔ بات یہ ہے کہ شیطانی انا اس وقت تک مغلوب نہیں ہوتی جب تک کہ کوئی جلوہ عریاں



نما رہبر باہوش و خرد سامنے آ کر اپنی محبت کی نظر نہ ڈالے۔ جب تک کسی سنگ در کی جبی سائی مقسوم نہ ہو جائے اس وقت تک ایمان کی چاشنی نہیں ملتی اور حقیقی بندگی حاصل نہیں ہوتی۔

شمس العارفین حضرت پیر سائیں جھنڈے دھنی اول قدس سرہٗ کے پوتے شیخ المشائخ حضرت سید محمد امام الدین شاہ راشدی قدس سرہٗ سے فقیہ الاعظم فیض گنجور حضور سرکار مشوری قدس سرہٗ نے کتاب ہٰذا حرفاً حرفاً پڑھی۔

۱۹۶۳ء کو کراچی میں موتمر عالم اسلامی نے مشائخ کانفرنس منعقد کی تھی۔ مشائخ عظام کے عام جلسہ کے بعد دو دن تک نشستیں منعقد ہوئیں ان نشستوں کے سکریٹری کا اعزاز اس ناچیز کو حاصل تھا۔ پاکستان کے تمام مقتدر علماء کرام و مشائخ عظام مدعو تھے۔ میری خوش قسمتی کہ ان حضرات کرام کی زیارت سے سرفراز ہوا بالخصوص شیخ المشائخ فقیہ الاعظم حضرت علامہ مفتی قبلہ محمد قاسم مشوری قادری قدس سرہٗ (درگاہ مشورہ شریف، لاڑکانہ سندھ) سے نیاز حاصل ہوا۔ اِذَا رُؤُا ذِکر اللّٰہ (انہیں دیکھ کر خدا یاد آتا ہے) کے مصداق بڑی پرکیف صحبتیں رہیں۔ حضرت قبلہ کی پُر وجاہت شخصیت اور پُرکشش نورانی چہرہ مبارکہ ابھی ابھی آنکھوں کے سامنے ہے۔ سبحان اللہ، ماشاءاللہ!

اللہ تعالیٰ مولانا پیر سید محمد زین العابدین راشدی صاحب کی عمر و اقبال میں برکت عطا فرمائے، ان کی اولاد کو علمِ دین کی دولت سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔ موصوف دینی روحانی بڑی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ کئی تحقیقی نوعیت کے مقالے طبع ہو کر منظر شہود پر آ چکے ہیں۔ ''صراط الطالبین'' میں مندرج آیات و احادیث، اشعار، عربی، فارسی اور سندھی کا عمدہ ترجمہ فرما کر اور مفید و اہم حواشی کے اضافے کے ساتھ مستند حوالوں سے مزین کر کے صراط الطالبین'' کو عام مسلمانوں کیلئے قابلِ استفادہ بنا دیا ہے۔ اصل کتاب میں اکثر مقامات پر حدیثِ مبارکہ تو درج ہے لیکن یہ نہیں ہے کہ کن

کتابوں میں اور کس مقام پر واقع ہے اسی سلسلے میں آپ نے شب و روز محنت اور مسلسل ورق گردانی سے حوالے تلاش کر کے درج کر دیے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

۳۱ نومبر ۲۰۰۶ء

خاکپائے درویشاں

محمد محمود حسین

خادم

حضرت خواجہ عبدالعزیز عرفانی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفی ۱۹۶۳ء، مدفون دکن)



# سوانح حضرت مصنف

## تاجدار ولایت حضرت پیر سید محمد یاسین راشدی

شیخ المشائخ، سراج العارفین، قطب الاقطاب، مخزن علوم سبحانی، معدن فیوض ربانی، عارف باللہ حضرت سید محمد یاسین شاہ راشدی المعروف پیر صاحب جھنڈے دھنی اول بن امام العارفین، آفتاب ولایت حضرت سید محمد راشد شاہ المعروف پیر سائیں روزہ دھنی قدس سرہ العزیز گوٹھ رحیم ڈنہ کلہوڑو عرف پرانی درگاہ تحصیل پیر جو گوٹھ ضلع خیر پور میرس (سندھ) میں ۱۲۱۲ھ کو تولد ہوئے۔ شجرہ مبارکہ کی رو سے امام العارفین کے صاحبزادوں میں آپ کا چوتھا نمبر تھا۔

**تعلیم و تربیت:**

آپ نے اپنے والد ماجد حضرت امام العارفین کی زیر سرپرستی میں آستانہ معلیٰ پر درسی تعلیم حاصل کی۔

**بیعت و خلافت:**

اپنے والد ماجد سے سلسلہ عالیہ قادریہ راشدیہ میں بیعت ہوئے انہی کی صحبت میں پروان چڑھے۔ مقامات سلوک طے کئے، مجاہدے و ریاضتیں کیں۔

**جھنڈے دھنی کا مطلب:**

امام العارفین قدس سرہ کے وصال کے بعد بڑے صاحبزادے حضرت پیر سید صبغت اللہ شاہ اول رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین ہوئے جس کے سبب ''پیر پگارہ اول'' کہلائے اور

Scanned with CamScanner

جھنڈا اپنے بھائی پیر سید محمد یاسین شاہ کے سپرد کیا جو کہ ''پیر صاحب جھنڈے دھنی'' کے نام سے موسوم ہوئے۔ افغانستان کے بادشاہ تیمور شاہ کے بیٹے زمان شاہ نے یہ ''جھنڈا'' سندھ میں اشاعت شریعت و تبلیغ اسلام کے اعتراف میں امام العارفین قدس سرہ کی خدمت اقدس میں از راہ عقیدت و احترام پیش کیا تھا۔ (مہران نقش ۲۰۴)

پیر صاحب جھنڈے دھنی، صاحب العلم اول کے علاوہ ''مکانات والے'' بھی آپ کو کہا جاتا ہے جس کا سبب یہ ہے کہ آپ نے مختلف دیہات (گوٹھوں) میں قیام کیا تھا۔ مثلاً: گوٹھ رحیم ڈنہ کلہوڑو، فرید آباد نزد ڈوکری اس کے بعد ٹھلاء شریف اور آخر میں سعید آباد (ہالا، حیدر آباد) کے نزد ایک گوٹھ قائم فرمایا جہاں مستقل سکونت اختیار کی جس نے آپ کے حوالہ سے ''درگاہ شریف پیر سائیں جھنڈے دھنی'' کے نام سے برصغیر میں شہرت حاصل کی۔

## اولاد:

آپ کو سات صاحبزادے تولد ہوئے:

1- سید امام الدین شاہ لاولد

2 سید محمد راشد شاہ لاولد

3- سید فضل اللہ شاہ شہید سجادہ نشین اول، جھنڈے دھنی دوئم لاولد

4- غوث الزمان حضرت پیر سید رشید الدین شاہ راشدی المعروف پیر سائیں بیعت دھنی، جھنڈے دھنی سوئم، مدفون درگاہ جھنڈا شریف

5- حضرت پیر سید ہدایت اللہ شاہ راشدی جامع ملفوظات متوفی ۱۳۳۲ھ مدفون ٹھلاء شریف

6- حضرت پیر سید صدیق الرسول شاہ راشدی مدفون ٹھلاء شریف

7- حضرت پیر سید محمد فاضل شاہ راشدی۔ (شجرہ مبارکہ سادات راشدیہ)



## خلفاء:

آپ سے ہزاروں کی تعداد میں عوام و خواص بیعت تھے۔ ان میں علماء و مشائخ، قاضی، سادات اور زمیندار وغیرہ سبھی شامل تھے۔ آپ کے خلفاء کے متعلق معلومات نہ مل سکی اس لئے فقیر نے آپ کی ملفوظات شریف کی ورق گردانی کی جہاں تک مجھے اسماء گرامی دستیاب ہوئے، وہ درج ذیل ہیں:

۞ حضرت خلیفہ مراد علی نظامانی بلوچ، ماتلی

۞ خلیفہ الہ داد نظامانی

۞ خلیفہ سید محمد یعقوب شاہ

۞ خلیفہ عبداللہ نظامانی گوٹھ راجو نظامانی ضلع بدین

۞ خلیفہ محمد ابوبکر

۞ خلیفہ محمد ذاکر

۞ سید شاہ رکن بن سید فیض محمد راشدی شاہ جو گوٹھ نو دیرو ضلع لاڑکانہ

۞ مولانا قاضی عبدالرسول

## تصنیف و تالیف:

رات بھر عبادت اور دن میں مریدین کی تربیت اور اس پر مستزاد یہ کہ کئی کئی ماہ تک دور دراز علاقوں کا تبلیغی و روحانی دورہ کرنا، جس کے سبب آپ انتہائی مصروف رہا کرتے تھے۔ اس کے باوجود ایک کتاب تحریر فرمائی:

۞ صراط الطالبین (فارسی): آپ نے مرشد مربی کے وصال کے بعد سلوک اور روحانی تربیت پر مشتمل یہ بے مثال کتاب تحریر فرمائی۔ اس میں طالب حق کو ذکر شریف کے چھ اقسام اور فکر کے انیس (19) اقسام بڑی تفصیل سے سکھانے کا

Scanned with CamScanner

اہتمام فرمایا ہے۔ آپ کے صاحبزادے حضرت پیر سید ہدایت اللہ شاہ راشدی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں:

"کسی کامل سے اجازت لے کر صراط الطالبین کا مطالعہ کریں اور وظائف میں مشغول ہوں تو سراپا فیض بن جائیں گے"۔ (ملفوظات شریف صفحہ ۳۷)

میرے علم کے مطابق اس کتاب کا پہلا سندھی ترجمہ آپ کے صاحبزادے سید ہدایت اللہ شاہ نے کیا جو کہ قدیمی سندھی ہے، اس کے بعد حضرت قاضی فتح محمد نظامانی رحمۃ اللہ علیہ نے ترجمہ کیا اور مفتاح رشد اللہ میں شامل کیا، اس کے بعد مفتی غلام محمد قاسمی رحمۃ اللہ علیہ مدرس جامعہ عربیہ قاسم العلوم درگاہ عالیہ حضرت مشوری شریف نے ترجمہ کیا جسے درگاہ مشوری شریف کے شعبہ نشر واشاعت نے 2001ء کو شائع کیا اور اب ادارہ قاسم العرفان کراچی نے اردو ترجمہ کی نوید سنائی ہے۔

⊛ **ملفوظات شریف (سندھی):** آپ کے احوال، ارشادات، آداب، اخلاقیات اور درس سنت نبوی پر مشتمل ہے۔ جس کے مطالعہ سے زندگی بنتی سنورتی نظر آتی ہے۔ پیر کامل کی عظمت بھی واضح ہورہی ہے کہ انہوں نے مریدین کی کس نہج پر تربیت و تعلیم فرمائی۔ لیکن افسوس ہے کہ بہت مختصر ہے۔ اس مجموعہ کے مرتب و جامع آپ کے صاحبزادے حضرت سید ہدایت اللہ شاہ راشدی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

## شاعری:

"ملفوظات شریف پیر سائیں جھنڈے دھنی اول" کے آخر میں بارہ صفحات پر آپ کی شاعری پھیلی ہوئی ہے جو کہ تمام سندھی زبان میں ہے۔ آپ کا پیغام صوفیانہ ہے کہ انسان اپنی ذات کو پہچانے اور اپنی سوئی ہوئی صلاحیت کو اجاگر کرے۔ ایسا نہ ہو کہ من کی دنیا سے لاتعلق ہو کر بیگانہ ہو جائے۔ اس کے علاوہ شاعری میں سوز و گداز و مٹھاس دیدنی ہے۔ "سید" تخلص اپنایا ہے۔



## عادات وخصائل:

حضور سیدنا امام العارفین قدس سرہ العزیز پوری زندگی میں سنت مبارکہ پر سختی سے کاربند رہے اور ہر حال میں سنت نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو اپنے عمل سے زندہ رکھا۔ آپ کی اسی ادا کو خلف رشید حضرت پیر صاحب جھنڈے دھنی نے زندگی بھر قائم و دائم رکھا۔ اپنی زندگی کو شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ سے بچا کر، انتہائی سادگی، سخاوت، توکلت علی اللہ اور فاقہ کشی سے سجایا۔ مسکینی کو سنت نبوی سمجھ کر سینے سے لگایا۔ نہ مسند تھی، نہ مخصوص قسم کا آرائش سے لدھا ہوا کمرہ تھا۔ سارا دن طالبان حق کے ساتھ معمولی چٹائی پر اللہ ﷻ کے گھر کچی مسجد شریف میں بسر کرتے تھے۔ جو ہوتا راہ خدا میں خرچ کر دیتے اور کل کے لئے بچا کر نہیں رکھتے تھے۔

ایک بار آپ نے تشکر نعمت کے طور پر فرمایا:

"مجھ سے مرشد کریم کی تمام متابعت (پیروی) پوری ہوئی ہے"۔

(ملفوظات شریف ص ۲۲)

آپ فرماتے ہیں:

"دین کے علماء وہ ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ کی متابعت نصیب ہوئی اور وہ جنہوں نے اسے ترک کر دیا وہ ظاہر کے علماء ہیں بلکہ در حقیقت وہ علماء نہیں ہیں"۔ (صفحہ ۹۴)

ایک بار ایک ہزار روپیہ جمع ہوا تو آپ نے فرمایا:

"دل پر گرانی محسوس ہو رہی ہے"۔

یہاں تک کہ پوری رقم راہ خدا میں خرچ کر دی پھر فرمایا:

"اب گرانی ختم ہوئی ہے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے"۔ (صفحہ ۶۲)

ایک بار ایسا وقت بھی آیا کہ ایک پورا ماہ فقر و فاقے میں بسر ہوا، مہینہ بھر گھر میں

Scanned with CamScanner

چولہا نہیں جلا، بلکہ چنے یا میٹھی روٹی یا پھر فاقہ پر وقت گذرتا تھا لیکن اس کے باوجود جماعت پر شوق وذوق کا غلبہ تھا۔ (صفحہ ۴۷)

ہے معرفت کا راستہ شمشیر برہنہ
کانٹوں کی راہ چلتا ہے ہر عاشق جلیل

خود سید الرُسل پہ تھے کفار خشت زن
ڈالے گئے تھے آگ میں اللہ کے خلیل

اے رہروان راہ طریقت! خدا گواہ
ٹکرائے گا جو تم سے وہ ہو جائے گا ذلیل

ایسے مسکینی کے حالات میں بھی اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل بھروسہ تھا اور طبیعت میں بے نیازی تھی۔ دین کا وہ درد وجذبہ تھا کہ اپنی فکر نہیں، احساس ہے تو امت مسلمہ کا کہ ان تک دین کا پیغام پہنچائیں، غافلوں کو بیدار کرنا اور مردہ دلوں کو زندہ کرنا، مالک کا در بھولنے والوں کو، مالک کی محبت کو جگانے کے لئے نہ معلوم کہاں کہاں تک دور دراز ریتی کے ان علاقوں میں قدم رنجہ فرمایا کہ انسانوں میں دہشت وبربریت تھی، کوئی نماز پڑھنے والا نہیں، کہیں پانی عدم دستیاب تو کہیں بھوک افلاس سے انسان نڈھال تھے۔ سب کی دلجوئی فرمائی اور محبت اکسیر سے بے مثال انسان تراشے۔ ان دنوں میں نہ پکے راستے تھے اور نہ ہی سفر کی سہولت کے لئے ٹرین وکوچ سروس تھی لیکن آپ نے تاحیات دور دور علاقوں تک سفر کر کے انسانوں کو بھولا ہوا سبق یاد دلایا نہ صرف یاد دلایا بلکہ روحانیت کی چاشنی سے سرفراز فرمایا اور طالبان حق کی ایسی تربیت فرمائی کہ انہوں نے بھی ہر آڑے وقت میں بھی ہمت مردان سے کام لیتے ہوئے بے مثال نقوش چھوڑے ہیں۔ آپ کے صاحبزادے حضرت پیر سائیں بیعت دھنی (آپ پر فقیر نے ایک جدا



کتاب تحریر کی ہے جو کہ درگاہ مشوری شریف سے چھپ چکی ہے) کی ذات والا اس قدر فیاض تھی کہ سندھ کا اکثر حصہ آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہو چکا تھا جس میں علماء کرام ومشائخ عظام کی کثرت تھی۔

کھتری عصمت پٹیل رقمطراز ہیں:

''حضرت پیر صاحب پاگارو (سید صبغت اللہ شاہ اول) اور ان کے برادر حضرت پیر سائیں جھنڈے دھنی اول (سید محمد یٰسین شاہ راشدی) کی شب و روز کی کوشش وکاوش سے سندھ کے بعض ہندو کھتری خاندان مشرف بہ اسلام ہوئے''۔

دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

''ریاست کچھ کاٹھیاوار کے بعض کھتری خاندان حضرت پیر سائیں جھنڈے دھنی قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز اور ان کے خلفاء کرام کی تبلیغ سے مشرف بہ اسلام ہوئے۔ (کھتری قوم جی تاریخ صفحہ 74)

دین محمد وفائی لکھتا ہے:

''پیر صاحب ترک وتوکل کے مالک تھے، تسلیم ورضا کے مجسمہ تھے، رضا الٰہی میں فنا کے مقام کو پہنچے ہوئے تھے۔ توکل کی یہ حالت تھی کہ مسلسل فاقوں (بھوک) کی کیفیت رہتی لیکن اس کے باوجود کسی کے سامنے سوال نہیں کرتے، جماعت کو یاد الٰہی کی تربیت دیتے اور اذکار میں مشغول فرماتے تھے۔ نماز کی پابندی اور قادری سلسلہ کے اذکار کا سختی کے ساتھ نظام واہتمام فرماتے تھے۔ سندھی زبان میں کبھی کبھی کافی (شاعری کی ایک صنف) گن گناتے تھے جس میں تصوف اور عشق الٰہی کی رموز بیان کی گئی ہیں۔ سندھ کے ٹالپر حکمران میر نور محمد خان ولد میر نصیر خان ٹالپر

Scanned with CamScanner

حیدرآبادی نے حضرت پیر صاحب سے گذارش کی کہ لنگر خانہ کیلئے جاگیر قبول فرمائیں۔لیکن آپ نے دوٹوک الفاظ میں انکار کردیا۔آپ ہمیشہ کی طرح توکل پر گذارا کرتے تھے"۔(تذکرہ مشاہیر سندھ)

آپ ہمیشہ فرماتے تھے کہ:

"مرشد کو چاہئے کہ وہ ایک لمحہ کے لئے بھی اپنے مالک ﷻ سے غافل نہ ہو"۔(ملفوظات شریف ص۷۲)

## وصال:

حضرت تاجدار ولایت پیر سائیں سید محمد یاسین شاہ راشدی نے زندگی کا آخری بار ساڑھے چار ماہ کا روحانی دورہ فرمایا لاکھوں بندگان خدا زیارت سے فیضیاب ہوئے۔اسی سفر کے دوران راجو خانانی گوٹھ میں ۱۵، رجب المرجب ۱۲۷۵ھ/فروری ۱۸۵۹ء، بروز ہفتہ، بوقت اشراق ۶۳ سال کی عمر میں مطابعت نبوی میں حقیقی سفر کا پیغام آیا اور آپ واصل باللہ ہوئے۔

اس وقت مریدین، خلفاء کے علاوہ آپ کے تین صاحبزادے حضرت پیر سید رشید الدین شاہ، حضرت پیر سید ہدایت اللہ شاہ، حضرت پیر سید صدیق الرسول شاہ اور خواہرزادہ (بھانجہ) پیر میاں سید عبدالرسول شاہ راشدی بھی موجود تھے۔راجو نظامانی تحصیل گولارچی ضلع بدین میں تدفین عمل میں آئی۔لیکن ایک سال گذرنے کے بعد آپ کے بڑے صاحبزادے و جانشین پیر سید فضل اللہ شاہ راشدی شہید نے جسم مبارک کو نکال کر لاڑکانہ لے کر آئے اور باقرانی اسٹیشن کے بالمقابل درگاہ ٹھلاء شریف (پیر جو گوٹھ) میں مسجد شریف کے شمال میں دفن کیا۔آپ کی مزار مقدس مرجع خلائق ہے۔

(ملفوظات شریف صفحہ ۱۰۵ مطبوعہ ۱۹۸۰ء)

ایک سال کے بعد جب آپ کا جسم مبارک قبر سے باہر لایا گیا تو ایسا محسوس ہو رہا



تھا کہ ابھی تازہ وضو کر کے آرام فرما رہے ہیں، ترو تازہ نورانی چہرہ مبارک دیکھ کر دل باغ باغ ہو رہا تھا۔

## وصال کے بعد:

آپ کے وصال کے وقت آپ کے صاحبزادے حضرت پیر سید رشید الدین شاہ عمر کے چھوٹے تھے، بعد میں سلوک طے کرنے کا شوق دامن گیر ہوا۔ایک روز چچا جان کے پاس پہنچے، عرض کی، انہوں نے فرمایا: برخودار! جمعہ کو آنا۔عشق و محبت کے غلبہ کے سبب بے آرام ہو گئے۔عاشق صادق سے تاخیر برداشت نہ ہو سکی افسردہ ہوئے دل بھر کر آیا، مسجد شریف میں آ کر جی بھر کر گریہ فرمایا۔جب نیت سچی تو منزل آسان ہوتی ہے یہاں بھی یہی ہوا، آنکھوں سے آنسوں کی جھڑی لگنے کی دیر تھی کہ آواز آئی: بیٹا رشید الدین شاہ! آپ فرماتے ہیں کہ آواز میں کشش و اپنائیت کے سبب دل کھینچا جا رہا تھا سر اٹھایا آنکھیں صاف کر کے کیا دیکھتا ہوں کہ والد ماجد مرشد مربی حضرت پیر سائیں محمد یاسین شاہ راشدی مزار شریف سے کمر تک نمایاں کھڑے ہیں اور مجھے تسلی دیتے ہوئے فرمایا: بیٹا! کیوں رو رہے ہو؟ میں نے پوری حقیقت بیان کر دی۔آپ نے فرمایا: بیٹا! کیوں اِدھر اُدھر بھاگتے ہو ہم اس کھڑکی سے اس طرح فیض تقسیم کرتے ہیں (یہ کھڑکی درگاہ ٹھلاء شریف میں مسجد شریف میں ہے، کھڑکی مزار شریف کی طرف کھلتی ہے) قریب آ تجھے طریقت ہم طے کرائیں گے۔آپ فرماتے ہیں کہ بعد میں کتاب "صراط الطالبین" لے کر روزانہ مزار شریف پر حاضر ہوتا، مزار شریف کے سامنے کھڑکی کے پاس بیٹھ کر سبق لیتا تھا۔اس طرح پوری طریقت مبارکہ چالیس روز میں طے کی۔سبحان اللہ!

(پیر سائیں جھنڈے دھنی ثالث ص۹)

پیر کامل صورتِ ظلِ الٰہ
یعنی دید پیر دید کبریا

فیض حق اندر کمال اولیاء
نور حق اندر جمالِ اولیاء

اس حکایت سے چند مسئلے واضح ہوئے کہ:

1- جب کوئی طالب حق آئے تو بغیر دیر کے تلقین کرنی چاہیے۔

2- حضرت پیر سائیں نہایت سخی ہیں کہ وصال کے بعد بھی فیض بانٹ رہے ہیں فقط کوئی لینے والا ہو۔

3- اللہ والوں کو اپنی اولاد کس قدر عزیز ہے کہ ان کا غم انہیں شاق گذرتا ہے۔

4- اولیاء اللہ بعد وصال بھی مزار شریف میں زندہ جاوید ہیں اور طالب حق کو فیض پہنچاتے ہیں اور مشکل کے وقت زائر کی مشکل کو حل کرتے ہیں باذن اللہ تعالیٰ۔

آخوند احمد ہالا والے مرحوم نے قطعہ تاریخ وفات کہا:

دل بآہ و نالہ بعد البعد منہ
گفت: آہ باللہ رضی اللہ عنہ
۱۲۷۵ھ



# کاشفِ سرِّ خدا

از: صاحبزادہ فیض الامین فاروقی، ایم۔اے

تاجدارِ اصفیاء ہیں حضرت یٰسین شاہ
مرکزِ خُلق و وفا ہیں حضرت یٰسین شاہ

سرزمینِ سندھ میں ہیں وہ نائبِ شاہِ ہُدیٰ
پیکرِ صدق و صفا ہیں حضرت یٰسین شاہ

عشق کی سونپی امانت سید ابرار نے
معرفت کی انتہا ہیں حضرت یٰسین شاہ

معترف ہے آپ کی عظمت کا ہر خورد و کلاں
بے کسوں کا آسرا ہیں حضرت یٰسین شاہ

گُہر ہائے علم و عرفان وہ لُٹاتے بے دریغ
کاشفِ سرِّ خدا ہیں حضرت یٰسین شاہ

ہیں تصانیف آپ کی سب حرزِ جاں گنجِ گراں
بادشاہِ اذکیا ہیں حضرت یٰسین شاہ

اس جہانِ پُرفتن کے واسطے ''فیض الامین''
سایۂ لطف خدا ہیں حضرت یٰسین شاہ

# امیرِ کارواں

از: مولانا محمد سلطان خوشتر فیضی

پیکرِ آدابِ اعلیٰ، حاملِ خلقِ حَسیں
سید زین العابدیں، مخدوم و سجادہ نشیں
مسلکِ اجداد کے ہو تم امیرِ کارواں
قادری و نقشبندی سلسلے کے پاسباں
حاتمِ دوراں، سخی و مہرباں مہماں نواز
خوگر جود و عطا اور حاملِ وصفِ نیاز
رفعتِ عرشِ بریں تیری تواضع پر نثار
غازۂ رخسارِ شاہاں تیرے قدموں کا غبار
زین العابدین ترا دم باعثِ تزئینِ دیں
سیرتِ اسلاف مہکی تجھ سے مُشکِ عنبریں
جُنبشِ نوکِ قلم سے رکھ لی اب وجد کی لاج
تیرے ہی سر سجتا ہے ان کی خلافت کا یہ تاج
یا الٰہی! اس سے بھی کچھ اور دے زورِ قلم
دلِ نشیں تحریر سے مضمون ہوں خوشتر قلم



# عرضِ مترجم سراپا مُجرم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ۔

محترم قارئینِ کرام! کتاب ہٰذا "صراط الطالبین"، امام العارفین، تیرہویں صدی کے مجدد، آفتابِ ولایت حضرت شیخ الشیوخ پیر سائیں روضے دھنی قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ الاقدس (وصال ۱۲۳۴ھ، درگاہِ عالیہ راشدیہ پیران پگارہ پیر جو گوٹھ ضلع خیر پور میرس) کے فرزند دلبند، جگر گوشہ، خلفِ ارشد، سراج الواصلین، مخزنِ علوم سُبحانی، شیخ المشائخ حضرت سید محمد یٰسین شاہ راشدی قادری المعروف پیر سائیں جھنڈے دھنی اوّل قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ الاقدس (وصال ۱۲۷۵ھ درگاہِ معلیٰ ٹھلاء شریف متصل باقرانی اسٹیشن ضلع لاڑکانہ سندھ) کی تصنیفِ لطیف ہے جو کہ واصل باللہ ہونے والے طالبان سالکان کیلئے اکسیرِ اعظم، نسخہ بے نظیر اور گراں مایہ خزانہ اور نادر و نایاب خزینہ ہے۔ یہ فقط کتاب نہیں بلکہ ناطق کتاب (بولے والی کتاب) ہے جو کہ کامل مکمل و اکمل مرشد مربّی کا درجہ و مقام رکھتی ہے۔ مبتدی و منتہی طالبِ حق دورانِ سلوک خود محسوس و مشاہدہ کرے گا کہ حضرت پیر سائیں ان کی اُنگلی پکڑ کر خود انہیں تمام مقامات و منازل طے کرا کر منزل مقصود تک پہنچائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

طریقت پاک ہے۔

یہ وہی کہ حضرت پیر سائیں جھنڈے دھنی اوّل نے اپنے صاحبزادے و جانشین قطب الارشاد قیوم الزماں حضرت سید رشید الدین شاہ راشدی المعروف پیر سائیں بیعت دھنی قدس سرہ کو تعلیم فرمائی اور انہوں نے اپنے صاحبزادے و جانشین بحرِ معرفت

عارف صمدیت شیخ المشائخ حضرت سید محمد امام الدین شاہ راشدی (درگاہ عالیہ ٹھلا، شریف) کو تعلیم فرمائی اور انہوں نے اپنے منظورِ نظر، خلیفہ ارشد، تاج العارفین، غوثِ دوران، محبوبِ الزمان، فقیہ الاعظم حضرت خواجہ مفتی محمد قاسم المشوری القادری قدس سرہٗ الاقدس (درگاہِ عالیہ مشوری شریف، لاڑکانہ) کو تعلیم فرمائی۔

کتاب کے متعلق چند دیگر ضروری و مفید باتیں:

- آسان اس قدر ہے کہ مخلصین و محبین چاہے کم پڑھے لکھے ہوں لیکن پوری تقریر ان کے دل و دماغ میں اُتر جاتی ہے۔
- اس کے تحریر فرمانے کا مقصد طالبانِ حق، معرفت کے شائقین اور سلوک کی سیر کرنے والوں کی صحیح رہنمائی ہے لہٰذا اس کا نام "صراط الطالبین" (طالبانِ حق کا پل یعنی واصل باللہ بنانے والے کتاب) تجویز کیا گیا۔
- آپ نے بعد وصال مزار مبارک سے نکل کر اپنے صاحبزادہ والا تبارک کو چالیس روز تک صراط الطالبین سبقاً پڑھائی۔
- عرصہ طویل سے یہ "گنجینہ معرفت" ذاتی کتب خانوں میں قلمی صورت میں محفوظ رہا اور نقل در نقل نسخے بنا کر استفادہ کیا گیا۔
- غالباً پہلی بار عالم ربانی مولانا قاضی فتح محمد نظامانی قادری علیہ الرحمۃ الباری نے "مفتاح رشد اللہ" میں اس کا خلاصہ شامل کیا۔
- مفتی فقیر غلام محمد قاسمی بگھیو علیہ الرحمہ (صدر مدرس درگاہ عالیہ مشوری شریف) نے اس نسخۂ کیمیاء کا سندھی ترجمہ کیا اور خانقاہ مشوری شریف (لاڑکانہ) کے شعبہ نشر و اشاعت کی جانب سے ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء کو شائع ہوا۔
- دنیائے اردو کو اس "گنج راشدیہ" تک رسائی کو آسان بنانے کیلئے راقم ناچیز نے اس کا اردو ترجمہ کیا اور اصل فارسی نسخہ باوجود کوشش کے فقیر ناچیز کو دستیاب نہ ہوسکا۔



- سب سے پہلے مفتاح رشد اللہ کی روشنی میں سندھی ترجمہ کی اصلاح کی اس کے بعد اس کا اردو ترجمہ مع حواشی تحریر کیا۔ آیات قرآنیہ و احادیثِ نبویہ کے حوالہ جات کی تخریج کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے اس کے ساتھ فارسی و سندھی اشعار کا بھی ترجمہ پیش کیا ہے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ اس کے ترجمے کا میں قطعاً اہل نہیں ہوں، یہ کام کسی صوفی صافی، صاحبِ دل اور عالم ربانی کا ہے لیکن جب کہیں سے کوئی پیش رفت دکھائی نہیں دی تو دل ترجمہ کی طرف مائل ہوا اور ایک روز عزم مصمم سے اس کام کا آغاز کر کے اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔ اور بحمدہ تعالیٰ پایۂ تکمیل کو پہنچی اور انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب چھپ کر ہاتھوں میں آئے گی۔ اپنے باطن کی غلاظت کی وجہ سے ہوسکتا ہے کہ کہیں عبارت کی ترجمانی کا حق ادا نہ کرسکا ہوں اس لیے مالک غفور الرحیم، صاحبِ کتاب، مرشد کریم اور ہر سالک کے سامنے شرمندہ اور درگذر کا طالب ہوں کہ میری غلطیوں کی اصلاح فرمائیں۔

کچھ کلیاں ان کے گلشن کی، کچھ تنکے اپنے نشیمن کے
جو کچھ بھی ملا، ساماں لے کر ہم تیری گلی میں آ نکلے

طالبِ نگاہِ کرم

زین العابدین راشدی غفرلہٗ

Scanned with CamScanner

# صراط الطالبین

## مقدمہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تمام حمد وثنا رب العالمین کیلئے جس نے عارفین کے قلب کو نورِ معرفت سے روشن ومنور فرمایا اور حضور پاک نبی آخر زمان ﷺ کی پیروی سے مشرف فرمایا، صلوٰۃ وسلام (جس طرح سلامؐ کے علم میں ہے) صاحبِ اسلام ﷺ پر نازل ہوں، جس کی شان اقدس میں ہے:

لولاک لما خلقت الافلاک۔

"تمہیں پیدا نہیں کرتا تو آسمانوں کو بھی پیدا نہیں کرتا"۔

لولاک لما اظہرت الربوبیۃ۔

"تمہیں پیدا نہیں کرتا تو اپنا رب ہونا بھی ظاہر نہیں کرتا"۔

وقال لہ الاحد الصمد:

من لدن العرش الی تحت الثریٰ کُلُّھُمۡ یَطۡلِبُوۡنَ رِضَائِی وَاَنَا اَطۡلُبُ رِضَاکَ یَا مُحَمَّدُ۔

(مسند امام احمد جلد 5 صفحہ 393 مطبوعہ مصر، کنز العمال جلد ششم صفحہ 112، ابن عساکر، خصائص الکبریٰ جلد 2 صفحہ 210، الامن والعلیٰ صفحہ 108)



"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عرش عظیم تا تحت الثریٰ تک یہ سب میری رضا چاہتے ہیں اور میں تیری رضا چاہتا ہوں اے محمد ﷺ!"۔

آپ پر رحمتیں برکتیں نازل ہوں اور آپ کے اہل بیت پر جو کہ اُمت کی نجات کیلئے مثل کشتی نوح کے ہیں اور رحمت نازل ہو خلفاء راشدین پر جو کہ گمراہوں کو سنت کی طرف ہدایت کرنے والے ہیں اور ہدایت کے تارے ہیں جیسا کہ (حدیث پاک میں) فرمایا گیا ہے۔

اَصۡحَابِیۡ کَالنُّجُوۡمِ فَبِاَیِّھِمۡ اِقۡتَدَیۡتُمۡ اِھۡتَدَیۡتُمۡ۔ (مشکوٰۃ باب مناقب الصحابہ)

"میرے صحابہ آسمان ہدایت کے تاروں کی مثل ہیں تو تم ان میں سے جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے"۔

اور رحمت نازل ہو آپ کے فرمانبردار پیروکار، تمام اولیاء اللہ، پرہیزگار اور تمام امت پر۔

اما بعد! رموز واسرار کو ظاہر کرنے کی غرض سے چند اوراق تحریر کئے گئے ہیں ان میں سے بعض رموز واسرار زباں گوہر فشاں، وحی ترجمان، ذات عالی صفات، مجمع حسنات، معدن فیوضات، ماحی آثار شرک وبدعت، قاطع قواعد کفر وضلالت، محی دین وملت، متخلق باخلاق اللہ تعالیٰ، داعی الی اشرف رُسل اللہ، مطلع انوار ذات، مظہر تمام صفات، پیر دستگیر، مرشد بے نظیر، سید السادات، مجموعہ خوارق العادات حضرت مرشدنا ومولانا ومحبوبنا وسیدنا وسندنا قبلہ گاہم سید محمد راشد ادام اللہ تعالیٰ وبرکاتہ ورضی عنہ وارضاہ ورزقنا من انواع فیوضاتہ بما یرضاہ (یعنی پیر سائیں روضے دھنی رحمۃ اللہ علیہ درگاہ شریف راشدیہ پیران پاگارہ، پیر جو گوٹھ، ضلع خیر پور میرس، سندھ) سے سیکھے اور سماعت کئے اور ان کے علاوہ بعض ذاتی مطالعہ ومشاہدہ میں آئے جنہیں طالبان حقیقت وشائقین طریقت کی تعلیم وتربیت کیلئے یہاں جمع کیا گیا ہے۔

Scanned with CamScanner

مرشد کامل کی صحبت میں دقیق رموز سے آگاہی ہوتی ہے:

صحبت ایشاں خاک اکسیر کرد — لطف شان بُر دل تاثیر کرد
ہر کہ بایشاں نشیند یک دمی — روز محشر او کجا بیند غمی
ہر کہ خواہد ہم نشینی باخدا — گو نشیند در حضور اولیاء

''ان (اولیاء اللہ) کی صحبت خاک کو اکسیر بنا دیتی ہے۔ ان کے الطاف ہر دل کو متاثر کرتے ہیں۔
جو بھی ایک لمحہ ان کی ہمنشینی اختیار کرے روز محشر اسے کوئی غم نہ ہوگا۔
جو شخص اللہ تعالیٰ کی ہم نشینی چاہتا ہے اس سے کہ دو اولیاء اللہ کے حضور میں بیٹھا کرے''۔

مگر جن ناقص الفہم طالبان کو کامل مرشد کی صحبت حاصل نہ ہو سکے تو اِس رسالہ کا مطالعہ کرے اور اپنی سمجھ مطابق روحانی فائدہ حاصل کرے امید ہے کہ ان کیلئے مفید ثابت ہوگا اور وہ امن و سلامتی سے سلوک طے کریں گے۔ اس رسالہ کا نام ''صراط الطالبین'' تجویز کیا ہے اس اُمید پر کہ حق سبحانہ، و تعالیٰ کے طالب صادق سیدھے راستہ پر لگیں گے۔ و اللہ الهادی الی المیعاد۔

معلوم ہو کہ جہاں ''مربیم'' ''قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس لفظ رقم کیا ہے اس سے مراد حضرت پیر سائیں روضے دھنی ہیں جو کہ میرے والد معظم اور مرشد مربّی ہیں۔
والحمد للہ تعالیٰ علی ذالك حمداً کثیراً۔

سید محمد یٰسین شاہ راشدی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے طالب حق! اللہ تعالیٰ جل شانہ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔ (پ ذاریات آیت نمبر ۵۶)

''اور میں نے جن اور آدمی اس لئے بنائے کہ میری بندگی کریں''۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما لیعبدون کی معنی لِيَعْرِفُوْنَ سے کی ہے کہ ''مجھے پہچانو''۔

ہر چیز اپنے فہم کے مطابق اللہ جل شانہ، کی عبادت کرتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ۔ (بنی اسرائیل: ۴۴)

''اور کوئی چیز نہیں جو اسے سراہتی ہوئی اس کی پاکی نہ بولے''۔

لوگوں کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی اور ذکر شریف سے غافل نہ ہوں۔[1]

اے دوست! جب تمام اشیاء (ہر چیز) اللہ تعالیٰ جل شانہ کی تسبیح حمد و ثنا میں مشغول ہے تو تم کیوں غافل ہو۔ حدیث شریف میں وارد ہے:

لا تقتلوا الضفدع فانه كثير التسبيح قيل يا رسول اللهﷺ! وما تسبيح الضفدع قال سبحان المَعْبُود۔

''مینڈک کو نہ مارو کہ وہ زیادہ تسبیح پڑھتا ہے۔ عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مینڈک کی تسبیح کونسی ہے؟ آپ نے فرمایا: سُبحان المعبود''۔

1- لا یزال لسانك رطباً من ذكر الله (ترمذی جلد 2 صفحہ 173 مسند امام احمد)
''ہمیشہ تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر رہنی چاہیے''۔

مینڈک عُشاق کی طرح حق تعالیٰ جل شانہ کی تسبیح پکار رہا ہے جبکہ تُو تو انسان ہے لہٰذا مینڈک (جانور) سے تم کو کم نہیں ہونا چاہیے۔

تیرہویں صدی کے مجدد، شیخ الاسلام والمسلمین، حضرت پیر سائیں[1] روضے دھنی قدس سرہ العزیز سے سُنا تھا کہ فرمایا:

حسنات الابرار سیئات المقربین و حسنات المقربین سیئات المخلصین۔

''صالحین کی نیکیاں مقربین کے گناہ ہیں اور مقربین کی نیکیاں مخلصین کے گناہ ہیں''۔

اسی لئے عابدین کی عبادتیں مختلف درجات کی ہیں۔ مبتدی طالبان کی عبادت دو قسم کی ہے: (1) عبادت صوری۔ (2) عبادت معنوی۔

1- عبادت صوری: دینی کُتب اور علماء کی صحت سے معلوم ہو سکتی ہے۔

2- عبادت معنوی: کا طریقہ کامل مرشد کے تعلق کے بغیر ہرگز سمجھ میں نہیں آئے گا۔

وہ لوگ جو کہ اھل اللّٰہ سے نفرت اور بغض رکھتے ہیں اور اعتراضات کرتے ہیں دربارِ الٰہی سے مردود ہو چکے ہیں۔ جیسا کہ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتا ہے:

مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَ مَنْ يُّضْلِلْه فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًاo

(الکہف:۱۷)

1- غوث الزمان حضرت پیر سید رشید الدین شاہ راشدی المعروف پیر سائیں بیعت دھنی قدس سرہ فرماتے ہیں: امام العارفین حضرت پیر سائیں روضے دھنی قدس سرہ ظاہر و باطن کے بہت بڑے عالم اور صاحب کمال کے تھے۔ نہایت فصیح و بلیغ تھے۔ آپ کی گفتار معنیٰ و حکمت سے معمور ہوتی تھی۔ جن لوگوں کو آپ کی ولایت کے عمیق علوم سے نسبت نہ ہوگی اور نہ ان کے ادراک کی وہ دسترس رکھتے ہوں گے تو وہ لوگ آپ کے مقام و مرتبہ کو کیا جانیں گے۔ (ملفوظات شریف پیر سائیں جھنڈے رضی ثالث صفحہ ۱۷)



''جسے اللہ راہ دے تو وہی راہ پر ہے اور جسے گمراہ کرے تو ہرگز اس کا کوئی حمایتی راہ دکھانے والا نہ پاؤ گے''۔

فقیر کے خیال میں آتا ہے کہ جو شخص متکبر ہے اور اپنی خودی (انا) کے سبب کسی کو اچھا نہیں سمجھتا اور سرکشی و نافرمانی کی وجہ سے مرشد کو نہیں پہچانتا۔ ایسوں کے متعلق حق سُبحانہ وتعالیٰ، حضور پاک ﷺ سے فرماتا ہے:

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا وَ تَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَ هُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ۔ (اعراف ۱۹۸)

''اور اگر آپ انہیں ہدایت کی طرف بلائیں تو وہ سن نہیں سکیں گے اور آپ انہیں دیکھتے ہیں کہ وہ (بظاہر آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں حالانکہ وہ (حقیقت میں) بالکل نہیں دیکھ رہے''۔ (تبیانُ القُرآن)

ایسے لوگ شیخ کامل کے حکم کی فرمانبرداری نہیں کرتے اس لئے نعمت عظمیٰ و خوش نصیبی سے محروم رہتے ہیں۔ ہر ایک انسان اللہ تعالیٰ کا راز ہے، جیسا کہ حدیث شریف میں مذکور ہے:

الانسان سری و انا سرہ۔

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''انسان میرا راز ہے اور میں اس کا راز ہوں''۔

میانِ عاشق و معشوق رمزیست
کرما کاتبین راہم خبرنیست

(فیضی)

''عاشق اور معشوق کے درمیان آپس میں پیغام رسانی کیلئے ایسی رمزیں موجود ہیں کہ کرما کاتبین (کندھے پر بیٹھے ہوئے فرشتے) بھی ان سے بےخبر ہیں''۔

مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ عاشق و معشوق کے تعلق کو اس سے بھی واضح طور پر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

جملہ معشوق است و عاشق پردۂ
زندہ معشوق است و عاشق مردۂ

(مثنوی معنوی)

”درحقیقت موجود صرف معشوق یعنی ذاتِ خداوندی ہے۔ عاشق تو صرف ایک پردہ ہے، زندہ صرف معشوق ہے، عاشق تو مردہ ہے۔“

اے عزیز! جب معلوم ہوا کہ حق سبحانہ وتعالیٰ انسانوں کو اپنی معرفت (پہچان) کیلئے پیدا فرمایا ہے تو پھر جان لے کہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ نہ مغرب میں نہ مشرق میں، نہ سیدھے، نہ اُلٹے، نہ آسمان پر، نہ زمین میں، نہ آگے اور نہ پیچھے ہے۔ مگر تجھ میں ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مقدس میں فرماتا ہے:

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ۝ (ق:۱۶)

”اور ہم دل کی رگ سے بھی اس کے زیادہ نزدیک ہیں“۔

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْکُمْ وَلٰکِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ۝ (الواقعہ:۸۵)

”اور ہم اس کے زیادہ پاس ہیں تم سے، مگر تمہیں نگاہ نہیں“۔

اگرچہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہر مقام پر موجود ہے۔ جیسا کہ ایک مقام پر واضح فرمایا:

فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ (البقرہ:۱۱۵)

”تو تم جدھر منہ کرو اُدھر وجہ اللہ ہے“۔

رب قدوس کی نزدیکی جس قدر انسانوں سے ہے وہ کسی اور کو کہاں نصیب۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:



وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ۔ (حدید:۴)

”اور وہ تمہارے ساتھ ہے تم کہیں بھی ہو“۔

اَنَّ اللّٰہَ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِہٖ۔ (انفال:۲۴)

”اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آدمی اور اس کے دلی ارادوں میں حائل ہو جاتا ہے“۔

حدیث قدسی میں ہے حضور پاک ﷺ روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَا یَسْعَنِیْ اَلْاَرْضِ وَلَا سَمَائِیْ وَلٰکِنْ یَّسْعَنِیْ قَلْبُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ۔

(شجرۃ الکون صفحہ ۱۶۳ امام ابن عربی مطبوعہ ترکی)

”میں نہ تو زمین میں سماتا ہوں، نہ آسمان میں لیکن اپنے مومن بندہ کے دل میں“۔

اے عزیز! اگر اپنے مولیٰ کے طالب ہو تو پہلے مرشدِ کامل کی دامن پکڑ لے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ۝ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ (مائدہ:۳۵)

”اور اُس کی طرف سے وسیلہ (مرشد) ڈھونڈو“۔

و قال النبی ﷺ مَنْ لَا شَیْخَ لَہٗ فَشَیْخُہُ الشَّیْطٰنُ۔

”جس کا کوئی مرشد نہیں پس اس کا شیطان مرشد ہے“۔

دوسرے مقام پر منقول ہے کہ:

مَنْ تَزَھَّدَ بِغَیْرِ عِلْمٍ جُنَّ فِیْ اٰخِرِہٖ اَوْمَاتَ کَافِرًا۔

”جو شخص بغیر علم کے زاہد بنا (بغیر اجازت مرشد کے) وہ آخری عمر میں پاگل ہو گا یا کافر ہو کر مرے گا“۔

طالب صادق اور کامل اعتقاد وہ ہے کہ مرشد کو کامل سمجھتا ہے اور شک وشبہہ اس

کے پاس بھٹکتا بھی نہیں ہے۔ اور جو طالب ناقص الاعتقاد ہے اس کو چاہئے کہ سب سے اول مرشد سے متعلق اپنے شبہات ختم کرے اور شریعت مطہرہ مطابق مرشد کو پرکھے کہ شریعت مصطفویہ پر مستحکم ہے کہ نہیں۔

حضرت امام العارفین پیر سائیں روضے دھنی قُدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس نے فرمایا:

''کسی عورت یا مرد کا امتحان نہ لے لیکن بیعت سے پہلے مرشد کا امتحان ضرور لے''۔ (تا کہ کامل مرشد کا انتخاب ہو سکے۔)

اے عزیز! طالب صادق کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں مستغرق رہنے کیلئے کامل مرشد کو تلاش کرے اور جب کامل کی خوش بخت صحبت نصیب ہو جائے تو اپنے علم وعقل کو ان کے سامنے کچھ بھی اہمیت نہ دے اور مرشد حقیقی کی برکت سے اپنے مقصود پالے یہاں تک کہ رُشد وہدایت کا صاحب بن جائے۔ حق سبحانہٗ وتعالیٰ، اپنے محبوب، سرور کائنات، فخر موجودات ﷺ (پر اور آپ کی اولاد وامجاد پر ہزاروں صلوٰۃ وسلام ہوں) متعلق فرمایا:

وَ وَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝ (الضحیٰ:7)

''اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی''۔

کامل مرشد کی پہچان کی دو نشانیاں (i) ظاہری و (ii) باطنی ہیں۔

1- ظاہری یہ کہ نبی اکرم ﷺ کی قولی وفعلی سُنّتِ مبارکہ پر عامل ہو۔

2- باطنی یہ کہ ان کی محفل وصحبت میں (دل کو قرار نصیب ہو) اللہ تعالیٰ کی یاد آئے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ اِذَا رُءُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ (مشکوٰۃ)

''بیشک اولیاء اللہ کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ جل شانہٗ یاد آتا ہے''۔



طالب کو چاہئے کہ مرشد کی صحبت میں دل کو حاضر رکھے مرشد کی زیارت سے دل میں تبدیلی واقع ہوئی ہو تو فکر کر کے دیکھ لے کہ دل حضور پاک ﷺ کی پیروی میں سرد وبے پرواہ ہو تو یہ صفت جلالی ہے۔ نعوذ باللہ منھا۔ اس سے پرہیز بہتر ہے کہ یہ شیطان کا حال ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

و من يتخذ الشيطٰن وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۝ (النساء:119)

''اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے وہ صریح ٹوٹے (نقصان) میں پڑا''۔

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نباید داد دست

(مثنوی شریف دفتر اول)

''بہت سے شیطان انسان کی شکل میں ہیں لہٰذا ہر ہاتھ میں بیعت کیلئے ہاتھ نہ دے دینا چاہئے''۔

اگر مرشد کی زیارت سے دل میں نرمی وعاجزی پیدا ہو اور نبی اکرم نور مجسم ﷺ کی فرمانبرداری وسنت مبارکہ کی پیروی کی جانب مائل ہو تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر بجا لانا چاہئے کہ مرشد کامل عطا کیا۔ مرشد کامل کی شان میں ہے:

اَلشَّيْخُ فِيْ قَوْمِهٖ كَالنَّبِيِّ فِيْ اُمَّتِهٖ (کشف الغمہ جلد2، صفحہ58 مطبوعہ بیروت)

''شیخ اپنی قوم (مریدین) میں اسی طرح ہے جس طرح پیغمبر اپنی امت میں''۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا (النحل:36)

"اور بیشک ہر امت میں ہم نے ایک رسول بھیجا"۔

نبی اکرم نورِ مجسم ﷺ نے فرمایا:

عُلَمَاءُ أُمَّتِي كَأَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ۔ (ہدایہ، کتاب الصلوٰۃ)

"میری اُمت کے علماءِ حق (بحیثیت تبلیغ) بنی اسرائیل کے انبیاء مثل ہیں"۔

اے عزیز! علماء سے مراد سب اہلِ علم نہیں ہیں بلکہ وہ علماء ربانیین مراد ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کا دل میں خوف رکھتے ہیں۔ حق سبحانہ وتعالیٰ نے ان کی شان میں فرمایا:

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ۔ (فاطر:۲۸)

"اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں"۔

اے طالبِ حق! مرشد کامل کے حصول وصحبت کے بعد ان کے متعلق اپنی دل میں یقین کامل پیدا کر اور شبہات و بے یقینی کو دل میں نہ آنے دے کیونکہ عارف کامل مولانا روم قدس سرہ الاقدس فرماتے ہیں:

چوں گرفتی پیر ہیں تسلیم شو
ہمچو موسیٰ زیر حکم خضر رو

(دفتر اول)

"جب تمہیں پیر مل جائے تو خبردار اس کی نافرمانی نہ کرنا بلکہ اس کا غلام بن کر رہنا اور جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام کے حکم پر چلتے تھے ویسے تم بھی کرنا"۔

شیخ شرف الدین مصلح سعدی شیرازی قدس سرہ الاقدس فرماتے ہیں:

اگر شہ روز را گوید شب است ایں
بباید گفت اینک ماہ و پرویں

"اگر بادشاہ کہہ دے کہ یہ دن نہیں رات ہے تو بادشاہ کی فرمانبرداری



کرتے ہوئے کہنا چاہئے کہ یہ چاند اور تارے ہیں"۔

اگر شبہات کو جنم دیا وسواس کو دل میں بٹھایا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام جس کا قصہ قرآن حکیم میں مذکور ہے کہ تین دفعا (شبہہ) اعتراض کیا تو حضرت سیدنا خضر علیہ السلام سے

هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ (الکہف:۷۸)

"یہ میری اور آپ کی جدائی ہے"۔

کا عتاب ملا۔

اے عزیز! اگر تم نے بھی مرشد کے متعلق دل میں کسی شبہ کو جنم دیا تو تم بھی مرشد سے عتاب کے حقدار ہوں گے۔ طالب المولیٰ کو ہر حال میں مرشد مبرّی کی ضرورت ہے کیونکہ وصول حق سبحانہ وتعالیٰ محض اسی کے فضل و کرم سے ہے۔ کامل مرشد کی غلامی کا نصیب ہونا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ حضور پاک صاحب لولاک ﷺ کی محبت و سچی غلامی کے بغیر مسلمانی نہیں ہے جیسا کہ حدیث شریف میں درج ہے۔

أَلَا لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّةَ لَهُ (دلائل الخیرات مقدمہ صفحہ ۲ مطبوعہ درگاہ مشوری شریف)

"خبردار! اس کا ایمان نہیں جسے محبت نہیں"۔[1]

---

1- وہ شخص مومن نہیں جو اللہ تعالیٰ اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ کائنات کی ہر شے سے زیادہ محبت نہیں کرتا۔ صرف یہی نہیں بلکہ ایسی محبت نہ کرنے والوں کو دوسری آیہ شریفہ میں اس نے فاسق قرار دیا ہے اور انہیں ہدایت کا مستحق نہیں گردانا بلکہ عذاب کا مستحق قرار دیا ہے۔ پس محبت ہی مدارِ ایمان ہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اس نے اپنی اور اپنے محبوب ﷺ کی ذات کو ہمارے لئے محبوب قرار دیا ہے اور ہم سے عاشق ہونے کا مطالبہ کیا ہے۔

عقل و دل و نگاہ کا مرشدِ اولین ہے عشق
عشق نہ ہو تو شرع و دیں بتکدۂ تصورات

اور یہ اسی عشق کے فیضان کا نتیجہ ہوتا ہے کہ

واقف ہو اگر لذتِ بیداریِ شب سے
اُونچی ہے ثریا سے بھی یہ خاکِ پُراسرار

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

جس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہیں ہے وہ مومن نہیں ہے۔ معنوی راہ کا حصول بغیر مرشد کامل کے میسر ہونا ناممکن ہے۔[1]

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

آغوش میں اسی کی وہ تجلی ہے کہ جس میں
کھو جائیں گے افلاک کے سب ثابت و سیار

محبت ایک ایسا بیش قیمت جوہر ہے کہ اس کے عوض ازل سے لے کر ابد تک کی ساری کائنات پوری کی پوری جنت بمعہ اس میں موجود حور و قصور کو خریدنا ایسا ہی ہے جیسے کوہِ نور ہیرے کے عوض ایک ٹوٹا ہوا جوتا خریدنا بلکہ اس سے بھی بدتر، محبت کی قیمت فقط اور فقط اللہ تعالیٰ کے ازلی ابدی قدیم لافانی اور لازوال حُسن و جمال کی حامل ذات ہے، جو اپنے تمام انداز ہائے دلبرانہ ادائے فرزانہ اور محبوبی حُسن و جمال کے ساتھ انسان کے حریم دل میں جلوہ گر ہے۔

عشق بتاں سے ہاتھ اٹھا اپنی خودی میں ڈوب جا
نقش و نگار دیر میں خونِ جگر نہ کر تلف (اقبال)

عشق ایک ایسا قیمتی جوہر ہے کہ

عشق اگر فرماں دہد از جان شریں ہم گذر
عشق محبوب است و مقصود است، جاں مقصود نے! (اقبال)

"اگر عشق مطالبہ کرے تو اپنی جان شیریں بھی قربان کر دے کیونکہ عشق محبوب اور مقصود ہے جب کہ جان مقصود نہیں"۔ (مقام آدم صفحہ ۴۸)

(مترجم راشدی غفرلہ)

1- کتاب نجات میں مذکورہ ہے کہ شمس الدین صفی امام جامع شیراز اکابر صلحاء میں سے تھے اور اپنے سب وقتوں کو ذکر الٰہی، تلاوت قرآن مجید اور ہر ایک قسم کی عبادتوں میں آباد رکھتے تھے لیکن (شروع میں) کسی مرشد کامل سے یہ ذکر انہوں نے نہیں سیکھا تھا۔ ایک دن جب کہ وہ ذکر کر رہے تھے تو اپنی صورت کو نور کی مجسم شکل میں دیکھا کہ منہ سے الگ ہو کر زمین کی طرف جاتی ہے۔ دل میں سوچا کہ میرے لئے اچھی علامت نہیں ہے بلکہ اس کے برخلاف نقصان دیتی ہے۔ اور یہ نقصان محض اس لئے ہے کہ کسی شیخ نے یہ ذکر مجھے تلقین نہیں کیا۔ پس شیخ روزبہان بقلی قدس سرہ کے ایک مرید کی طرف رجوع کیا اور اس سے ذکر کرنا سیکھا۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)



# مراتب سلوک

مراتب سلوک زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اس کو منزل پر پہنچاتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّ عِنْدَ اللّٰهِ مَلَكًا يَسُوْقُ الْاَهْلَ اِلَى الْاَهْلِ۔

"بیشک اللہ تعالیٰ کے پاس فرشتے ہیں جو کہ اہل کو اہل تک پنچاتے ہیں"۔

طالب صادق کو چاہئے کہ سب سے پہلے مراتب سلوک کو سمجھے اس کے بعد ان مراتب سے واصل حق ہو۔ مراتب سلوک میں سے جو اہم اور موقوف علیہ ہیں وہ پانچ ہیں۔

1- تذکیہ نفس
2- تصفیہ قلب
3- تنفیہ دماغ
4- تجلیہ روح
5- تخلیہ سر

ان مراتب میں سے ہر ایک مرتبہ کیلئے سلوک کی پانچ راہیں ہیں۔

## 1- تزکیہ نفس:

یہ مقام نفس کی مخالفت اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری اور سنت پاک پر عمل کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں شیخ الشیوخ حضرت پیر سائیں روضے دھنی قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس فرماتے ہیں:

"جس قلعہ کو فتح کرنا مشکل ہوتا ہے تو اس کے راستے بند کئے جاتے ہیں"۔

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) اسی رات کو اثنائے ذکر میں اپنی ذات کو نُور کی شکل میں دیکھا کہ اوپر کی طرف جاتی ہے اور آسمان کو چھوتی ہے۔ اس کے بعد حضرت شیخ شہاب الدین رضی اللہ عنہ کی صحبت میں جا ملے اور درجہ کمال کو پہنچے۔ (مقاصد السالکین صفحہ ۱۸۶)

اسی طرح اگر نفس اللہ تعالیٰ جل شانہ اور ان کے رسول کریم ﷺ کے احکامات کی پابندی نہیں کرے تو اس کے راستے یعنی کھانا پینا بند کرو تاکہ نفس مطیع و فرمانبردار بن جائے۔ کسی بزرگ نے فرمایا ہے:

ہوائے نفس راچوں دیو دربند

چو بستی در ایمن باش و مخند

"اپنے نفس کی خواہش کو چور کی طرح قید کرلے پھر جب چور قید ہوجائے تو بےخوف ہوکر خوشیاں منا"۔

## 2- تصفیہ قلبی:

مرشد کامل کے بتائے ہوئے طریقہ سے ذکر جہر یعنی لا الہ الا اللہ آواز سے کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

ذکر گو ذکر کن تاترا جان است

پاکی دل زذکر رحمٰن است

"ذاکر ذکر کر جب تک زندگی ہے، دل کی صفائی اللہ تعالیٰ کے ذکر میں ہے"۔

## 3- تنقیہ دماغ:

یہ مقام سانس کے ذریعہ ذکر کرنے، نیچے سے اُوپر کی طرف کھینچنے سے حاصل ہوتا ہے۔

## تجلی روح:

ہمیشہ مراقبہ اور قلبی ذکر کرنے سے ملتا ہے۔



## 4- تخلیہ سر:

تنہائی (خلوت) اختیار کرنے اور اپنی وتمام موجودات کی نفی کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

اے عزیز! واضح ہو کہ تمام اذکار اور افکار کی تعلیم و تربیت کامل مرشد سے ہی حاصل کی جاسکتی ہے۔ حضور سرور کائنات، فخر موجودات علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ و التسلیمات کے عہد ظاہری میں اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی استعداد و لیاقت کمال درجہ کی تھی کہ انہیں مذکور اشغال و لطائف میں مشغول رہنے کی ضرورت نہیں تھی (اس لئے کہ آپ ﷺ کی صحبت باکمال سے بلند مقام حاصل کیا) ہر ایک صحابی رسول نے یقین کامل کے موافق آنحضرت ﷺ کی صحبت سے روشنی حاصل کی اور فیوض و برکات حاصل کرکے بلند مقام پر فائز ہوئے۔ حضرت مولانا روم قدس سرہٗ فرماتے ہیں:

دانشان رامی ستاند جان زجاں

نی ازٖ راہِ دفتر و نی از زباں

"عقل مند سینہ با سینہ فیض پاتے ہیں۔ وہ فیض/علم باطنی کتاب و زبان سے نہیں حاصل ہوگا"۔

اولیاء عظام نے طالبان حق کی استعداد کے مطابق اور آسانی کیلئے قرآن وسنت کی روشنی میں اشغال کو ترتیب دیا ہے۔ آفتاب ولایت حضرت پیر سائیں روضے دھنی قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس نے فرمایا:

پيگٽي سان پير جان ڪين سجو سنبوين. (سندھی)

"ٹوٹے ہوئے سے مشغول رہیں جب تک پورا مل جائے"۔

یعنی منزل مقصود (واصل باللہ) پانے تک انہی اشغال میں مصروف ومشغول رہیں۔ عالم ارواح میں کئے گئے وعدہ "قالوا بلیٰ" کی اسی طرح وفا ہوسکتی ہے۔

ظاہر ہے کہ مرشد کامل کی اجازت وصحبت کے بغیر ان اذکار وافکار کے ذریعہ مقصود حاصل کرنا ناممکن ہے۔ لیکن دو آدمی ان اشغال کے بغیر مقصود حاصل کر سکتے ہیں۔

1- ایک وہ جو کہ حضرت اویس قرنی تابعی رضی اللہ عنہ کی طرح عاشق زار اور یقین کامل کی دولت وافر رکھتا ہو۔

2- دوسرا وہ شخص جو کہ مرید نہ بلکہ مراد ہو یعنی وہ طالب حق جو کہ مرشد کامل کا منظور نظر ہو۔[1]

---

-1 عاشقو! عشق میں اتنا اثر پیدا کرو
معشوق خود مجبور ہو، تمہیں بلانے کیلئے

باعاشقاں نشیں وہم عاشقی گزیں
باہر کہ نیست عاشق با او مشو قریں

"عاشقوں کے ساتھ بیٹھ اور جو عاشق نہ ہوا سکے ہم نشین نہ ہو"۔

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد
بسا کیں دولت از گفتار خیزد

"عشق فقط معشوق کے دیکھنے سے پیدا نہیں ہوتا بلکہ اکثر اوقات باتیں سننے سے بھی یہ دولت نصیب ہوجاتی ہے"۔

گر تو خواہی مرد گردی اے فقیر
صحبت صاحب دلاں را پیشہ گیر

"اے فقیر! اگر تو مرد بننا چاہتا ہے تو صاحب دلوں کی صحبت کو اپنے اوپر لازم رکھ"۔

جان ہے عشق مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ ناز دوا اٹھائے کیوں

(مترجم)



امام العارفین حضرت پیر سائیں روضے دھنی قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس نے فرمایا:

پر نہ چاڻان ڪير جنين ناء سھاگيي۔ (سندھی)

"یعنی خبر نہیں کہ کون بنے گا مقرب ومکرم"۔

یہ نعمت (عشق) انہی کو حاصل ہوگی جن پر اللہ تعالیٰ جل شانہ کی عنایت ہوگی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ (الجمعہ:4)

"یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے"۔

حصول مقصد کیلئے سلوک کے افکار متعین راہ اور آسان راستہ کی مثل ہیں۔

واقف اسرار شریعت، دانائے رموز طریقت، حضرت پیر سائیں روضے دھنی قدس سرہ طالبان حق کو حکایت ومثال کے ذریعے آسان پیرایہ میں طریقت کی باتیں بتاتے تھے، فرمایا:

"اگر کسی شخص کو بھنور چھت (بلندی) پر پہنچائے اور وہ کسی سبب سے نیچے آکر گرے اور وہ دوبارہ اوپر جانا چاہے لیکن اگر راستہ (زینہ) نہ معلوم ہونے کی بنا پر بلندی پر نہیں پہنچ سکتا"۔

اسی طرح طالب صادق اللہ تعالیٰ جل شانہ کی محبت کے جذبہ سے بلندی کے مقام پر پہنچے اور پھر اگر نیچے آکر گرے تو ان اشغال کے بغیر دوبارہ اسی مقام پر نہیں پہنچ پائے گا۔ اس لئے طالب کو مرشد مربی مظہر فیوضات لاریبی کی غلامی اختیار کرنا نہایت ضروری ہے اور پھر مرشد مربی کے بتائے ہوئے ذکر وفکر پر عمل پیرا ہو اور اپنی طرف سے کوئی راستہ خود متعین نہیں کرے۔ ورنہ بجائے فائدہ کے الٹا نقصان ہوگا۔ جس طرح مریض، حکیم حاذق کی تجویز کردہ دوا اور پرہیز میں سے کم زیادہ نہیں کر سکتا اور اگر کرے گا تو فائدہ کم اور نقصان زیادہ اٹھائے گا۔ طالب کو چاہیے کہ مرشد کے حکم کو

Scanned with CamScanner

بجالانے میں کوتاہی نہیں کرے، ان کے حکم کو اللہ تعالیٰ جل شانہ کا حکم سمجھ کر[1]۔

ان کی اجازت و متعین ذکر و فکر میں مشغول ہوگا تو سُرعت کے ساتھ فیض حاصل کرے گا۔

## شغل:

امام العارفین حضرت پیر سائیں روضے دھنی قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس کے ''طریقہ عالیہ قادریہ راشدیہ'' کا پہلا شغل ''ذکر جہر'' ہے۔ آپ سب سے پہلے طالب کو ذکر کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔

تمام اذکار پر لا الٰہ الا اللہ کو فضیلت و برتری حاصل ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

• اَفْضَلُ الذِّکْرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

(ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ باب ثواب تسبیح و تحمید)

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بزرگ ترین ذکر لا الٰہ الا اللہ ہے اور بزرگ ترین دعا الحمد للہ (سورۃ فاتحہ) ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے لا الٰہ الا اللہ کہا اور اسے دل میں جو برابر بھی خلوص یا ایمان ہوگا وہ بھی دوزخ سے نکال لیا جائے گا اور جس نے یہ کلمہ کہا اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھی بھلائی یا ایمان ہوگا وہ بھی دوزخ سے نکال لیا جائے گا۔ (حصن حصین ۳۹۹)

1- ہاتھ ہے اللہ کا، بندہ مومن کا ہاتھ
خاکی و نوری نہاد، بندۂ مولا صفات
غالب و کار آفریں، کارکشا و کارساز
ہر دو جہاں سے غنی، اس کا دل بے نیاز

(علامہ اقبال)



مشکوٰۃ شریف میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم نور مجسم ﷺ نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا تھا، یارب! مجھے وہ چیز سکھا جس کے ذریعہ سے دعا کروں۔ رب تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! کہو لا الٰہ الا اللہ۔

پھر عرض کیا: یارب! یہ تو تیرے سارے بندے ہی کہتے ہیں میں تو کوئی ایسی خاص چیز چاہتا ہوں جس سے تو مجھے خاص کرے۔ فرمایا: اے موسیٰ! اگر ساتوں آسمان اور میرے سواء ان کی آبادی اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھدی جائیں اور لا الٰہ الا اللہ دوسرے پلڑے میں تو ان سب پر لا الٰہ الا اللہ بھاری ہوگا۔

(شرح السنۃ۔ مشکوٰۃ باب ثواب تسبیح و تحمید)

ذکر شریف کی تلاوت سے دنیا و آخرت کی آفات و بلیات سے نجات مل جاتی ہے۔ جیسا کہ حدیث قدسی میں فرمایا گیا ہے:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حِصْنِیْ فَمَنْ قَالَھَا دَخَلَ حِصْنِیْ وَمَنْ دَخَلَ حِصْنِیْ اَمِنَ مِنْ عَذَابِیْ۔ (الصواعق المحرقہ صفحہ 205 مطبوعہ استانبول)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لا الٰہ الا اللہ میرا قلعہ ہے، جو میرے قلعہ میں داخل ہوا وہ عذاب سے محفوظ ہو گیا۔

اے عزیز! اللہ تعالیٰ جل شانہ کے قلعہ میں وہ داخل ہوگا جو کہ لا الٰہ الا اللہ میں فنا ہو جائے جیسا کہ امام غزالی قدس سرہ الاقدس نے احیاء العلوم میں فرمایا ہے:

حصنہ لا الہ الا اللہ اذ قال عزوجل الخ۔ (احیاء العلوم ج)

''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اللہ ﷻ کا قلعہ (محفوظ) ہے''۔

اس قلعہ میں وہ داخل ہوگا جس کا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہ ہوگا مگر جس نے اپنی خواہشات کو الٰہ (معبود) بنا رکھا (یعنی خواہشات کی تکمیل میں لگ گیا) وہ شیطان کے میدان میں ہے اور وہ اللہ جل شانہ کے قلعہ میں ہرگز داخل نہ ہوگا۔

Scanned with CamScanner

"تصفیہ قلب" بھی ذکر شریف سے حاصل ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اِنَّہ کَانَ یقول لکُلِ شَیٔ صِقَالَۃٌ وَصِقَالَۃُ القُلُوبِ ذِکرُ اللّٰہ الخ۔

(بیہقی، مشکوٰۃ باب ذکر اللہ)

"ہر چیز کی صیقل ہے اور دلوں کی صیقل اللہ کا ذکر ہے"۔

ذکر شریف جماعت کے ساتھ حلقہ بنا کر بلند آواز سے کرنا چاہیے۔ اس کی بزرگی میں کئی احادیث شریفہ ہیں۔ حصن حصین (کتاب) میں ہے:

اذا مررتم بریاض الجنۃ فارتعوا۔ قالوا وما ریاض الجنۃ؟ قال حلق الذکر۔

(حصن حصین صفحہ ۳۰، جامع ترمذی، البینات الواضحات فی استحباب الجھر بالذکر بعد المکتوبات صفحہ 11)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب تم بہشت کے سبزہ زاروں (چمن) میں سے گذرا کرو تو خوب سیر ہو کر کھا لیا کرو"۔ (یعنی ذکر اللہ کی نعمت خوب اچھی طرح حاصل کر لیا کرو)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:

"بہشت کے باغ کیا ہیں؟"

آپ نے فرمایا:

"ذکر کے حلقے"۔

فتح مبین (کتاب) میں ہے کہ اس حدیث شریف سے واضح ہوا کہ ذکر شریف جماعت کے ساتھ حلقہ بنا کر مل کر کرنا مستحب و بہتر ہے"۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ "حلق الذکر" کے تحت لکھتے ہیں:

"جس طرح ذکر شریف کرنا مستحب ہے اسی طرح ذکر شریف کے حلقہ میں



بیٹھنا بھی مستحب ہے"۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ اول صفحہ ۱۹۸، البینات صفحہ ۱۲)

حصن حصین میں قدسی حدیث شریف ہے:

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: آج تمام اہل محشر کو معلوم ہو جائے گا کہ کرم (عزت واحترام) کے لائق کون لوگ ہیں؟ تو رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا: یارسول اللہ ﷺ! اہل کرم کے لائق کون لوگ ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مسجدوں میں ذکر کی محفلیں کرنے والے"۔[1]

(حصن حصین صفحہ ۳۰، احمد، بیہقی، ساحۃ الفکر فی الجھر بالذکر صفحہ ۵۸ مکتبۃ المطبوعات الاسلامیۃ بحلب، شام)

حصن حصین میں قدسی حدیث شریف ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں (جیسا وہ میرے متعلق گمان رکھتا ہے میں ویسا ہوتا ہوں) اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے چنانچہ اگر وہ اپنے دل میں (تنہائی میں) میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اپنی تنہائی میں اسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ کسی مجمع (حلقے) میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اس کے مجمع سے بہتر مجمع میں (فرشتوں کے مجمع میں) اس کا ذکر کرتا ہوں"۔

(حصن حصین صفحہ ۲۷، صحیح البخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، ابن ماجہ، بیہقی فی شعب الایمان)

"انیس الواعظین" (کتاب) میں ہے: جس وقت کفار کا غلبہ تھا تو قرآن شریف، ذکر شریف، تسبیح آہستہ پڑھنے کا حکم تھا چنانچہ فرمایا گیا:

1- نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اکثروا ذکر اللہ حتیٰ یقولوا انہ مجنون۔

(مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۶۸، المستدرک للحاکم جلد ا صفحہ ۴۹۹، شعب الایمان (بیہقی)، ابو یعلی، ابن حبان، ساحۃ الفکر فی الجھر بالذکر صفحہ ۵۲)

"ذکر خدا اس کثرت سے کرو کہ لوگ تمہیں دیوانہ سمجھیں"۔

Scanned with CamScanner

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ۔

(الاعراف:۲۰۵)

''اور اپنے رب کو اپنے دل میں یاد کرو، زاری اور ڈر سے اور بے آواز نکلے زبان سے''۔

اور دوسرے مقام پر فرمایا:

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ۔ (آل عمران:۴۱)

''اور اپنے رب کا بہ کثرت ذکر کرو اور اس کی پاکیزگی شام کو اور صبح کے وقت بیان کرو''۔(تبیان القرآن جلد ۲ صفحہ ۱۴۵)

اور جب غلبہ اسلام ہوا کفر کا زور ٹوٹا تو فرمایا:

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى۔(پ۳۰ الاعلیٰ:۱)

''اور اپنے رب کے نام کی پاکی بولو جو سب سے بلند ہے''۔(انیس الواعظین)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

''عہدِ نبوی میں جب لوگ (صحابہ کرام) فرض نماز سے فارغ ہوتے تو بلند آواز سے ذکر کیا کرتے تھے''۔

مذکورہ سند کے ساتھ بخاری و مسلم (دونوں حضرات) نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ تکبیر کی بلند آواز سے میں سمجھ جاتا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پوری ہوگئی۔(صحیح مسلم کتاب المساجد باب الذکر بعد الصلوٰۃ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

جب لوگ نماز سے فارغ ہوتے تھے تو میں اس کو معلوم کر لیتا تھا جب میں بلند آواز سے ذکر شریف سنتا تھا''۔[1] (صحیح البخاری کتاب الاذان باب الذکر بعد الصلوٰۃ)

1- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اہتمام جماعت پر بلند آواز سے ذکر شریف کرتے تھے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)



اے عزیز! اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ذکر شریف بڑی بزرگی کا حامل ہے اور سب عبادتیں اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ذکر ہیں۔ جس طرح نماز اسلام کا اہم رکن ہے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ۔ (طٰہٰ:۱۴)

''اور میری یاد کیلئے نماز قائم رکھ''۔

لہٰذا ذکر شریف کرنے میں سستی سے کام نہ لے، پھرتی و جذبہ صادق سے محافل ذکر کا اہتمام کر کیونکہ ذکر اللہ تعالیٰ سے منہ پھیرنے والے کے لئے قرآن مجید میں وعید آئی ہے:

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى۔ (طٰہٰ:۱۲۴)

''اور جس نے میری یاد (ذکر اللہ) سے منہ پھیرا تو بیشک اس کیلئے تنگ زندگی ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے''۔

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) اور آواز اس قدر بلند تھی کہ سیدنا عبداللہ گھر پر یا راستہ میں سماعت فرماتے تھے۔

طبرانی نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور منذری نے ان کی سند کو حسن کہا ہے کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو اس حال میں اٹھائے گا کہ ان کے چہرے نورانی ہونگے اور وہ موتیوں کے منبروں پر ہوں گے۔ لوگ ان پر رشک کریں گے حالانکہ وہ نبی ہیں اور نہ شہید''۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (یہ سن کر) ایک بدوی (محفل میں) گھٹنوں پر کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا کہ یارسول اللہ! ان کے اوصاف بیان فرمائیں تاکہ ہم انہیں پہچان سکیں۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''وہ محض اللہ کریم کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں وہ مختلف قبیلوں اور مختلف شہروں کے ہیں، جو اللہ کریم کے ذکر شریف کیلئے اکٹھے ہوتے ہیں''۔(سباحۃ الفکر صفحہ ۶۲)

حضرات پہچانئے یہ تو اولیاء اللہ کے ہی مرید ہیں جن کی باہمی محبت صرف اللہ کریم کے لیے ہوتی ہے مختلف جگہوں اور مختلف قبیلوں سے آتے ہیں، ان کا رشتہ پیر بھائی کا ہوتا ہے۔(حواشی سباحۃ الفکر)(مترجم)

قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْٓ اَعْمٰی وَقَدْ كُنْتُ بَصِیْرًا o قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰیٰتُنَا فَنَسِیْتَهَا وَكَذٰلِكَ الْیَوْمَ تُنْسٰی o

''کہے گا اے رب میرے! مجھے تو نے کیوں اندھا اٹھایا میں تو (دنیا میں) انکھیارا تھا۔ فرمائے گا یونہی تیرے پاس ہماری آیتیں (نشانیاں) آئی تھی تو نے انہیں بھلا دیا اور ایسے ہی آج تیری کوئی خبر نہ لے گا''۔

فضائل ذکر اللہ متعلق آیت قرآنیہ واحادیث نبویہ[1] بہت سی ہیں (علامہ ابوالحسنات محمد عبدالحیٔ لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''سباحۃ الفکر'' کتاب میں ذکر جہر کے جواز میں اڑتالیس ۴۸ احادیث مبارکہ درج کی ہیں۔ سبحان اللہ!) لیکن اختصار کے پیش نظر انہی پر اکتفا کیا جا رہا ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

خَیْرُ الْكَلَامِ مَا قَلَّ وَدَلَّ و العاقل یکفیه الاشاره۔

''بہترین کلام وہ ہے جو مختصر مگر مدلل ہو اور عقلمند کیلئے اشارہ کافی ہے''۔

واضح ہو کہ تمام سلاسل طریقت سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم سے جاری ہیں۔

اصل میں دو سلسلے ہیں:

1- ایک طریقہ عالیہ قادریہ۔

2- اور دوسرا طریقہ عالیہ نقشبندیہ۔

---

1- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ذکر کرنے والوں کو بخش دیا''۔

فرشتوں میں سے ایک فرشتے نے کہا:

''یا اللہ! اُن میں فلاں شخص بھی تھا جو ذکر نہ کرتا تھا وہ تو اپنی کسی ضرورت اور حاجت کیلئے آیا تھا''۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''جو لوگ ذکر کرنے بیٹھے ہیں اُن کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں ہوتا''۔

هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُهُمْ۔ (صحیح البخاری، باب فضل ذکر اللہ تعالیٰ، کتاب الدعوات)



چشتیہ، سہروردیہ اور دیگر سلاسل طریقت طریقہ قادریہ کی شاخیں ہیں۔

مشائخ طریقہ قادریہ اور مشائخ طریقہ نقشبندیہ کے اسماء گرامی قدر، حضور پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم تا اپنے مرشد مربی، امام العارفین، تیرہویں صدی کے مجدد، محی السنۃ حضرت پیر سائیں روضے دھنی قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ الاقدس تک ''نظم'' (فارسی) میں جمع کئے ہیں۔ (اس نظم کی خوبی یہ ہے کہ) پہلے مصرع میں مشائخ عظام نقشبندیہ اور دوسرے مصرع میں مشائخ عظام قادریہ کے اسماء گرامی دیئے گئے ہیں۔ دو مصرع کے آخر میں سرکار غوث اعظم پیران پیر دستگیر رضی اللہ عنہ کے آباؤ اجداد قدس اللہ تعالیٰ سرھم الاقدس کے اسماء مبارکہ ''سُرخ سیاہی'' سے تحریر کئے گئے ہیں کیونکہ آپ کو اپنے خاندانی بزرگوں خصوصاً والد گرامی قدر سے اجازت و خلافت حاصل تھی۔ اس سلسلہ مبارکہ کو بزرگی اور اہل بیت کرام کے شرف کی وجہ سے ''سلسلۃ الذہب'' (Golden Chean) بھی کہتے ہیں۔

(قاسم ولایت میں مشائخ عظام کے اسماء گرامی مع بمقام مدفون وسن وصال و اردو نظم یعنی نثر و نظم میں درج ہیں۔ مترجم)

مصطفیٰ مُرسل نبی خیر البشر    در جھاں گردید زو دین منتشر
مرتضیٰ بصری اسد اللہ حسن    بوبکر و سلمان دگر ثنیٰ حسن
عجمی و داوَد عبد اللہ پیر    قاسم و جعفر دگر موسیٰ منیر
کرخی و سقطی عبد اللہ شاہ    بایزید و ابو الحسن موسیٰ براہ
شہ جنید و شیخ شبلی داوَد است    بوعلی و یوسف محمد با ہدیٰ است
بو الفضل ہم ابو الفرح یحییٰ عزیز    عجدوانی، شاہ عبد اللہ نیر
بو الحسن و مخزومی موسیٰ جنگی    خواجہ عارف، شاہ محی الدین سُنّی
سیدی عبد الوہاب خوش سیر    خواجہ محمود و علی با فیض فر

| | |
|---|---|
| سید صوفی و احمد باکمال | خواجہ محمد دیگر میر کلال |
| شاہ مسعود و علی و شاہ میر | ہمہ بہاء الدین و یعقوب اخیر |
| شمس الدین بود است محمد غوث ہم | ہم عبید اللہ و زاہد بافہم |
| پیر عبد القادر و عبد الرزاق | خواجہ درویش محمد با وفاق |
| شاہ حامد و عبدالقادر است | خواجہ امکنگی و باقی بافر است |
| شاہ شمس الدین و عبدالقادر است | فیض احمد در عالم ناشر است |
| شمس الدین و پیر حامد شاہ نیز | سید آدم و سعدی باتمیز |
| شمس الدین و پیر صالح شاہ دان | خواجہ حاجی جمال اللہ دان |
| پیر عبد القادر آمد آخرین | پیر اسماعیل بد حبل المتین |
| یافتہ این دو سلسلہ نُور و ضیاء | از سر سادات شہ محمد بقا |
| چوں حقیقت سید خیر الانام | شد دگر بارہ بایں عالم خرام |
| در ولایت خویش را مستور کرد | نُور چشمہ محمد بقا مشہور کرد |
| اسم او چوں پیر محمد راشد است | بخت آں کس کش چنیں شہ مرشد است |
| نورش از مہ تابما منجلی | غوثِ اعظم پیشوائے ہر ولی |
| سُنّت نبوی را محی شدہ | محیؑ اذکار و افکار آمدہ |
| کلمہ توحید چوں در ابتدا | ہر شقی را کرد تلقین شہ عطا |
| گشت روشن دل و ارباب کمال | بر گزیدہ شد بنزد ذو الجلال |

## اذکار

اے طالب صادق! حضرت شیخ الشیوخ پیر سائیں روضے دھنی قدس سرہ الاقدس کے طریقت عالیہ کے اشغال دو اقسام کے ہیں:



1- اذکار۔

2- افکار۔

اذکار چھ (6) اقسام اور افکار انیس (19) اقسام کے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

### ذکر اوّل چار کلمہ:

جو کہ بلند آواز سے کیا جاتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ مرید جب مرشد کامل سے بیعت ہوتا ہے تو مرشد مرید پر توجہ کرتے ہوئے فرماتا ہے: اے عزیز! دل ہر انسان کے بائیں طرف پستان (چھاتی) کے نیچے ہوتا ہے۔ بعد نماز مغرب برو قبلہ التحیات کی صورت میں بیٹھ کر خوشبودار چیز مثلاً الائچی وغیرہ منہ میں لے کر اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم کے بعد گیارہ بار سورہ اخلاص تلاوت کر کے اس کا ثواب حضرت پیران پیر دستگیر شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس کے روح پُرفتوح کو بخش کر سر جھکا لے، آنکھیں بند کر لے اپنے مرشد کریم کی صورت مبارکہ کو دل میں حاضر جان کر ذکر شریف کا آغاز کرنا چاہیے۔

| | | |
|---|---|---|
| 1- | لا الٰہ الا اللہ | بلند آواز سے ایک ہزار دفعہ۔ |
| 2- | الا اللہ، الا اللہ | ہزار بار۔ |
| 3- | اللہ اللہ | ہزار دفعہ، سو کی تسبیح پوری ہونے پر جل شانہ کہنا چاہیے۔ |
| 4- | ھو ھو | ہزار دفعہ، ہر بار سو کی تسبیح ہونے پر محمد رسول اللہ ﷺ کہنا چاہیے۔ |

یاد رہے ذکر لا الٰہ الا اللہ کا مقام ناسوت ہے۔ ذکر الا اللہ کا مقام ملکوتی ہے۔ ذکر اللہ کا مقام لاہوتی اور ذکر کرتے وقت یہ خیال رہے کہ اللہ سائیں جل شانہ کے سوا کچھ

بھی نہیں ہے۔

ایک بار (خانقاہ عالیہ راشدیہ والی) مسجد شریف میں حضور فیض گنجور حضرت مربیم (میرے مربّی یعنی میری پرورش کرنے والے) پیر سائیں روضے دھنی قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس کی خدمت اقدس میں فقیر (یعنی مصنف صراط الطالبین حضرت پیر سائیں جھنڈے دھنی اول) حاضر تھا۔

آپ نے فقیر سے دریافت کیا کہ ذکر شریف کرتے وقت کچھ معنیٰ کا خیال بھی کرتے ہیں؟ فقیر نے عرض کی: قبلہ جی ہاں۔

آپ نے فرمایا: معنیٰ کا فکر کس طرح کرتے ہیں؟ فقیر نے عرض کیا: قبلہ! لا الٰہ نہیں ہے کوئی معبود برحق الا اللہ یعنی حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ۔

آپ نے فرمایا: یہ بھی معنیٰ صحیح ہے لیکن فکر اس طرح کرنا چاہیے کہ لا الٰہ الا اللہ یعنی اللہ جل شانہ کے علاوہ کوئی چیز نہیں ہے، فقط اللہ تعالیٰ۔ (اللہ عزوجل کے علاوہ ہر چیز کی نفی کرنی ہے)

مرشد کریم ومربّی کے سکھانے کے بعد اسی طرح کرنے سے ویسا ہی معلوم ہوا۔ اس وقت اللہ جل شانہ کے فضل وکرم اور مرشد کامل مکمل کی توجہ کی برکت سے وہ مقام نصیب ہوا، اسی کو "سیر الی اللہ تعالیٰ" کہتے ہیں۔

دوسری معنیٰ اس طرح بھی ہے، لا الٰہ میں "لا" جو کہ نفی کی ہے وہ بھی نہیں ہے اور الٰہ بھی نہیں الا اللہ مگر اللہ اور اللہ لفظ میں الف و دو لام زائد ہیں باقی "ہ" رہ گئی جس کا اشارہ ذات پاک باری تعالیٰ کی طرف ہے:

| | |
|---|---|
| اسم ذات اولیٰ ہمیں ھابود | لام تعریف و اختصاص فزود |
| چوں زاشباع کرد فتح لام | بالف شد حروف اسم تمام |
| چیست تخصیص را سبب یعنی | دوجہاں خاص اوست او مولیٰ |



| | |
|---|---|
| سر تعریف آں کہ بشتابی | تاکمال شناخت دریا بی |
| شرح اشباع فتح آنکہ مدام | شد درین اسم درج فتح تمام |
| کم کسے از زباں نہ کام رسد | وررسدزین خستہ نام رسد |
| ہر کہ زین اسم بھر مند بود | بہرہ او ہمیں بسند بود |
| شرح ایں نے زدیو مردم پرس | از قل ھو اللہ ثم ذرھم پرس |
| بس بود پیش صاحب معنیٰ | حسبی اللہ گواہ ایں معنیٰ |

## طریقہ ذکر:

ذکر شریف چار کلمہ اس طرح بہتر ہوگا کہ لا الٰہ الا اللہ روحی لطیفہ سے شروع کیا جائے، سری لطیفہ سے گذار کر قلبی لطیفہ پر ضرب لگانی چاہیے۔ الا اللہ کے وقت الا اللہ کے فکر سے نفس لطیفہ پر ضرب لگائے۔ اللہ کے وقت اللہ کے فکر سے خفی پر ضرب اور ھو کے وقت ھو کو اخفیٰ پر ضرب لگانی چاہیے۔ جب بھی اس ذکر میں مشغول ہوں تو اسی طریقہ پر ذکر کیجئے۔

لطیفہ روحی انسان کے بدن میں دائیں طرف پستان کے نیچے، لطیفہ سری دونوں پستان کے درمیان، لطیفہ قلبی بائیں طرف دل کے مقام پر، لطیفہ خفی پیشانی پر اور اخفیٰ دماغ پر ہے۔ ان کی مزید تفصیل "اذکار لطائف ستہ" کے بیان میں آئے گی انشاء اللہ تعالیٰ اے عزیز! ذکر کے دوران اگر کسی پر نفسانی خیالات کا غلبہ ہو تو چاہیے کہ مرشد کریم کی صورت مبارکہ کو دل میں حاضر کر کے اللہ تعالیٰ کا اسم "یا فعّال" کو تین بار، پانچ بار، یا سات بار (تعداد طاق ہونی چاہیے) کہے تو دل سے تمام نفسانی شیطانی خیالات ہٹ جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اگر کسی کے دل پر مرشد کریم کی صورت مبارکہ کا تصور نہ جمے تو وہ مذکورہ اسم

مبارک کو طاق عدد میں پڑھے تاکہ صورت مبارکہ تصور میں نقش ہو جائے۔ اگر خیالات خطرات نہ ہٹیں پھر بھی کوشش جاری رکھی جائے کہ کوشش کامیابی کی چابی ہے۔ حال کے سیدھے ہونے کی بنیاد قلب کے درست ہونے پر ہے۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''انسان کے اندر گوشت کا ایک لوتھڑا ہے اگر یہ درست ہے تو پورا جسم درست ہے اور اگر یہ خراب ہے تو سارا جسم خراب ہوتا ہے، سن لو کہ وہ دل ہے''۔

(صحیح البخاری، کتاب الایمان، حدیث نمبر ۴۴)

دوسرے مقام پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قلب المومن بیت اللّٰہ وحج۔

''مومن کا دل اللہ کا گھر اور بمقام حج ہے''۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قلب المومن هو العرش والصدرهو الکرسی۔

''مومن کا دل عرش اور اس کا سینہ کرسی ہے''۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کہاں ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ مومن بندے کے دل میں۔

حدیث قدسی میں ہے:

لایسعنی الارض ولا سمائی ولکن یسعنی قلبُ العَبْدِ الْمومِنِ۔

''میں نہ تو زمین میں سماتا ہوں، نہ آسمان میں لیکن مومن بندہ کے دل میں''۔

الغرض سارا کام دل کا ہے لہٰذا فکر کا منہ دل کی طرف ہونا چاہیے۔ مثلاً: اگر معشوق اپنے عاشق کو کہے کہ میں فلاں کھڑکی سے نظر آؤں گی تو عاشق کا کیا حال ہوگا کہ وہ سارا دن ٹکٹکی باندھ کر کھڑا رہے گا مگر معشوق نے جلوہ دکھانے میں تاخیر کی پھر بھی ناامید نہیں ہوتا اور نہ معشوق سے شکوہ کرے گا بلکہ وقت کا انتظار کرتا ہے گا۔



یک چشم زدن غافل زاں ماہ نباشم
ترسم کہ نگاہے کند آگاہ نباشم

جب چار ہزار دفعا یہ ذکر شریف اختتام کو پہنچے تو مراقبہ کر کے دل کی طرف متوجہ ہونا چاہیے تاکہ اسم ذات جل شانہ قلب میں خود بخود جاری ہو جائے اگر یہ کیفیت طاری نہ ہو پھر مراقبہ جاری رکھیں کوشش میں لگا رہے۔ بلکہ سونے جاگنے، خلوت جلوت، اندر باہر ہر جگہ پر اسی فکر کی مشق جاری رکھے، قلبی ذکر جاری ہونے کے بعد کیفیات مختلف ہوتی ہیں کسی کو پورے وجود میں خود بخود ذکر جاری ہو جاتا ہے، کسی کو دائیں پستان کے نیچے اور کسی کو اوپر جاری ہوتا ہے۔

واضح ہو کہ طالب المولیٰ کو دورانِ ذکر دو حالتیں ظاہر ہوتی ہیں کبھی قبض (بندش) اور کبھی بسط (کشادگی) ہوتی ہے۔ دونوں حالتیں اسم قابض اور اسم باسط کے زیر اثر ہوتی ہیں اور دونوں اللہ تعالیٰ جل شانہ کے نام پاک ہیں۔ طالب کبھی اسم قابض کے غلبہ کے سبب اپنی مراد پر غالب نہیں ہو سکتا اور کبھی اسم باسط کے غلبہ کے سبب اپنی مراد پر غالب و حاوی ہو جاتا ہے۔

طالبان حق تین طرح کے ہیں:

1- سست، کم ہمت جو کہ اسم قابض کے حاوی ہونے کے سبب ناامید ہو جاتے ہیں۔
2- چست باہمت جو کہ قبض کی حالت میں بھی لطف اندوز ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مقدس میں فرماتا ہے۔

فَاِن مع العسر یسراًo اِنَّ مع العسر یسراo (الانشراح:٦)

''تو بیشک دشواری ساتھ آسانی ہے بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے''۔

باہمت طالب المولیٰ امید پر مجاہدے میں مزید کوشش کرتا ہے۔ یہاں تک کہ قبض سے نکل کر (ترقی کرتے ہوئے) بسط میں پہنچتا ہے۔ حضرت پیر سائیں روضے

Scanned with CamScanner

دھنی قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس مثال کے ذریعہ سمجھاتے ہوئے فرماتے کہ ''جو باہمت سوار ہوتا ہے وہ تکلیف وخطرے کے مقام پر مزید ہمت سے کام لیتا ہے اور جلدی چلنے کی کرتا ہے''۔

3- کم فہم کہ بسط وقبض کی حالت میں سمجھتے ہیں کہ بسط ان کی منزل ہے۔قبض کو محبوب کی رضا سمجھنے لگتے ہیں اس لئے قبض کی حالت کو بسط سے زیادہ دوست رکھتے ہیں۔

میل من سوی وصالش ، قصد اوسوی فراق
ترک کام خود گرفتم تا برآید کام دوست

''میرا میل ورغبت اسی کے وصال سے ہے اور اس کا قصد فراق کی جانب ہے اس لئے اپنا کام ترک کیا تا کہ دوست کا کام ہو جائے''۔

ہجری که بود مراد دلبر
از وصل ہزار بار خوشتر

''ہجر کہ محبوب کو پسند ہے اس لیے یہ فراق ، وصال سے ہزار درجہ بہتر ہے''۔

حضرت مولانا رومی قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس فرماتے ہیں:

عاشقم بر قہر و بر لطف بجد
اے عجب من عاشق این ہردو ضد

''میں محبوب حقیقی کے قہر اور لطف دونوں پر مبالغہ کے ساتھ عاشق ہوں اور عجب بات ہے کہ میں ان دونوں ضدوں پر عاشق ہوں''۔

طالب کو ہر حال میں قدم آگے بڑھانا چاہیے جیسا کہ ایک بزرگ نے فرمایا:

جیئن جیئن تپی ڏينهن ، تيئن تيئن پاني پندم



کو آگا نجھو نينهن، آهي بانهي بارو چن سان

''جیسے جیسے دن گرم ہوتا ہے ویسے ہی مسافر بھی تیزی وسرعت سے سفر اختیار کرتا ہے کیونکہ بندے کو اپنے واعدے پر اپنے آقا کے پاس پہنچنا ہوتا ہے''۔

ڈوٺين چيس ڙور کيچ پراهون پند اتئيی
پاٹ پئيی پور وك ودايا ئين اوتری

لوگوں نے کہا کہ کیچ (محبوب کا ملک) بہت دور ہے کیسے پہنچو گے ، مسافر (طالب صادق) نے وسعت نظر تک قدم بڑھانے شروع کئے ، جہاں تک نظر ٹھہرتی وہاں قدم رکھتا یعنی سُرعت کے ساتھ سفر طے کرنا شروع کیا۔

اے عزیز! بہر حال طالب کو ہمت درکار ہے جیسا کہ ایک بزرگ نے فرمایا:

ہمت بلند باید عُشاق مست مئے را
مرد خسیس ہمت طالبان نگنجد

''عاشق مست کو باہمت ہونا چاہیے کیونکہ کم ہمت شخص طالبان حق کے لائق نہیں''۔

طالب کو چاہئے کہ اٹھتے بیٹھتے سوتے لیٹتے ، چلتے پھرتے ''قلبی ذکر'' میں مشغول رہے۔اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:

یذ کرون اللّٰہ قیاماً وقعودًا وعلی جُنوبھم۔ (آل عمران:۱۹۱)

''اللہ تعالیٰ جل شانہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے''۔

تا کہ اللہ تعالیٰ کی یاد عادت بن جائے اور ہمیشہ ذکر وفکر دل کی صفت ٹھر جائے ۔کیا شان ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کو فرماتا ہے کہ میں ذکر کرنے والے کو یاد کرتا ہوں۔

قرآن حکیم میں ہے:

فاذکرونی اذکرکم۔(البقرۃ:۱۵۲)

''تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا (مشہور) کروں گا''۔

انشاء اللہ تعالیٰ ہمت و کوشش سے فیض کا نُور حاصل ہوگا اور اپنا مقصود پالے گا، ذکر پاک کے وظیفہ سے غفلت نہ ہو بلکہ ہمیشگی سے ورد جاری ہو۔اس ذکر کے فیوض و برکات حاصل ہونے کے بعد باجازت مرشد مکرم ذکر خفی میں مشغول رہنا چاہیے۔

## 2- ذکر خفی:

حضرات مشائخ عظام قادریہ کا معمول ہے۔طالب کو چاہیے کہ نماز پنجگانہ کے بعد التحیات کی صورت میں بیٹھ کر آنکھیں بند کر کے مرشد کی صورت دل میں حاضر کر کے ایک سو (۱۰۰) بار دھیمی آواز سے ''یا اللہ یا ھوٗ'' اس ترتیب سے کہے کہ یا اللہ دائیں کندھے سے شروع کرے اور یا ھو کی ضرب دل پر لگائے۔اس وقت خیال میں ہو کہ اللہ جل شانہ کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔بعد میں کچھ دیر قلبی ذکر میں مشغول ہو۔اس ذکر کی کمالیت یہ ہے کہ ہر وقت و ہر لمحے قلب ذکر پاک میں مشغول رہے گا۔اس کے بعد مرشد کامل مکمل کی اجازت سے ''ذکر پاس انفاس'' میں مشغول ہو۔[1]

## 3- ذکر پاس انفاس:

حضرات مشائخ عظام نقشبندیہ کا معمول ہے۔ان کو ''پیاہی ذکر'' بھی کہتے ہیں۔تربیت اس طرح ہے کہ طالب زباں تالو سے لگا لے، لب خاموش، آنکھیں بند،

1- محدث ابو یعلیٰ موصلی نے اپنی سند میں حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً ذکر کیا ہے کہ سب سے افضل وہ خفی ذکر ہے جسے محافظ فرشتے بھی نہیں سنتے۔قیامت کے دن فرشتوں سے کہا جائے گا دیکھو اس کا کوئی عمل باقی رہ گیا ہے؟ فرشتے جواب میں کہیں گے! جو ہمارے علم اور حفاظت میں بات تھی وہ سب ہم نے لکھ لی اور جمع کر لی (کچھ بھی باقی نہیں ہے) اللہ تعالیٰ اس بندے کو فرمائے گا۔''میرے پاس تیری اور نیکی بھی ہے جس کا تجھے بھی علم نہیں، میں اس کا بھی تجھے بدلہ دوں گا اور وہ یہ کہ! ذکر خفی''۔(سباحۃ الفکر صفحہ ۸۰، البدور السافرہ صفحہ ۴۳۰ امام سیوطی)



تصور شیخ کو دل میں لا کر جب سانس اندر جائے تو فکر ''اللہ'' سے اور جب سانس باہر آئے تو فکر ''ھو'' سے[1] یہ وظیفہ بعد نمازِ عشاء ایک ہزار مرتبہ اور بعد نمازِ فجر پانچ سو مرتبہ پڑھا جاتا ہے۔فقیر کو (حضرت مصنف قدس سرہٗ کو) شیخ کبیر حضرت پیر سائیں روضے دھنی قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس نے بعد نماز عشاء ۵۰۰ بار اور بعد نماز فجر پانچ سو بار پڑھنے کا حکم فرمایا تھا۔

اس ذکر پر ہمیشگی اختیار کرتا کہ ذوق و مٹھاس حاصل ہو اور یہ خیال میں رہے کہ اندر اور باہر اللہ تعالیٰ جل شانہ ہے۔اس ذکر شریف کی کمالیت اور زکوٰۃ یہ ہے کہ ہر لمحہ و لحظہ میں ذکر سے غافل نہ ہو۔اس کے بعد اپنے مرشد مکمل کی اجازت سے ''ذکر لطائف ستہ'' میں مشغول ہو۔

1- ذکر قلبی تابع ذکر نفسی بھی ہے۔ذکر نفسی یہ ہے کہ سانس لیتے اور سانس نکالتے وقت لا الٰہ الا اللہ کا ذکر کیا جائے یا اسی طرح کسی اور لفظ سے کیا جائے (مثلاً: اللہ ھو) یہ افضل ذکر ہے۔اس سے فرشتوں سے مشابہت ہو جاتی ہے۔محدث ابو الشیخ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی ''وہ رات دن تسبیح کہتے ہیں'' کے ضمن میں حضرت حسن سے روایت لی ہے کہ فرمان خداوندی ہے کہ میں نے ان کے سانس ہی ان کی تسبیح بنا دیے ہیں۔

شیخ ابن منذر، ابن ابی حاتم، بیہقی فی شعب الایمان اور ابو الشیخ نے عبداللہ بن حارث سے روایت لی ہے کہ میں نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اللہ کریم کے اس ارشادِ پاک ''وہ ذکر چھوڑتے ہی نہیں ہیں'' کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے آخر پیغامِ خداوندی بھی پہنچانا ہوتا ہے اور بھی تو کئی کام کرنے ہوتے ہیں۔حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''ان کیلئے تسبیح بالکل ایسے ہے جیسے آپ لوگوں کیلئے سانس ہے، کیا آپ کھاتے پیتے، اٹھتے، بیٹھتے آتے جاتے اور بولتے ہوئے سانس نہیں لیتے رہتے، اس طرح ان کیلئے تسبیح ہے۔وہ رات دن تسبیح کہتے ہیں اور اسے ختم نہیں کرتے''۔

یہ حدیث شریف ذکر نفسی کے لیے ایک بنیاد اور عظیم ماخذ ہے۔(سباحۃ الفکر صفحہ مطبوعہ حلب شام)

برزبان قفل است در دل راز ہا
لب خموش و دل پر از آواز ہا

## 4- ذکر لطائف ستہ:

واضح ہو کہ جسم انسان میں ''چھ لطائف''[1] ہیں جس کی تفصیل یوں ہے:

| نمبر شمار | نام لطائف | اڈریس | مقدار | رنگ | ستارے سے نسبت |
|---|---|---|---|---|---|
| -1 | نفسی | ناف سے دو انگل نیچے | نصف آدھا چنا | پیلا | عطارد |
| -2 | قلبی | بائیں پستان کے نیچے | بیر جتنا | سُرخ | مریخ |
| -3 | سری | معدہ اور سینہ کے درمیان | نقطہ موہوم | سبز | مشتری |
| -4 | روحی | دائیں پستان کے نیچے | بے نمونہ | سفید | شمس |
| -5 | خفی | پیشانی | + | کتھی | قمر |
| -6 | اخفیٰ | دماغ کی چوٹی | بڑے بیر | سیاہ | زحل |

ساتویں لطیفہ کے بعض بزرگ قائل ہیں ان کا مقام گردن ہے۔

ان لطائف کے رنگ اور مقدار سلوک کے مقامات طے کرنے کے بعد مشاہدے میں آئیں گے۔

لطائف ستہ کے ذکر سے مشغول ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ طالب خلوت میں سانس بند کر کے اول لطیفہ نفسی پر اسم ذاتی اللہ جل شانہ کا فکر کرے۔ اسکے بعد اسی ترتیب سے دیگر لطائف قلبی، سری، روحی، خفی اور اخفیٰ پر فکر کرے۔ یہاں تک کہ بفضلہٖ تعالیٰ ایک دم میں سب لطائف سے اسم ذاتی اللہ جل شانہ جاری ہو جائے، یہی کمالیت اور یہی اس وظیفہ کی زکوٰۃ ہے۔

-1 امام ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ قدسی حدیث نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بیشک آدمی کے جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے اس میں دل اور دل میں سواد اور اس میں سر اور اس میں خفی اور اس میں اخفیٰ اور اخفیٰ میں انَاَ (میں) یعنی اللہ تعالیٰ ہے''۔ (انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ صفحہ ۸۸)



اگر زیادہ دیر تک سانس بند نہیں کر سکتا تو سیدھے ہاتھ کی شہادت والی انگلی سے ناک کی سیدھی نتھنی بند کر کے الٹی نتھنی سے سانس خارج کر دے اگر ایک سانس میں چھ لطائف سے ذکر شریف جاری نہیں کر سکتا تو جس لطیفہ پر سانس ٹوٹ جائے وہیں سے دوبارہ سانس بند کرے۔ اگر ذکر پہلی بار جاری نہ ہو تو دوسری تیسری چوتھی پانچویں چھٹی ساتویں بار بھی کوشش کرے۔ بہر حال کوشش و سعی جاری رکھے تا کہ ذکر شریف جاری ہو جائے۔ اور یاد رہے کہ کوشش طاق میں ہو۔

اسی طرح دوسرے لطائف پر بھی مشق جاری رکھے انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی نصیب ہوگی۔ یہ زکوٰۃ پوری ہونے کے بعد بھی ہر لحہ ذکر و فکر تمام لطائف پر محکم رکھے۔ سانس بند ہونے کے علاوہ بھی اسم ذاتی اللہ سے زیادہ مشغول ہو تا کہ اس سے کلّی طور پر فائدہ حاصل ہو۔ اس کے بعد مرشد مربی کے حضور میں احوال پیش کرے، اس کے بعد ''ذکر سلطانی'' سے مشغول ہو۔

## 5- ذکر سلطانی:

اس کو سلطان الذکر بھی کہتے ہیں۔ اس ذکر شریف سے درج ذیل آیت شریف کی حقیقت حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ (بنی اسرائیل:۴۴)

''اور ہر چیز اسی کی (اللہ تعالیٰ) حمد و ثنا کرتی ہے''۔

طالب کو چاہیے کہ خلوت میں سانس روک کر اسم ذاتی اللہ کو فکر سے لطیفہ نفسی سے لطیفہ اخفیٰ تک پہنچائے اور اس سے بھی اوپر کی طرف کھینچ کر لے جائے۔ واپسی میں بھرے ہوئے مٹکے کی مانند اپنے اوپر بہائے یہاں تک کہ جسم کے بال بال سے اسم ذاتی اللہ جل شانہ جاری ہو جائے۔

اس وظیفہ کی کمالیت یہ ہے کہ جمادات نباتات یہاں تک کہ ہر چیز میں اسم ذاتی اللہ جاری ہوگا۔ اس کے بعد مرشد کمل کی خدمت عالیہ میں اپنی کیفیت بیان کرے اور اگلا سبق "ذکر نفی اثبات" ہوگا۔

## 6۔ ذکر نفی و اثبات:

یہ ذکر شریف "اکابر نقشبندیہ" کے طریقہ پر ہے۔ طالب کو چاہیے کہ قبلہ رو بیٹھ کر زبان تالو سے چسپاں کرکے، سانس روک کر، دل کے فکر سے کہے لا الٰہ الا اللہ۔ اس کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ "لا" کو لطیفہ نفسی سے کھینچ کر سری، خفی سے گذار کر اخفیٰ پر ختم کرے۔ الٰہ کو اخفیٰ سے لے کر سیدھے کندھے تک پہنچائے۔ الا اللہ کو سیدھے کندھے سے لے کے روحی اور سری سے گذار کر قلب پر ضرب لگائے۔ نصاب زکوٰۃ یہ ہے کہ ایک سانس میں اکیس (21) دفعہ پڑھے۔ اس تعداد سے بھی جس قدر زیادہ ہو سکے کرے۔

حضرت شیخ الاسلام پیر سائیں روضے دھنی قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس نے فرمایا:

"بعض طالبان ایسے ہیں کہ ایک سانس میں پانچ سو بار کہہ جاتے ہیں"۔

اگر اکیس دفعہ کی تعداد پورا نہیں کرسکتا، درمیاں میں سانس اکھڑ جاتی ہے تو تین، پانچ، سات وغیرہ طاق میں پورا کرنے کے بعد ناک کے دونوں نتھنوں سے سانس کو خارج کرے اور دل کے خیال سے "محمد رسول ﷺ" کہے۔ شغل کرتے ہوئے یہ خیال میں رہے کہ اس ذکر کی ادائیگی الٹے 8 کی طرح ہے۔

اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ "لا" نفی سے پورے جسم موہوم کی نفی کرے۔ اصل میں وجود موہوم حجاب ہے جب یہ درمیان سے گم ہوگیا تو اللہ تعالیٰ جل شانہ اثبات ہوا۔ جب اس ذکر شریف سے فارغ ہو تو کہے:



الٰهی اَنْتَ مَقْصُوْدِیْ وَرِضَاكَ مَطْلُوْبِیْ۔

"یارب کریم! تو ہی میرا مقصود ہے اور تیری ہی رضا مجھے مطلوب ہے"۔

اس کو "بازگشت" کہتے ہیں۔ طالب المولیٰ کو چاہیے کہ اس فکر پر ہمیشگی اختیار کرے کیونکہ اس کا مقصود بھی یہی ہے۔ حضرت شیخ فریدالدین عطار قدس سرہ فرماتے ہیں:

تو مباش اصلا کمال این است و بس
تو زخود گم شو وصال این است وبس

تو نہ ہو اصل کمال یہی ہے اور بس، تو خود سے گم ہو جا وصال یہی ہے اور بس۔

تو دروگم شو حلولی این بود
ھر چہ آں نبود فضولی ایں بود

"تو اسی میں گم ہو جا یہ حلولی ہے، جو شخص ایسا نہیں ہے وہ فضول ہے"۔

اگر کوئی طالب ذہنی طور پر کمزور ہو اور یہ مجاہدہ نہ کر سکے تو قادریہ طریقہ مطابق مشغول ہو۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ "لا الٰہ" کو لطیفہ قلب سے شروع کرے لطیفہ سری سے گھما کر لطیفہ روحی پر پورا کرے اور الا اللہ کو لطیفہ روحی سے شروع کرے لطیفہ سری سے گھما کر لفظ ھا کو دل پر ضرب مارے۔

اس کی زکوٰۃ بھی مثل نقشبندیہ کے زکوٰۃ ہے کہ سانس لیتے وقت کہنا: محمد رسول اللہ ﷺ اور الٰهی اَنْتَ مَقْصُوْدِیْ وَرِضَاكَ مطلوبی بھی اسی طرح کہنا ہے۔

## 7۔ ذکر صدائے مطلق:

یہ گھنٹ کے آواز مثل طالب کو دائیں کان میں بغیر سعی کے سنائے دیتا ہے۔ یہ مقام زُھد اور مجاہدے سے حاصل ہوتا ہے۔ طالب کو اس آواز سے یہ فائدہ ہے کہ گویا کہ اس کے کان پر محبوب کے قافلہ کا گھنٹ بج رہا ہے، جس کی ساعت سے سیر و سلوک

Scanned with CamScanner

میں سرعت ہوتی ہے۔

واضح ہو کہ (اسی دوران) جو آواز سیدھے کان میں سنائی دے وہ ''رحمانی'' ہے اور جو آواز الٹے کان میں سنائی دے وہ ''شیطانی'' ہے۔

طالب کو چاہیے کہ آواز رحمانی سن کر ذوق وشوق سے آگے بڑھے اور آواز شیطانی کی طرف کان لگانے کی ضرورت نہیں، سنا ان سنا کردے۔ نعوذ باللّٰہ منہ

اذکار کا بیان مکمل ہوا۔ افکار کا بیان شروع ہونے والا ہے۔ واضح ہو کہ جب طالب اذکار کے اشغال میں کمال حاصل کرلے تو اپنے مرشد معظم کے خدمت میں اپنا احوال وکیفیات بیان کرے۔ ان کی مرضی ورضا کے موافق افکار مجالس اور مراقبہ میں مشغول ہو۔

## افکار

**1- فکر حجر ومدر:**

یعنی خود کو پتھر وڈھیلہ مثل بے اختیار سمجھے۔ اپنے کام کاج اور چلنے پھرنے کی نسبت فاعل حقیقی (مالک) کی طرف کرے۔ ایسا جانے کہ میں بے جاں مثل پتھر ہوں، مجھے چلانے والا اللہ تعالیٰ جل شانہ ہے۔

حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا۔ (النساء:۵۸)

''بیشک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو''۔

یعنی بندوں کے کام بندوں کے پاس اللہ تعالیٰ جل شانہ کی امانت ہیں لہٰذا انہیں کے سپرد کرنا چاہیے کیونکہ بندوں کے کام کا خالق بندہ نہیں اللہ تعالیٰ خود ہے۔ جس



طرح کہ خود قرآن پاک میں فرمایا:

وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ۔ (الصّٰفّٰت:۹۶)

''اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے اعمال کو''۔

اس فکر کا مقصد ''فنا فعلی'' ہے۔ اسی لئے طالب کو چاہیے کہ اپنے دل میں فکر کرے کہ میں پتھر وڈھیلے کی طرح بے جان ہوں۔ جیسے پتھر اینٹ بلاک دوسرے کی حرکت کے سوا حرکت نہیں کرسکتے اسی طرح ہمارا وجود بھی اللہ تعالیٰ جل شانہ کی قدرت کے ہاتھ میں ہے۔ جس طرف چاہتا ہے اسی طرف چلاتا ہے اور ہم کچھ بھی نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مقدس میں فرماتا ہے:

مَا مِنْ دَآبَّۃٍ اِلَّا ھُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ (ھود:۵۶)

''کوئی چلنے والا نہیں جس کی چوٹی اس کے قبضۂ قدرت میں نہ ہو، بیشک میرا رب سیدھے راستہ پر ملتا ہے''۔

حدیث شریف میں آتا ہے:

لا یتحرک شیٔ الا باذن اللّٰہ۔

''کوئی بھی چیز اللہ تعالیٰ کے ارادے کے بغیر حرکت نہیں کرسکتی''۔

شیخ الاسلام والمسلمین حضرت پیر سائیں روضے دھنی قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس حدیث شریف کے موافق فارسی میں ایک شعر بیان فرماتے ہیں:

رشتہ درگردنم اُفتد دوست
می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

''دوست نے میری گردن میں ڈور ڈالی ہے، وہیں لے جارہا ہے جہاں اس کی مرضی ہے''۔

اس فکر کی کمالیت یہ ہے کہ نہ کسی کو تکلیف دیں اور نہ کسی کی اذیت سے گھبرائیں۔ جیسا کہ حضرت پیر سائیں روضے دھنی قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس زبان گوہر افشاں سے یہ الفاظ مبارک فرمائے:

"مرد وہ ہے کہ کسی کو نہ ستائے اور اگر کوئی انہیں ستائے تو افسردہ نہ ہو"۔

مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے
کہ دانہ خاک میں مل کر گلِ گلزار ہوتا ہے

## 2۔ فکر ھو معکم:

اللہ تعالیٰ قرآن مقدس میں فرماتا ہے:

وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ۔ (الحدید:۴)

"اور وہ تمہارے ساتھ ہے تم کہیں بھی ہو"۔

طالب کو چاہیے کے بعد نماز عشاء یا سحری کے وقت خلوت میں اس فکر میں مشغول ہو کہ میں کہیں پر بھی ہوں، کسی بھی کام میں ہوں، کسی بھی حال میں ہوں لیکن اللہ تعالیٰ جل شانہ بغیر کیفیت و جہت کے میرے ساتھ ہے۔ اس فکر کی کمالیت یہ ہے کہ ہر حال میں اس فکر میں خبردار رہے۔

شیخ کبیر امام العارفین حضرت پیر سائیں روضے دھنی قدس اللہ تعالیٰ اس فکر کے موافق نقل (حکایت) بیان فرماتے تھے:

حضرت شیخ بہاؤالدین نقشبند قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس تین اور حضرات کے ساتھ حضرت شیخ المشائخ سید امیر کلال قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس (بخارا۔روس) کے دست بیعت ہوئے۔ حضرت سید امیر کلال نے چاروں کو اس فکر میں مشغول فرمایا۔ جب انہوں نے اس فکر کو محکم کیا تو مرشد کریم کے حضور میں حاضر ہو کر عرض کیا: قبلہ! ہم نے



اس فکر کو محکم کیا ہے۔ اسی وقت آپ کی خدمت میں کسی نے تیتر پیش کیے۔ آپ نے چاروں کو ایک ایک تیتر دے کر فرمایا: "اس پرندے کو وہاں جا کر ذبح کریں جہاں آپ کو کوئی دیکھ نہیں سکے"۔ تینوں نے تیتر ذبح کر کے مرشد کریم کی خدمت میں پیش کیے۔ لیکن حضرت شیخ بہاؤالدین نقشبند قدس سرہ زندہ تیتر واپس لے کر آئے۔ مرشد نے فرمایا: تیتر کو کیوں واپس لائے ہو؟ آپ نے عرض کیا: حضرت! آپ نے فرمایا تھا کہ وہاں جا کر ذبح کریں جہاں آپ کو کوئی دیکھ نہیں سکے لیکن میں جہاں بھی گیا وہاں مولیٰ پاک جل شانہ دیکھ رہا تھا لہٰذا بغیر ذبح کیے ہوئے واپس لایا ہوں۔ مرشد نے فرمایا: اس فکر کی کمالیت یہی ہے۔

پہلے زمانے میں ایک اللہ تعالیٰ کے مقبول بندی تھی۔ ایک شخص نیت بد سے اس کے گھر گھس آیا اور اسے اپنے ناپاک ارادہ کی تکمیل کے لئے مجبور کرنے لگا۔ اس پارسا خاتون نے لاکھ منت سماجت کی لیکن وہ باز نہ آیا اور اس سے کہا کہ سب دروازے بند کر آؤ۔ وہ اللہ سے ڈرنے والی خاتون ڈیوڑھی میں جا کر رک گئی اور بولی:

لگی کہنے کہ ہر دروازہ میں نے بند کر ڈالا
مگر ہوتا نہیں ہے بند مجھ سے در خدا والا

یعنی سب دروازے تو بند کر لئے مگر بتا کہ اللہ تعالیٰ کے دروازے کو کیوں کر بند کروں؟ وہ تو بہر حال ہمیں دیکھ رہا ہے اس کے بعد قرآن مجید کی آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَا اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا (المجادلۃ:۷)

"جہاں کہیں تین شخصوں کی سرگوشی ہو تو چوتھا وہ (اللہ تعالیٰ) موجود ہے اور پانچ کی اور چھٹا وہ (اللہ تعالیٰ) اور نہ اس سے کم اور نہ اس سے زیادہ کی مگر یہ کہ وہ (اللہ تعالیٰ) ان کے ساتھ ہے جہاں کہیں ہوں"۔

سبحان اللہ! دل پر چوٹ لگ گئی، تقدیر بدل گئی اپنی غلطی پر نادم ہوا معافی مانگی اور توبہ تائب ہوا۔ اس لئے کہ خاتون کا فکر پکا تھا اور اللہ تعالیٰ پر کامل یقین تھا کہ وہ دیکھ رہا ہے۔

## 3۔ فکر فنا فی الصفات:

یہ فکر قدسی حدیث شریف کے موافق ہے جو کہ مشکوٰۃ شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جال شانہ فرماتا ہے:

''جو میرے کسی ولی سے عداوت رکھے میں اسے اعلان جنگ دیتا ہوں اور میرے کسی بندہ کا بمقابلہ فرائض عبادتوں کے دوسرے ذریعہ سے مجھ سے قریب ہونا مجھے زیادہ پسند نہیں۔ اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ سے قریب ہوتا رہتا ہے حتیٰ کے میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں پھر جب اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اسکے ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اور اگر میری پناہ لیتا ہے تو اسے دیتا ہوں''۔ (مشکوٰۃ باب ذکر اللہ کتاب فضائل القرآن)

اپنی صفات کو فنا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے صفات کی پہچان ہو، جاننا چاہیے وہ سات ہیں: (1) حیات۔ (2) علم۔ (3) قدرت۔ (4) ارادہ۔ (5) سننا۔ (6) دیکھنا۔ (7) بولنا۔ بندہ ان صفات کو اپنے موہوم علم کے سبب اپنی ملکیت سمجھتا ہے۔ طالب کو چاہیے کہ اپنے علم (تصرف) کو اللہ تعالیٰ کے علم میں ختم کرے۔ اس سے مراد ''یقین کامل'' ہے، یہ اس وقت حاصل ہوتا ہے جب ''فنا قلبی'' حاصل ہو۔



کیونکہ علم کا مقام قلب ہے اور فنا قلبی حاصل ہونے سے جو اس میں (علم، تصرف، پیمانہ) ہے وہ بھی فنا ہوگا۔ اس کے موافق حضرت شیخ کبیر پیر سائیں دھنی قدس اللہ سرہ الاقدس نے فرمایا:

جیی دل ھلیی تہ کیا کجھ کسیی، کیا کجھ کوہی
ذکر روحانی، عاشق دا دیرا تینیی، گھتیی جتاں جسم نہ جانیی

اگر دل اللہ تعالیٰ کی طلب میں ضائع ہو تو کوئی غم نہیں کہ ذکر روحانی، عاشق کو وہاں پہنچاتا ہے جہاں نہ جسم نہ جاں۔

جب بندہ کا علم موہوم فنا ہوا تو حق تعالیٰ کا علم غالب ہوا۔ اسی کے موافق حضرت مولانا رومی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں:

علمِ حق در علم صوفی گم شود
ایں سخن کے باور مردم شود

حق تعالیٰ کا علم صوفی کے علم میں گم ہو جاتا ہے لیکن عام لوگ اس بات پر یقین نہیں کرتے۔

فنائے قلبی کے بعد فنا فی الصفات خود بخود حاصل ہو جائے گا۔ طالب کو چاہیے کہ خلوت میں اس فکر میں مشغول ہو تا کہ سات صفات ذاتی موہوم وجود سے ختم ہو جائیں۔ اس فکر میں سخت کوشش کرے تا کہ قوت حافظہ میں یہ بات رچ بس فائے۔ اس فکر کی کمالیت یہ ہے کہ خلوت جلوت نشست برخاست میں یہ خیال غالب رہے۔

ای اخی! تو نیست الاخیال
ایں حجابت نیست الامثال
گر مثالی او بتو عریاں شود
ایں جہاں مردہ بتو زندہ بود

"اے بھائی! تو نہیں ہے سوائے خیال کے، یہ پردہ نہیں مگر ایک مثال ہے، اگر اس کی مثال تجھ سے ظاہر ہو جائے تو یہ مردہ جہاں بھی تجھ سے زندہ ہو جائے"۔

اس فکر کے متعلق مشائخ عظام بزرگان دین کے بہت حکایات منقول ہیں، طویل کلام سے بچتے ہوئے ایک حکایت پر اختتام کرتا ہوں کہ ایک بار میاں عبدالرحیم گرہوڑی علیہ الرحمۃ الباری (گرہوڑ شریف، کھپرو ضلع سانگھڑ) کے ساتھ علماء ظاہر کا بحث ہوا دلائل قائم کرنے کے لئے کتب کو کھنگالا جا رہا تھا کہ آپ نے فرمایا:

استفت قلبك۔

"اپنے دل سے پوچھ"۔

ان میں سے ایک مولوی نے کہا: قلب اگر زنا کا حکم کرے تو؟ آپ نے فرمایا: اندھے ہو گئے ہو۔ قلب برائی کی طرف مائل نہیں کرتا بلکہ نفس کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

من عرف نفسه فقد عرف ربه[1]

"جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچانا"۔

## 4-فکر فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰه:

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔ (البقرہ:۱۱۵)

"تو تم جدھر منہ کرو ادھر وجه الله (رب پاک کا بے مثال چہرہ مبارک) ہے"۔

1- ایک رسالہ وحدت وجود حضرت شیخ عبداللہ لمیانی نے حدیث نبوی من عرف نفسہ فقد عرف ربہٗ کی شرح میں عربی زبان میں تالیف فرمایا تھا، اس کی فارسی شرح مسیح الاولیاء شیخ عیسیٰ جند اللہ سندھی (رحلت ۱۰۳۱ھ) نے اپنے مرشد کے ایماء پر لکھی۔ (مترجم)



طالب المولیٰ کو چاہیے اپنی آنکھیں بند کر کے دل میں فکر کرے کہ ہر جگہ و ہر مقام پر رب پاک جل شانہ موجود ہے۔ جب یہ خیال محکم ہو تو آنکھیں کھولے ہر جگہ پر مالک و مولیٰ نظر آئے گا۔ یہ دیکھنا قلب کا ہوگا آنکھوں کا نہیں۔ جب اوّل دل دیکھتا ہے تو پھر آنکھیں بھی فیضیاب ہونگی۔ کفار نے سرورِ کائنات فخر موجودات صلی اللّٰہ علیه وعلیٰ آلہٖ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات کو دل کی آنکھوں سے نہیں دیکھا لہٰذا حقیقت میں انہوں نے نہیں دیکھا۔ جیسا کہ اللہ رب العالمین نے قرآن مقدس میں فرمایا ہے:

یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ وَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ۔ (الاعراف:۱۹۸)

"وہ (بظاہر) آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں حالانکہ وہ (حقیقت میں) بالکل نہیں دیکھ رہے"۔ (تبیان القرآن)

جب طالب سمجھ لے کہ ان کا فکر پکا ہو گیا ہے تو پھر خود اپنا امتحان لے، وہ اس طرح کہ مارکیٹ میں جا کر بیٹھ جائے پھر اگر ہر اچھی و بری چیز میں فرق محسوس کر رہا ہے تو سمجھ لے کہ ابھی کمالیت دور ہے۔ پھر اس فکر میں مزید ریاضت کرے یہاں تک کہ دونوں چیزوں کو ایک محسوس کرے اور دونوں میں سے ذوق حاصل ہو۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتا ہے:

رِجَالٌ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔ (النور:۳۷)

"وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے"۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

المرء یعرف عند المعاملہ۔

"مرد معاملہ (خرید و فروخت) کرنے کے وقت پہچانا جاتا ہے"۔

جب یہ فکر، اچھے اور برے کی یکسانیت سے پکی ہوئی ہو تو اس کی حفاظت کرنی

چاہیے اور یہی اس کی زکوٰۃ ہے۔ کسی بزرگ نے کیا خوب فرمایا ہے:

ہر سو کہ روی کر دم آں دلستاں بدیدم
ہر جائے نظر افگندم او راعیاں بدیدم

"جس طرف نظر اٹھائی اپنے محبوب کو دیکھا، جس طرف نگاہ کی انہیں عیاں دیکھا"۔

اس فکر کے مراقبہ سے "حضور سیر آفاقی" حاصل ہوتا ہے۔

## 5- فکر ہر چہ ہست ہمہ اوست:

اللہ تعالیٰ قرآن عظیم میں فرماتا ہے:

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ۔ (الحدید:۳)

"وہی اوّل وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن ہے"۔

نبی کریم، محسن انسانیت، معلم کائنات ﷺ نے فرمایا:

انا من نور اللّٰہ و کلھم من نوری[1]

"میں اللہ تعالیٰ کے نور سے ہوں اور ہر چیز میرے نور سے ہے"۔

طالب کو چاہیے کہ اس فکر مراقبہ میں زیادہ مشغول ہو یہاں تک کہ ہر چیز میں اللہ

1- حضور پاک ﷺ کی نورانیت کے متعلق ایک اور مشہور حدیث شریف ہے:
اوّلُ ما خلقَ اللّٰہ نُوری۔
"سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جو شئے پیدا فرمائی وہ میرا نور تھا"۔
اس حدیث کے ماخذ درج ذیل ہیں:
امام محمد نیشا پوری نے تفسیر غرائب القرآن جلد ۸ صفحہ ۵۵، امام اسماعیل حقی نے روح البیان جلد ا صفحہ ۵۴۸، علامہ محمد بن عبد الباقی نے زرقانی جلد اول صفحہ ۳۷، شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے مدارج النبوۃ جلد اول صفحہ ۲، علامہ یوسف نبھانی نے جواہر البحار، امام عبد الرحمن ابن جوزی نے بیان المیلاد النبوی صفحہ ۲۴، تفسیر حسینی ۱۴۰، الانوار المحمدیہ صفحہ ۶۴۔ وغیرہ وغیرہ۔



تعالیٰ کا نظارہ کرے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے درخت میں آگ ملاحظہ کی اور اس میں سے آواز آیا "انا ربک"۔ اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتا ہے:

فَلَمَّآ اَتٰهَا نُوْدِیَ یٰمُوْسٰی o اِنِّیْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ۔ (طٰہٰ:۱۳)

"پھر جب آگ کے پاس آیا ندا فرمائی گئی کہ اے موسیٰ! بیشک میں تیرا رب ہوں تو تو اپنے جوتے اتار ڈال"۔

آیت کریمہ سے واضح ہوا کہ آواز کا ظاہر ہونا آگ کی صورت میں تھا۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ سرور کائنات فخر موجودات علیہ وعلیٰ الہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات نے فرمایا:

رأیت ربی فی صورۃ الحُمیرا

"میں نے اپنے رب کو حمیرا یعنی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی صورت میں دیکھا"۔

رأیت ربی فی صورت الامرد

"میں نے اپنے رب کو لڑکے کی صورت میں دیکھا"۔

وما رایت شیئاً الا رؤاللّٰہ فیہ

"ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کا جلوہ دیکھا"۔

پھر اگر یقین والی آنکھ ہو جائے تو تمام موجودات میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کا جلوہ ملاحظہ کرے گا۔ کسی بزرگ نے فرمایا:

در کون و مکاں نیست جُز یک نور
ظاہر شد آں نور بانواع ظہور

کون و مکاں میں فقط ایک نور جلوہ فرما ہے، ہر چیز سے اسی کا نور ظاہر ہوتا ہے۔

## ولایت کبریٰ:

اے عزیز! حق سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن مجید میں امر فرمایا ہے:

وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ۔ (القصص:۷۷)

''اور احسان کر جیسا اللہ نے تجھ پر احسان کیا''۔

بعض علماء نے آیت کریمہ کی تفسیر میں فرمایا ہے: ''خود کی نفی کر کے تمہیں ظاہر کیا، اسی طرح تمہیں چاہیے کہ اپنی نفی کر کے میرا اثبات کرو''۔ اس فکر کو ''ولایت کبریٰ'' بھی کہتے ہیں۔ شیخ کبیر امام العارفین حضرت پیر سائیں روضے دھنی قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس ایک حکایت بیان فرماتے ہیں۔

ایک شخص کو کسی بزرگ نے اسی فکر سے مشغول فرمایا۔ ایک روز وہ شخص اسی فکر میں مشغول ہو کر گھر واپس آ رہا تھا کہ راستہ میں ایک شخص ہاتھی پر سوار ہو کر آ رہا تھا اس نے آواز دے کر اس کو راستہ سے ہٹنے کا کہا لیکن اس نے ہمہ اوست فکر کی وجہ سے راستہ سے نہیں ہٹا اور یہ خیال کیا کہ مالک مالک کو کس طرح ستائے گا لیکن ہاتھی جب قریب آیا تو انہیں اٹھا کر پھینک دیا۔ جب مرشد کی خدمت میں حاضر ہوا تو پورا واقعہ عرض کرنے کے بعد کہا حضرت! اس فکر میں ہاتھی نے مجھے کیوں ستایا؟ ان کے شیخ نے فرمایا: اس وقت تمہیں کوئی آواز آئی تھی؟ عرض کیا: حضرت! ہاتھی سوار نے آواز دے کر ہٹنے کو کہا تھا۔ شیخ نے فرمایا: آواز دینے والا کون تھا، اس کو نہیں پہچانا، اگر پہچان لیتے تو چوٹ نہیں کھاتے۔

اے عزیز! حضور سرور کائنات، فخر موجودات علیہ وعلیٰ آلہٖ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات بھی ہاتھی سوار کی طرح آواز دے رہے ہیں یعنی قرآن وسنت کا پیغام پہنچایا ہے کہ گناہوں سے دور ہو جاؤ، احکاماتِ شریعت پر چلنے کی پابندی کرو، اور جس نے یہ



آواز سن کر عمل کیا تو ان کے لئے بشارت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى۔ (النازعات:۴۰)

''اور (وہ جنہوں نے اپنے) نفس کو خواہش سے روکا تو بیشک جنت ہی (ان کا) ٹھکانہ ہے''۔

اور پھر جنہوں نے اس آفاقی آواز پر توجہ نہیں دی، گناہوں سے باز نہیں آئے، اللہ ورسول کے احکامات کی پیروی نہیں کی تو ایسے لوگوں کے متعلق قرآن مجید فرماتا ہے:

وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ۔ (النساء:۷۹)

''اور جو برائی پہنچے وہ تیری اپنی طرف سے ہے''۔

شیخ الشیوخ امام العارفین حضرت پیر سائیں روضے دھنی قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس اسی معنیٰ کے موافق میں سندھی شعر فرماتے تھے۔

چاری جو چیو کری وگ نہ واریاء ون
تذھن ساریایون جذھن ھاچورن جو ھل ٿیو

اسی مقام پر ''سیر الا اللہ'' مکمل ہوا اور عروج و ''سیر في اللّٰه'' شروع ہوا اور نزول ظاہر ہوا۔ مگر یہ مقام امام المرسلین سید الاولین والآخرین ﷺ کے عشق ومحبت اور کامل متابعت وسنّت کے حصول کے بغیر ناممکن ہے۔ حضرت پیر سائیں روضے دھنی قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس اس متعلق ایک حکایت بیان فرمائی:

ایک دن محبوب سبحانی، قطب ربانی، غوث الثقلین سید عبدالقادر جیلانی قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس عبادت میں مشغول تھے کہ زمین سے آسمان تک تیز روشنی پھیل گئی اور پھر اس روشنی میں سے ایک صورت ظاہر ہوئی جس نے بڑی گرجدار آواز میں آپ سے مخاطب ہو کر کہا:

''اے عبدالقادر! میں تیرا رب ہوں تیری عبادت وریاضت سے خوش

Scanned with CamScanner

ہو کر میں نے تجھ پر فرائض کو معاف کر دیا اور حرام چیزوں کو حلال کر دیا لہٰذا اب جو چاہے سو کر"۔

غوث الثقلین فرماتے ہیں:

"میں نے فکر کیا کہ سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم باوجود اس عالی مرتبہ کے عمر بھر عبادات کے پابند رہے۔ ان کو عبادت کی تکلیف سے معافی نہ ملی تو اور کوئی اس سے کیونکر آزاد ہو سکتا ہے، اس لئے میں نے لاحول پڑھا تو وہ روشنی فوراً غائب ہو گئی اور اندھیرا پھیل گیا، وہ شکل جو ظاہر ہوئی تھی دھواں بن گئی"۔

پھر اس سے آواز آئی:

"اے عبدالقادر! تیرے علم نے تجھ کو بچا لیا"۔

جاتے جاتے شیطان مردود کا آپ پر یہ آخری وار تھا۔ جس کا آپ نے فوری جواب دیا:

"اے مردود! علم نے نہیں بلکہ مجھے تو اللہ تعالیٰ نے بچایا ہے"۔

(طبقات الکبریٰ جلد ۱ صفحہ ۱۲۷۔ قلائد الجواہر صفحہ ۱۱)

معلوم ہوا کہ شیطان کی چالیں پُر فریب ہیں اور وہ اولیائے کاملین کو بھی فریب دینے سے باز نہیں آتا۔ لیکن اولیائے کاملین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و پیروی اور رہنمائی سے ہمیشہ کامیاب و سرخرو ہوتے ہیں۔

## 6۔ فکر اللہ نور السمٰوات:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ...... يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ۔ (النور:۳۵)



"اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق کہ اسمیں چراغ ہے وہ چراغ ایک فانوس میں ہے وہ فانوس گویا ایک ستارہ ہے۔ موتی سا چمکتا روشن ہوتا ہے برکت والے پیڑ زیتون سے جو نہ پورب کا، نہ پچھم کا، قریب ہے کہ اس کا تیل بھڑک اٹھے اگر چہ اسے آگ نہ چھوئے نُور پر نور ہے۔ اللہ اپنے نور کی راہ بتاتا ہے جسے چاہتا ہے"۔

طالب کو چاہیے کہ اس فکر میں مشغول ہو کہ حق تعالیٰ خود بخود ظاہر ہے اور ہر چیز حق تعالیٰ سے ظاہر ہے۔ جیسا کہ روایت میں ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے حق سبحانہ و تعالیٰ سے دریافت کیا کہ اے خدایا! مخلوق کو کیوں پیدا کیا؟ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا:

كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا لَا اُعْرَفُ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ۔

(شجرۃ الکون صفحہ ۴۷ ترکی)

"میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا جسے کوئی نہیں جانتا تھا، اور پھر میں نے یہ چاہا کہ مخلوق کو پیدا کروں تا کہ میں پہچانا جاؤں"۔

گر عشق محمد عیاں کنز نیفتاد
ایں ہر دو جہاں را خلعت بود نمی باد
لَو لَاكَ لَمَا اَظْهَرْتُ الرَّبُوْبِيَّةَ نے شد
اظہارِ عبودیت و ربوبیت کہ شد

"اگر عشق محمدی مخفی خزانہ ہوتا تو دونوں جہانوں کی خلعت نہ پیدا ہوتی۔ اے محبوب! اگر تجھے پیدا کرنا مطلوب نہیں ہوتا تو اپنے رب ہونے کا بھی اظہار نہیں کرتا اور نہ ہی عبودیت و ربوبیت ہوتی"۔

اے عزیز! جب كَنْزًا مَخْفِيًّا (حق تعالیٰ) میں محبت آئی تو بے کنار سمندر وحدت میں جوش آیا اس جوش موج میں لہریں اٹھیں وحدت کے موتی قطروں کی صورت میں

ساحل (عشاق کے قلوب) پر عود آئے۔ ہر ایک قطرہ ذات حق کی صفات کا مظہر تھا۔

کہ جہاں نیست جز یکے معبود
کرداز صد ہزاراں شکل نمود

"دنیا میں ایک کے سوا کوئی نہیں ہے اور ایک ہی کی ہزاروں صورتیں ہیں"۔

ز دریا موج گوناگوں برآمد
ز بیچونی رنگ چوں برآمد

"دریا سے طرح طرح کی موجیں اٹھی، بے مثل سے رنگ مثل آیا تو ذرات سے بعض ذرات اس لباس سے مشرف ہوئے"۔

انہی ذرات قطرات میں سے بعض انسانی صفات کے لباس سے مشرف ہوئے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِيْ أَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ۔ (والتین:۴)

"بیشک ہم نے آدمی کو اچھی صورت پر بنایا"۔

بعض ذرات نے حیوانات کا جسم، بعض نے نباتات، بعض نے جمادات کا اختیار کیا۔ قطرے نے جس صفت کا لباس اختیار کیا اسی صفت کے نام سے موسوم ہوا۔ انسانی لباس اختیار کرنے والوں میں سے دو قسم کے افراد ہوئے۔

1- ایک انبیاء کرام و اولیاء عظام ہیں، خدائی آواز پر خبردار ہیں، قلوب صادق سے ممتاز، جمال خداوندی کی شفقت سے سرشار، احکامات الٰہی کے پابند ہیں۔ اپنی اصل کی جانب پلٹے اور "ہمہ اوست" (تو ہی تو ہے) کو پہچانا اور فرمانبرداری کے سبب بہشت میں پہنچے اور اعلیٰ مقام پر فائز ہوئے۔ اللہ تعالیٰ قرآن عظیم میں فرماتا ہے:



إِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ۔ (التین:٦)

"مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ انہیں بے حد ثواب ہے"۔

2- دوسرے وہ کہ انبیاء کرام و اولیائے عظام کے فرمانبردار تو نہیں بنے، بلکہ اللہ و رسول کے انکاری و کافر بنے اور اپنی اصل سے دور ہو گئے، تعلق توڑنے کے سبب جہنم کے گڑھے میں گرے۔ اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتا ہے:

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ أَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ۔ (التین:٥)

"پھر اسے ہر نیچی سے نیچی حالت کی طرف پھیر دیا"۔

اس کے بعد فرمایا:

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝ (التین:٨)

"تو اب کیا چیز تجھے انصاف کے جھٹلانے پر باعث ہے۔ کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں"۔

اس حضور و فکر کی کمالیت یہ ہے کہ جلالی صفات سے جلالی اسماء کا ذوق اور جمالی صفات سے جمالی اسماء کا ذوق حاصل کرے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ نبی اکرم، صاحب خلق عظیم ﷺ نے فرمایا:

اللّٰهم ارنا الاشياء كما هيه

"الٰہی! مجھے اشیاء کی حقیقت دکھا"۔

## 7- فکر ان اللہ یحول بین المرء وقلبہ:

اللہ سبحانہ و تعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتا ہے:

أَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ۔ (انفال:۲۴)

"اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آدمی اور اس کے دلی ارادوں میں حائل ہو

جاتا ہے"۔

اس فکر کا مراقبہ اس طرح کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے اور میں بغیر پردے کے اللہ تعالیٰ کے حضور میں حاضر ہوں۔

## 8- فکر کل من علیھا فان:

اللہ تعالیٰ قرآن مقدس میں فرماتا ہے:

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ٥ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ٥

(الرحمٰن: ۲۶)

"زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے اور باقی ہے تمہارے رب کا وجہ مبارک عظمت اور بزرگی والا"۔

طالب کو چاہیے کہ (ہر چیز فانی ہے لہٰذا فانی چیزوں کو چھوڑ کر باقی، ہمیشہ رہنے والی ذات کے فکر میں کھو جائے) اپنے خیال کو "ماسوا اللہ" سے آزاد رکھے اور یوں جانے کہ اس ذات کے علاوہ دوسری کوئی چیز نہیں ہے (لہٰذا سب سے توجہ ہٹا کر اس ذات کی طرف لگا دے۔ ماسوا اللہ کا وجود وہم مثل سمجھنا چاہیے) جس کی مثال یوں ہے کہ ایک شخص رات کو کہیں جا رہا تھا کہ راستے میں لکڑی کے ستون اندھیرے کے سبب چور سمجھ کر ڈرنے لگا لیکن جب قریب گیا تو حقیقت واضح ہو گئی۔ اسی طرح ہمارا وہم باطل اور فضول ہے۔ یہی حقیقت ہے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ کے علاوہ کسی کا وجود نہیں۔ "لا" نفی میں بھی اپنے وجود کی نفی (اور ذات حق تعالیٰ کا اثبات ہے)۔

امام العارفین حضرت پیر سائیں روضے دھنی قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس نے فرمایا:

"لاموران ناہ لالاھیندی کنھنی کیی"

"لا" خود کچھ بھی نہیں ہے تو پھر وہ کس چیز کی نفی کرے گی۔



لیکن صفات جمالی اور صفات جلالی کا فرق جاننا ضروری ہے، یہ پہچان ضروری ہے کہ صفت ہادی (ہدایت والی) اور صفت مضل (گمراہی والی) کونسی ہے۔ کیونکہ تمام "صفات الٰہیہ" ہیں۔ ہر حکم، مظہر صفت جمال اور ہادی کا اور ہر نہی مظہر صفت جلال اور مضل کا سمجھنا چاہیے۔ پھر طالب، مظہر صفت ہادی سے ذوق اسم ہادی اور صفت مضل سے ذوق اسم مضل حاصل کرے۔

بس اسی پر اکتفاء کرتا ہوں کہ عقل مندوں کیلئے اس قدر کافی ہے۔ الوقت سیف قاطع۔

## 9- فکر لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم:

"گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو بلند عظمت والا ہے"[1]

---

1- حضرت ابوموسیٰ اشعریٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور پاک ﷺ کے پیچھے تھا اپنے دل میں کہہ رہا تھا لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ تو حضور پاک ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تم کو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ پر رہبری نہ کروں، میں نے عرض کیا: ہاں یارسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا:

وہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ہے۔ (مسلم، بخاری، مشکوۃ باب تسبیح وتحمید)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لاحول ولاقوۃ الا باللہ زیادہ پڑھا کرو کہ یہ جنت کے خزانہ سے ہے۔ (ترمذی)

نبی اکرم، نور مجسم، صاحب خلق عظیم ﷺ نے فرمایا: لاحول ولاقوۃ الا باللہ، ننانوے (99) بیماریوں کی دعا (علاج) ہے جن میں سے ادنیٰ بیماری غم (پریشانی) ہے۔ (بیہقی، مشکواۃ)

حضور پاک ﷺ نے فرمایا:

کیا میں تمہیں وہ کلمہ نہ بتادوں جو عرش کے نیچے سے آیا، جنت کے خزانوں میں سے ہے وہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ہے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے:

میرا بندہ فرمانبردار ہو گیا اور اس نے اپنے کو میرے سپرد کر دیا۔ (بیہقی فی دعوات الکبیر)

طالب کو چاہیے کہ بعد نماز عشاء اور تہجد اس فکر کا مراقبہ کرے اور یہ سمجھے کہ تمام قوت وطاقت (چلنے پھرنے کی ہمت) اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور میں کچھ بھی نہیں ہوں (درمیاں سے ''میں'' کو نکال دے)۔ جب ہر چیز (اسباب) فنا ہے تو وہی ایک ذات باقی ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ۔ (القصص:۸۸)

ہر چیز فانی ہے سوا اس کے وجہ مبارک کے''۔

اس فنا کے حاصل ہونے کے بعد طالب آواز سنے گا لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ (آج کس کی بادشاہی ہے) پھر اس کے فانی جسم سے جواب ملے گا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ۔ (المومن:۱۶)

''ایک اللہ سب پر غالب کی''۔

طالب المولیٰ کو چاہیے کہ ہر حال میں اس فکر وخیال میں خبردار وہوشیار رہے اور کبھی بھی اس فکر سے غافل نہ ہو۔ حدیث شریف میں ہے:

المرءُ يعرف عند المعاملة۔

''آدمی کی معاملہ کے وقت شناخت ہوتی ہے''۔

اس متعلق کسی (شاعر) نے کہا ہے:

منکر ویل نکیر جیی کیو میھر میھر مر کیی۔ (سندھی)

''سوھنی کے پاس جب قبر میں منکر نکیر پہنچے تو ہنس کر میھر میھر پوچھنے لگی''۔

طالب اسی طرح اپنے خیال کو مضبوط ومستحکم کرے کہ غیر کی طرف نہ بھٹکے بلکہ ہر وقت ولمحہ اپنے مالک میں مشغول ہو۔ جس طرح ایک درویش کو کسی نے منہ پر طمانچہ مارا تو بجائے غصہ وناراضگی کے الٹا اس کے ہاتھ کو سہلانے لگا کہ میرے محبوب کے ہاتھ کو تکلیف پہنچی۔

اسی مقام پر طالب کو ''سیر فی اللہ'' حاصل ہوگا اور ''قیامت کبریٰ'' بھی۔ لیکن جمال وجلال کا پہچاننا ضروری ہے۔ کوئی تکلیف واذیت ملے، چاہے سکھ وچین ملے،



اس کو مالک کی طرف سے سمجھنا چاہیے کہ مالک کی مرضی سے ہوا پھر مالک کی رضا پر راضی رہے اور چوں وچرا نہیں کرے۔

سکھ چین آرام وراحت ملنے پر ''الحمد للہ'' کہے اور دکھ تکلیف وبے ادبی سے کوئی پیش آئے تو ''نعوذ باللہ منھا'' کہے۔ آنجا کہ کس است یک حرف بس است:

دانشاں رامی ستاند جان ز جاں
نی انی راہ دفتر و نی از زباں

''عقل مند سینہ با سینہ فیض پاتے ہیں وہ فیض علم باطنی کتاب وزبان سے نہیں حاصل ہوتا''۔

## 10- فکر وتعز من تشآء وتذل من تشآء:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے؛

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ۔ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (آل عمران:۲۶)

''یوں عرض کر: اے اللہ! ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے، ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے، بیشک تو سب کچھ کر سکتا ہے''۔

طالب کو چاہیے کہ اس فکر کے مراقبہ میں اس طرح مشغول ہو کہ عرش اعظم تا نیچے تحت الثریٰ تک جو کچھ بھی ہے ہر چیز کا مالک حق تعالیٰ ہے۔ جس طرح روح انسانی اعضائے جسمانی کا مالک ہے، جس کے حکم سے اعضاء جسمانی حرکت کرتے ہیں۔ اسی طرح حق تعالیٰ کی طاقت وقدرت سے ہر چیز حرکت کرتی ہے۔ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ یعنی جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

Scanned with CamScanner

"اگر بت بنانے والا بت (کے اصل) سے واقف ہوتا تو دین سے خود کیوں گمراہ ہوتا۔ اگر وہ جانتا کہ بت کیا ہے تو وہ جان لیتا کہ بت پرستی ہی میں دین ہے"۔

کسی دوسرے بزرگ نے فرمایا:

ہر سو چشم بکشا دیم

جمال یار می بینم

"جس طرف بھی دیکھتا ہوں جمال یار ہی نظر آتا ہے"۔

اختصار کے پیش نظر اسی پر اکتفاء کیا جارہا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصلواب۔

## 11- فکر اسماء الحسنٰی:

یہ فکر باری تعالیٰ کے ۹۹ اسماء الحسنٰی پر مشتمل ہے اس کا طریقہ یوں ہے کہ جبروتی مکان میں "اللہ" اسم ذاتی "اللہ" ہے۔ اس لئے کہ مکان ملکوتی اور نسوتی میں اس اسم کو ذاتی کہتے ہیں۔ مکان لاھوتی میں اسم ذات "ھو" ہے باقی دیگر اسماء الحسنٰی کے تعلق تخلق وتعبد کو جاننے کے لئے امام العارفین شیخ کبیر حضرت پیر سائیں روضے دھنی قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس کی تصنیف لطیف "شرح اسماء الحسنٰی" کو ملاحظہ کیجئے۔

ہر صفت کسی نہ کسی اسم کا مظہر ہے۔ صفت ہدایہ کا مظہر اسم ہادی اور صفت ضلالت کا مظہر اسم مضل ہے۔ خلوت میں بیٹھ کر اسم ہادی و مضل کا ذوق حاصل کرے۔ اس معنیٰ کو اس طرح سمجھنا چاہیے کہ آدمی کی دو حالتیں ہیں ایک رحم اور دوسری قہر کی۔ اور دونوں ایک دوسرے کی ضد و مخالف ہیں۔ لیکن ایک وجود میں جمع ہیں دونوں جدا جدا ہیں اور بڑا فرق رکھتی ہیں لیکن وحدت میں ایک ہیں۔ جب طالب مراقبہ میں اس فکرو



حضور سے فیض یاب ہوگا تو کیفیت یہ ہوگی کہ شیر و بکری نظر میں ایک ہوگی لیکن شرعی حدود کو محفوظ رکھے گا اور مراتب کی نگرانی کرے گا۔

## 12- فکر فنا فی الشیخ:

طالب کو چاہیے کہ اپنے مرشد کریم میں یقین کامل رکھے اور یہ سمجھے کہ تمام مشائخ میرے مرشد کریم کے سامنے طالب علم ہیں اور سبھی ان سے فیض یاب ہوتے ہیں اور میرے مرشد کامل مکمل ہیں۔ جب اس قدر محبت ہوگی تو پیروی کرنا آسان ہوجائے گی۔ حضرت امام العارفین پیر سائیں روضے دھنی قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس کی زبان گوہر فشاں سے سماعت کیا کہ آپ نے فرمایا: "مرید مرشد کو جس مرتبہ و مقام کا سمجھے گا تو وہ بھی (ایک روز) اسی مقام پر پہنچے گا"۔

جب طالب کو مرشد میں یقین کامل حاصل ہوگیا تو وجود میں فکر فنا فی الشیخ ظاہر ہوگا کہ میں کچھ بھی نہیں جو کچھ ہے میرا مرشد ہے۔ یہ حال اس وقت کمالیت کو پہنچے گا جب اپنا عقل و علم ہر حال میں مرشد کے علم میں فنا ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے۔

المرید کالمیت۔

"مرید مثل میت کے ہے"۔

(جس طرح میت بے بس ہوتی ہے، کوئی بھی حرکت اپنی مرضی سے نہیں کرسکتی بلکہ اس کی اپنی مرضی ہی نہیں ہوتی اور جو کچھ کرنا ہوتا ہے وہ غسل دینے والا ہی کرتا ہے چاہے سیدھا کرے اور چاہے الٹا لیٹا دے۔ مرید بھی اسی طرح مرشد کے سامنے اپنے آپ کو بے بس سمجھے) حضرت شیخ سعدی شیرازی فرماتے ہیں:

اگر شہ روز را گوید شب است ایں

باید گفت ایں کہ ماہ و پرویں

اگر بادشاہ کہہ دے کہ دن نہیں رات ہے تو بادشاہ کی فرمانبرداری کرتے ہوئے کہنا چاہیے کہ یہ چاند اور ستارے ہیں۔

طالب کو چاہیے کہ علم و دانشمندی مرشد کریم کی عطا سمجھے اور جہاں سے بھی علمی و روحانی فائدہ حاصل ہو اس کا ملنا مرشد کریم کی نظر کرم کا صدقہ سمجھنا چاہیے۔ حضرت مرشد مربی پیر سائیں روضے دھنی قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس کی زبان فیض ترجمان سے ایک حکایت سماعت کی کہ آپ نے فرمایا؛

ایک شخص چور تھا۔ جس نے کسی بادشاہ کے شہر سے چوری کر لی تھی کہ صبح کو بادشاہ بھی شکار کے لیے شہر سے نکل کر جنگل کی جانب رواں دواں ہوا وہاں اپنے ساتھیوں سے کہا کہ کوئی شکار کسی کو نظر آئے وہ اس کے پیچھے لگے ساتھیوں کی فکر نہ کرے۔ اتفاق سے بادشاہ جس کو ہرن سمجھ کر اس کے پیچھے لگا وہ وہی چور تھا جس نے بادشاہ کے شہر سے چوری کی تھی۔ چور جب بھاگنے میں ناکام ہوا تو چوری کا سامان چھپا کر درخت کے سایہ میں بغیر وضو کے نفل میں کھڑا ہو گیا۔ بادشاہ نے چور کو نماز میں دیکھ کر اسے ولی اللہ سمجھ کر اسکی تعظیم بجالائے، گھوڑے سے اتر کر زیارت کی غرض سے مٹی پر بیٹھ گیا لیکن چور ڈر کے مارے نفل کو طویل کیا۔ بہر حال نفل سے فارغ ہو کر دعا مانگی تو بادشاہ قدم بوسی کے لئے آگے بڑھا لیکن چور نے اسے آگے بڑھنے سے منع کیا اور اس کے اردگرد گول دائرہ کھینچ کر کہا کہ یہاں سے نہیں اٹھنا۔ چھپا ہوا چوری کا مال نکال کر بادشاہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر چلا گیا۔ کچھ دیر کے بعد بادشاہ کا بیٹا وزیر اور ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے اور بادشاہ سے اٹھنے کو کہا لیکن بادشاہ نے صاف منع کر دیا کہ ”مجھے میرا مرشد یہاں بٹھا کر گیا ہے لہٰذا اس کی اجازت کے بغیر نہیں اٹھوں گا“۔ بادشاہ کا صاف انکار سن کر انہیں تنہا چھوڑ کر سب چلے گئے۔

کچھ روز کے بعد (اس سچے طالب کے پاس) نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے



حکم سے امیر المومنین سیدنا علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا اور انہوں نے بادشاہ کو تلقین کر کے فیض یاب کیا۔ اور فرمایا کہ تمہیں مطلوب مل گیا لہٰذا اپنے شہر واپس چلے جاؤ۔ اس نے عرض کیا کہ اپنے مرشد کے امر کے بغیر نہیں اٹھوں گا۔ انہوں نے فرمایا: تیرا مرشد چور ہے۔ اس نے عرض کیا۔ میں ساری عنایات انہیں کی سمجھ رہا ہوں ورنہ اس کے قبل آپ کبھی بھی میرے پاس تشریف نہیں لائے تھے یہ انہیں کی نظر کرم ہے کہ آپ اس قدر مجھ پر مہربان ہیں اور ایسے مرشد سے میں بداعتقاد کیسے ہو سکتا ہوں۔ حضرت علی واپس چلے گئے تو پھر خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم نے اس کو سمجھانے کے لئے تشریف لے آئے لیکن وہ نہیں مانے۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت خضر علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ جا کر چور سے ملاقات کر اور انہی مقام ولایت ہر فائز کر۔ اس کے بعد چور بادشاہ کے پاس تشرف لے آیا اور انہیں اٹھا کر فرمایا کہ تیرا مقصود تجھے مل گیا اب اپنے شہر چلے جاؤ تمہارے مضبوط و مستحکم ارادہ کی وجہ سے نہ فقط تم فیض یاب ہوئے بلکہ میں بھی چور سے ولی بن گیا ہوں۔

(اس حکایت کا مقصد روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ مضبوط و مستحکم ارادہ کی وجہ سے بندہ ناقص سے بھی فیض حاصل کر سکتا ہے اس لئے، سچے مرید کو چاہیے کہ مرشد کامل کے متعلق ذرا سی بھی لچک دل میں نہیں آنے دے۔

خدانخواستہ اگر کسی مرید نے مرشد میں نقص ڈھونڈنے کی کوشش کی یا پھر عقیدت میں کمی لائے تو فیض باطنی سے محروم رہے گا۔ ہاں یقین عقیدت و محبت میں جس قدر دل لبریز ہو گا۔ منازل و مقامات بھی اسی قدر جلد سرعت کے ساتھ طے کرے گا۔

حضرت پیر سائیں روضے دھنی قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس کی زبان گوہر افشاں سے سماعت کیا تھا کہ آپ نے فرمایا:

”بانھیی کری گیگھ سائین کرے سیگھ“۔ (سندھی)

اگر باندی مکر کرتی ہے تو ان کا مالک ان کے کام میں جلدی کرتا ہے۔

Scanned with CamScanner

یعنی بندہ اگر اللہ تعالیٰ کی راہ میں فکر کرتا ہے تو بھی اپنے حصہ سے خالی نہیں جاتا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر مرید یقین کامل کو پہنچا ہوا ہے تو مرشد کو بھی مرید سے فائدہ پہنچے گا۔ یہ فکر کمالیت کو پہنچے گا تو دل کے اندر فیض حاصل ہوگا۔ جب اس فکر سے فائدہ حاصل ہو تو پھر فنا فی الرسول میں مشغول ہو۔ بقول شاعر

جو ہو ذوق یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

## 13- فکر فنا فی الرسول:

طالب اس فکر میں اپنی نفی کرے اور سرور کائنات فخر موجودات علیہ وعلیٰ آلہٖ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات کو حاضر سمجھے۔ اس فکر میں کمالیت تب حاصل ہوگی جب حضور پاک ﷺ کی ظاہری باطنی قولی فعلی کامل متابعت و پیروی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتا ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران:۳۱)

"اے محبوب! تم فرمادو کہ لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا"۔

پھر جو حضور پاک ﷺ کی متابعت کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ٹھہرے گا۔ اس سلسلہ میں حضرت مرشد مربی پیر سائیں روضے دھنی قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس کی زبان گوہر فشاں سے سماعت کیا تھا کہ آپ نے فرمایا:

"معشوق اپنے محبوب کے ناک کی مثل کسی کا ناک دیکھ کر خوش ہوتا ہے کیونکہ اس سے اس کے محبوب کی یاد وابستہ ہے"۔

نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے جو محبوب کی ادا اپنائے گا وہ بھی محبوب بن جائے گا۔ ولایت، نبوت کا نور ہے اس لئے ولایت کا حصول بھی نبی اللہ کے وسیلہ جلیلہ



کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ جو شخص جس قدر متابعت و محبت میں مستحکم رہے گا اس قدر مقام و مرتبہ بھی بلند و بالا پائے گا۔[1]

## 14- فکر فنا فی اللہ:

واضح ہو کہ یہ حال اس وقت حاصل ہوگا جب اپنی ناپسند بات اپنی پسند و مرضی سے بڑھ کر اچھی لگے۔ کیونکہ طبیعت کے ناموافق بات اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ارادہ ہوتا ہے اور موافق بات نفس کا ارادہ ہوتا ہے۔ اسی کے متعلق کسی نے کیا خوب فرمایا:

نامرادی دجی نجهری پیهیی پیچ الله
چنو ربانیی راه مردان مخفیی کیو

طالب المولیٰ کو چاہیے کہ اپنے باطن میں اپنے وجود کے وہم کی نفی کرے اور اللہ تعالیٰ کا اثبات کرے اور یہ ذہن بنالے کہ جو یہ موجودات ہے اسی کا ہے۔ یہ فکر اس وقت کمالیت کو پہنچے گا جب مالک کی رضا و قضا سے متفق و موافق ہو اور اپنی نہیں چلائے۔ اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتا ہے:

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (البینة:۸)

---

1- حضرت قبلہ عالم مرجع انام، امام العارفین حضرت پیر سائیں روضے دھنی قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس جب فنا فی الرسول ﷺ کے مقام پر پہنچے تو بشریت کا سایہ گم ہو گیا تو شریعت پاک کے احترام میں آپ نے حویلی کے حجرے میں قیام فرمایا اور باہر (عوام میں) تشریف نہیں لائے۔ یہ کیفیت فقط دو دن رہی اس کے بعد آپ حجرے سے نکل کر باہر تشریف لے آئے۔ حضرت خلیفہ محمود نظامانی نور اللہ مرقدہٗ تحریر فرماتے ہیں:

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی دہلوی کے مناقب میں ہے کہ آپ جب فنا فی الرسول ﷺ کے مقام پر پہنچے تو یہ مقام آپ نے چار ماہ میں طے فرمایا اور چار ماہ حجرے سے باہر نہیں آئے۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت پیر سائیں کے روحانی پرواز کی رفتار تمام تیز تھی۔ جو مقام خواجہ صاحب نے چار ماہ میں حاصل کیا وہ حضرت امام العارفین نے صرف دو دن میں پالیا تھا۔ سبحان اللہ! (تفصیل کیلئے راقم کا مقالہ: آفتاب ولایت) (مترجم)

Scanned with CamScanner

"اللہ ان سے راضی اور وہ اُس سے راضی ہیں"۔

جب اس فکر میں کمالیت حاصل ہو تو پھر "مجلس نبوی" ﷺ کے فکر میں مشغول ہو۔

## 15- فکر مجلس چہار یار نبوی:

واضح ہو کہ انسان کامل "ام الکتاب" (کتابوں کی ماں) ہے اور دونوں جہاں "کتاب مبین" ہیں جو کچھ کتاب مبین میں مرقوم ہے ان کا "سیر ام الکتاب" میں کیا جا سکتا ہے۔ مجلس چار یار نبوی کا فکر اس طرح کرے کہ اخفیٰ میں حضور کریم ﷺ کے نور کا تصور کرے، خفی میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نور کا، سری میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نور کا، روحی میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے نور کا، قلبی میں حضرت علی المرتضیٰ شاہ رضی اللہ عنہ کے نور کا تصور کرے۔

اس فکر کی کمالیت یہ ہے کہ چاروں بزرگوں کو ایک مجلس میں حاضر سمجھے اور قلب کے فکر سے ان کے حضور کا ذوق حاصل کرے۔

## 16- فکر مجلس پنج تن پاک:

اس مجلس کا فکر اس طرح ہے کہ اخفیٰ میں حضور کریم ﷺ کے نور کا تصور، خفی میں حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے نور کا، سری میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے نور کا، روحی میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے نور کا، قلبی میں حضرت امام حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہ کے نور کا تصور کرے۔ اس فکر کی کمالیت یہ ہے کہ ان پانچوں بزرگوں کے نور کو ایک مجلس میں منور دیکھے۔

## 17- فکر مجلس انبیاء اولوالعزم علیہم السلام:

اس فکر کا طریقہ یہ ہے کہ

1- لطیفہ نفسی زیر قدم حضرت آدم علیہ السلام ہے ان کا علم خلق و رزق کی صفت سے



ہے اور ان کے نور کا رنگ پیلا ہے۔

2- لطیفہ قلبی زیر قدم حضرت ابرہیم علیہ السلام کے ہے۔ ان کا علم صفت بصیر یعنی دیکھنے کے ہے۔ ان کے نور کا رنگ مثل سرخ یاقوت کے ہے۔

3- سری زیر قدم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہے۔ ان کا علم شیونات کے متعلق ہے۔ ان کے نور کا رنگ سبز ہے۔

4- روحی زیر قدم حضرت نوح علیہ السلام کے ہے۔ ان کا علم صفت سمع یعنی سماعت متعلق ہے۔ ان کے نور کا رنگ ہلکا پیلا ہے۔

5- خفی زیر قدم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہے۔ ان کا علم سلبی ہے اور ان کے نور کا رنگ کتھئی ہے۔

6- اخفیٰ زیر قدم حضور پُرنور سید عالم ﷺ کے ہے۔ ان کا علم پوری کائنات موجودات کو شامل و ظاہر ہے کیونکہ تمام کائنات کو انہی کے نور مبارک سے وجود ملا ہے۔

جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

انا من نور اللہ و کلھم من نوری۔

"میں اللہ تعالیٰ کے نور سے ہوں اور تمام مخلوقات میرے نور سے ہے"۔

آپ ﷺ کے نور کا رنگ سیاہ ہے۔

اس فکر کی کمالیت یہ ہے کہ مذکورہ انبیاء کو ایک مجلس میں یکجا دیکھے گا۔

## 18- فکر اربعہ عناصر:

اللہ تعالیٰ کائنات کو چار عناصر سے (i) مٹی (ii) پانی (iii) ہوا (iv) آگ سے بنایا ہے۔ طالب کو اس طرح سمجھنا چاہیے کہ پوری موجودات انہی چار عناصر سے وجود میں آئی ہے اور ان عناصر کا وجود نور سے ہے۔ لہٰذا کائنات کی اصل نور ہے۔ چار عناصر

Scanned with CamScanner

صفت ذات کے مرتبہ میں ہیں۔ان کو صفت ذات سے پہچاننا چاہیے۔ان اربعہ عناصر کو بغیر فرق وجدائی کے تصور کرنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انبیاء کرام علیہم السلام کے متعلق فرمایا ہے:

لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ۔(البقرۃ:۲۸۵)

''ہم اس کے کسی رسول پر (ایمان لانے میں) فرق نہیں کرتے''۔

لیکن ظاہر میں (و مرتبہ کے لحاظ سے) فرق ہے۔حضرت آدم علیہ السلام میں خاکی عنصر کا غلبہ تھا۔حضرت ابراہیم علیہ السلام پر عنصر بادی کا غلبہ تھا۔حضرت نوح علیہ السلام پر عنصر آبی کا غلبہ تھا۔حضرت موسیٰ علیہ السلام پر عنصر آتشی کا غلبہ تھا اور ہمارے آقا و مولیٰ سید عالم محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نور کا غلبہ تھا اسی لئے آپ کا سایہ نہیں تھا۔اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اپنے محبوب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم متعلق فرمایا:

قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ۔(المائدہ:۱۵)

''بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا''۔

## 19- فکر عالم امر و عالم حق:

واضح ہو کہ دو جہاں کو ملک وملکوت، بحر و بر، شہادت و غیب، ظاہر و باطن بھی کہتے ہیں۔عالم امر پانچ (i) قلبی (ii) سری (iii) روحی (iv) خفی (v) اخفی ہیں۔عالم خلق بھی پانچ (i) مٹی (ii) پانی (iii) ہوا (iv) آگ (v) لطیفہ نفسی ہیں۔

خالق جہاں نے دونوں جہانوں میں سے دیگر جہانوں کو تخلیق کیا ہے۔جہانوں میں اختلاف ہے بعض کم اور بعض زیادہ بتاتے ہیں۔لیکن تمام جہاں ان دو جہاں میں بند ہیں۔عالم خلق اور عالم امر کا ''انسان کامل'' میں اس طرح موجود ہے کہ انسان کامل کے ناف کو عرش کہتے ہیں اور ناف کے اوپر عالم امر ہے اور ناف کے نیچے عالم خلق ہے۔



اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتا ہے:

اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ۔(الاعراف:۵۴)

''سن لو! اسی کے ہاتھ ہے پیدا کرنا اور حکم دینا، بڑی برکت والا ہے اللہ رب سارے جہاں کا''۔

واضح ہو کہ صفت جلال کا تعلق عالم خلق سے اور صفت جمال کا تعلق عالم امر سے ہے۔ان دونوں کا فرق اس طرح جاننا چاہیے کہ عالم خلق وہ ہے جو کہ کثرت میں آیا اور عالم امر وحدت میں ہے۔

وہ شخص جس نے اپنی ہستی کو مٹا دیا وہ عالم امر سے ہے۔جیسا کہ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہر کہ در کان نمک رفت نمک شد

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں انسان کے مقام و مرتبہ متعلق فرمایا:

وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰھُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ۔(بنی اسرائیل:۷۰)

''اور بیشک ہم نے اولاد آدم کو عزت دی اور ان کی خشکی و تری میں''۔

اے طالب! تمام مخلوقات عالم خلق میں داخل ہے اور انسان کامل وہ ہے جو کہ پستی سے اٹھ کر عالم امر میں داخل ہو، اور (صحیح معنوں میں) بندہ بھی اس وقت بنتا ہے۔

بس اسی پر اکتفاء کرتا ہوں جو کہ ناقص کو سمجھ میں آیا، اس کو تحریر کیا ہے، عقلمندوں کیلئے اشارہ کافی ہے۔ثم الکتاب بعون الوھاب۔

فقیر سراپا معصیت زین العابدین راشدی اس گنجینہ معرفت، مخزن ہدایت، سراپا برکت، گنج راشدیہ، خزینہ علم و عرفان سے حضرت مخزن علوم سبحانی، معدن فیوض ربانی، حضرت پیر سائیں جھنڈے دھنی اول قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس کی روحانی امداد و نصرت سے آج ترجمہ و حواشی سے فارغ ہوا۔اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور میرے

Scanned with CamScanner

لئے کفارہ سیئات وصدقہ جاریہ بنائے جو صاحب اس سے فائدہ اٹھائے وہ مجھ گنہگار کی مغفرت کی دعا کرے۔

وصلی اللّٰہ تعالٰی علیٰ خیر خلقه و نور عرشه وزینة فرشه وقاسم رزقه حبیبه سیدنا محمد وآلہٖ واصحابه اجمعین، برحمتك یا ارحم الراحمین۔

| | |
|---|---|
| ۵ محرم الحرام ۱۴۲۷ھ | مترجم ومحشی |
| ۴ فروری ۲۰۰۶ء | سید محمد زین العابدین راشدی |
| بروز ہفتہ | آستانہ قادریہ راشدیہ قاسمیہ |
| ۳۵-۳ | شادمان ٹاؤن ملیر کراچی ۳۷ |



# معرفت کی باتیں

امام العارفین، آفتاب ولایت، تیرھویں صدی کے مجدد حضرت پیر سائیں روضے دھنی قدس سرہٗ الاقدس (خانقاہ راشدیہ پیر جوگوٹھ) کی تعلیمات یا تو فارسی میں لکھی ہوئی قلمی ذخیرہ میں یا پھر سندھی کتب میں پھیلی ہوئی ہے جس کی وجہ سے سینکڑوں اردو خواندے اس سے استفادہ نہیں کر سکتے۔ اس لیے حضرت پیر سائیں کی ملفوظات شریف میں سے بعض موتیوں کو تلاش کر کے یہاں اردو میں پیش کر رہا ہوں۔ اُمید ہے کہ اہلِ محبت کو روحانی لذت حاصل ہوگی۔

## مرشدِ کامل:

آپ نے فرمایا: ''مُرشد عالم اَمر اور عالم خلق کا جامع ہوتا ہے۔ غیب کے خزانہ میں سے راز نکال کر عالم خلق میں طالبانِ حق کے سامنے ظاہر کرتا ہے۔ عشق اور شوق کی آگ طالبانِ حق کے سانس کی نسوں میں ڈال کر انہیں عالمِ امر کی جانب لے جاتا ہے''۔ (ملفوظات شریف پیر سائیں روضے دھنی جلد5 صفحہ 270)

## مرشد کی مثال:

فرمایا: ''مرشد کنویں کی مثال ہے اور اس کا پانی خدا تعالیٰ کے نور کی طرح ہے۔ مرید ڈول کی طرح اور اس کا ارادہ ڈور کی طرح ہے۔ اگر ڈول کو ڈور سے کنویں میں ڈبو دیا جائے تو پانی سے بھر کر آئے گا''۔ (ملفوظات شریف پیر سائیں روضے دھنی جلد5 صفحہ 293)

**قناعت:**

فرمایا: "القناعت ترك الطمع والجمع۔ یعنی قناعت یہ ہے کہ مانگے نہیں، اگر خود دے تو روکے نہیں اور جمع نہ کرے"۔ (ملفوظات شریف پیر سائیں روضے دھنی جلد 5 صفحہ 311)

**فقیر:**

فرمایا: "الصبر مفتاح الفرج۔ (صبر خوشی کی چابی ہے) فقیر وہ ہے جو کہ بدلہ نہ لے اور کرامت سے نہ ڈرائے بلکہ اللہ عزوجل کی رضا پر راضی رہے"۔

**دعویٰ:**

فرمایا:

"دعویٰ، ہستی میں ہوتی ہے۔ جس کو حق کی معرفت ہوگی وہ دعویٰ نہیں کرے گا"۔ (ملفوظات شریف پیر سائیں روضے دھنی جلد 5 صفحہ 376)

**رضا:**

آپ کی حویلی شریف میں جب کوئی فوت ہوتا تو آپ کا یہ کمال تھا کہ آپ بالکل نہیں روتے تھے (ویسے اللہ تعالیٰ کی طلب ذوق ومحبت میں شب وروز گریہ فرماتے تھے) اور آپ کی پاک بیبیاں بھی اپنے بیٹے کی فوت پر نہیں روتی تھیں لیکن بعض بیبیوں کو بشری تقاضا مطابق آنکھوں میں آنسو آجاتے تو آپ اس پر فرماتے کہ جس کی آنکھوں میں بغیر رونے کے بھی آنسو آئے ان کو بھی رضا اور تسلیم نہیں ہے۔ صاحب رضا وہ ہے جو کہ ہرگز فوتی پر نہیں روئے"۔ (ملفوظات شریف پیر سائیں روضے دھنی جلد 5 صفحہ 303)

**یادِ حق:**

آپ نے ایک بار فارسی کا شعر پڑھا:



ہر خیال غیر حق را دزد داں
ایں ریاضت سالکاں را فرض داں

"یادِ حق کے سوا جو خیال پیدا ہوا اسی کو چور سمجھنا، سالکین کیلئے یہ عبادت فرض ہے"۔ (ملفوظات شریف پیر سائیں روضے دھنی جلد 5 صفحہ 157)

**آزمائش:**

حضرت امیر المؤمنین سید علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اگر بادشاہ غلام کی آزمائش لے تو درست ہے لیکن غلام کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ بادشاہ سے امتحان لے۔ اسی طرح رب کریم کی آزمائش لینا انتہائی بے ادبی ہے"۔ نعوذ باللہ تعالیٰ منھا

(ملفوظات شریف پیر سائیں روضے دھنی جلد 2 صفحہ 27)

**مُسَبِّبُ:**

فرمایا: "جس کی نگاہ سبب پر ہوگی جب سبب ملے گا تو ہرہ بھرا رہے گا اور اگر نہیں ملا تو مایوس ہوجائے گا۔ اسی طرح جس کی نگاہ مُسَبِّبُ (مالک) پر ہوگی وہ ہمیشہ تروتازہ وشاداب رہے گا"۔ (ملفوظات شریف پیر سائیں روضے دھنی جلد 5 صفحہ 265)

**فنا:**

ایک مرتبہ آپ سے دریافت کیا گیا کہ فنا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہیں کر کے دکھا رہا ہوں، پھر آپ چادر لپیٹ کر لیٹ گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ اندر سے جسم مبارک ایسا تحلیل ہوگیا کہ فقط چادر ہی نظر آرہی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد وجود مبارک ظاہر ہوا۔ آپ نے چہرہ مبارک سے چادر ہٹا کر فرمایا: "فنا اس کو کہتے ہیں"۔

**برداشت:**

ایک بار فرمایا: حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہٗ کے پاس ایک شخص

Scanned with CamScanner

بیعت ہونے کی غرض سے آیا۔ آپ نے انہیں فرمایا: ''شہر کے دروازے پر شام کے وقت انہیں ایک بوڑھا لکڑہارا ملے گا جس کے سر پر لکڑیاں رکھی ہوں گی، دن بھر کا تھکا ہوا جسم پسینہ سے شرابور ہوگا اس کو دیکھ کر مُکا مارنا پھر وہ تمہیں جو کچھ کہے ہمیں آکر بتانا''۔

اس آدمی نے مذکورہ اوصاف کے آدمی کو دیکھا تو ترس آگیا کہ بزرگ کو کیسے ماروں؟ لیکن حکم تھا لہٰذا مجبوراً مُکا مار کر بھاگ گیا اور وہ بزرگ اس کے پیچھے لڑکھڑاتا ہوا بھاگا بالآخر اس کو پکڑ کر ان کے ہاتھوں کو صاف کرتے ہوئے کہا کہ میں مٹی اور پسینہ میں لت پت ہوں اس لیے مکا مارنے کی وجہ سے تیرے ہاتھ خراب ہوگئے ہیں۔ یہ سن کر وہ آدمی شرم سے پانی پانی ہوگیا کہ مجرم میں، معافی مجھے مانگنی چاہیے اور غصہ انہیں کرنا چاہیے لیکن الٹا وہ مجھ سے معافی چاہ رہے ہیں۔

خواجہ صاحب کے پاس آکر اس آدمی نے پورا ماجرا بیان کیا تو آپ نے فرمایا: لکڑہارا میرا مرید ہے، اس جتنی قوت برداشت ہے تو پھر تجھے مرید کرتا ہوں۔ اس نے کہا: اس قدر برداشت مجھے نہیں۔ (ملفوظات شریف پیر سائیں روضے دھنی جلد 5 صفحہ 303)

## عارف کی نماز:

سندھ کے ایک عارف کو کمر میں اس قدر مستقل درد لاحق تھا کہ ان سے بیٹھا نہیں جاتا تھا بلکہ وہ لیٹے ہی رہتے تھے لیکن جب نماز کا وقت ہوتا تو انہیں دو خادم سہارا دے کر صف میں کھڑا کردیتے اور جیسے ہی وہ بزرگ تکبیرِ تحریمہ یعنی اللہ اکبر کیلئے ہاتھ اٹھاتے تو یہ دونوں سہارا ہٹا دیتے اور وہ بغیر سہارے کے آرام وسکون سے نماز ادا فرماتے جیسے ہی نماز سے فارغ ہوتے اس دنیا میں واپس آتے، پھر دوبارہ وہی کنڈیشن، وہی درد۔



نماز عابداں رکوع و سجود است
نماز عارفاں ترک وجود است

(ملفوظات شریف پیر سائیں روضے دھنی جلد 2 صفحہ 10)

## ولی کامل کی شناخت:

ایک بار فرمایا: ''ولی کامل وہ ہے جن کی خدمت عالیہ میں خواتین وحضرات موجود ہوں لیکن (ولی کے تصرف کی وجہ سے) دونوں کو ایک دوسرے کی خبر نہ ہو اور تمام جماعت اللہ تعالیٰ کی جانب رجوع ومحو ہو''۔

حضرت خلیفہ محمود نظامانی قدس سرہٗ رقمطراز ہیں کہ یہ کمال حضرت پیر سائیں کی صحبت بابرکت کا تھا کہ نہ عورت کو مرد کا پتہ اور نہ ہی مرد کو عورت کی خبر ہوتی تھی، دونوں جماعتیں آپ کے دیدار فرحت آثار میں گم ہوتے تھے''۔

(ملفوظات شریف پیر سائیں روضے دھنی جلد 5 صفحہ 48)

حضرت پیر سائیں روضے دھنی قدس سرہٗ نے طالبان حق کو عشق الٰہی کا وہ جام پلایا تھا کہ ہر ایک اپنی مستی میں کھویا ہوا تھا، فنافی الشیخ کے مقام سے سرفراز تھا، نہ فقط مرد حضرات اس مقام ومنزل پر فائز تھے بلکہ خواتین بھی سرفراز ہیں۔ کیونکہ وہ خواتین و حضرات رسمی مرید نہیں تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کے ذاکر اور شب خیز پرہیزگار جماعت تھی۔

علیہ الرحمۃ واسعۃ

## بیعت ہونے کا حکم:

ایک بزرگ خواب میں حضرت پیرانِ پیر دستگیر غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی زیارت سے مشرف ہوا تو سرکار غوثِ اعظم نے انہیں حضرت امام العارفین پیر سائیں روضے دھنی رضی اللہ عنہ سے بیعت ہونے کا حکم دیا۔ (ملفوظات شریف پیر سائیں روضے دھنی جلد 2 صفحہ 20)

Scanned with CamScanner

## سخاوت:

حضرت پیر سائیں کا دستور مبارک تھا کہ آپ کی خدمت میں کوئی شخص باندی یا غلام پیش کرتا تو قبول کرتے اور پھر اسی وقت انہیں تحفہ تحائف دے کر آزاد فرما دیتے تھے۔ (ملفوظات شریف پیر سائیں روضے دھنی جلد 5 صفحہ 329)

## بے خوفی:

حضرت پیر سائیں بعد نمازِ مغرب ذکر شریف سے فارغ ہو کر معمول کے مطابق سورہ یٰسین شریف کی تلاوت فرماتے تھے۔ ایک روز تلاوت کر رہے تھے کہ اچانک محراب مسجد میں سے ایک سانپ نمودار ہوا جو کہ آپ کی ماڑی پر چل کر نیچے اتر کر واپس جا رہا تھا کہ فقیروں نے مار ڈالا لیکن آپ کے معمولات میں کوئی فرق نہیں آیا بلکہ آپ موئے برابر بھی نہیں ہلے۔ بلکہ اسی طرح دیدارِ یار میں محو تھے۔ سبحان اللہ تعالیٰ۔

(ملفوظات شریف پیر سائی روضے دھنی جلد 5 صفحہ 114)

معلوم ہوتا ہے کہ سانپ، حضور پاک صاحبِ لولاک ﷺ کے لختِ جگر کی زیارت کیلئے آیا تھا۔

## عاجزی:

ایک بار حضرت پیر سائیں نے دعا میں نہایت عاجزی سے عرض کیا: ”اے خدا! اِن طالبانِ حق (مریدین کی جانب اشارہ) کی جماعت کے وسیلہ سے مجھے بخش دے“۔ (ملفوظات شریف پیر سائیں روضے دھنی جلد 5 صفحہ 375)

ایک بار مرید کے پاؤں تلے آپ کی چادر مبارک آ گئی (وہ شرمندہ ہوئے) لیکن آپ نے فرمایا: ”طالبانِ خدا کی خاکِ پائے مجھے بہت پسند ہے“۔

(ملفوظات شریف پیر سائیں روضے دھنی جلد 5 صفحہ 380)



## نفس کی مخالفت کیسے کی جائے:

حضرت پیر سائیں روضے دھنی کے ساتھ ایک مرید کا مکالمہ درج ذیل ہے:

**مرید:** حضرتا! کیا وجہ ہے کہ بعض فقراء ذکر شریف کی تلاوت بھی زیادہ کرتے ہیں اور آپ کی خدمتِ عالیہ میں بھی زیادہ آتے رہتے ہیں لیکن باطنی فیض کا اثر ان میں نہیں نظر آتا۔

**مرشد:** بھائی! فقط ذکر تو ملاً بھی کرتے ہیں اور باقی رہا آنے جانے کا سوال تو قاصد (ڈاکیا) بھی شب و روز اسی میں مصروف رہتے ہیں۔

**مرید:** حضرتا! پھر اصل وجہ کیا ہے؟

**مرشد:** اللہ تعالیٰ سے واصل ہونے کیلئے نفسانی خواہشات کا کچلنا ضروری ہے لیکن لوگ اس جانب توجہ ہی نہیں دیتے۔ اسی وجہ سے اصل مقصد سے محروم ہیں۔

**مرید:** حضرتا! نفسانی خواہشات کو کچلنے کا کیا طریقہ ہے؟

**مرشد:** مرشد کی صورت کو ہر وقت خیال میں رکھنا۔

**مرید:** حضرتا! مرشد کریم کی صورت کو ہر وقت خیال میں رکھنے کا کیا طریقہ ہے؟

**مرشد:** مرشد سے زیادہ صحبت کرنے سے جو کہ کبریت احمر اور اکسیر بے نظیر ہے۔

(ملفوظات شریف پیر سائیں روضے دھنی جلد 2 صفحہ 19

روحانی فیوض و برکات کے حصول کیلئے ضروری ہے کہ نفس سے جنگ کرے لیکن تن تنہا یہ جنگ نہیں جیت سکتا لہٰذا مرشد کامل سے بیعت ہونے کے بعد اس کی کثرت سے صحبت اختیار کر کے، ان کی عادتیں اپنائے، ظاہر میں تعلیم و تربیت حاصل کرے اور باطن میں صورتِ مبارک کو اپنے دل و دماغ پر نقش کرے، مرشد کی اداؤں کو اپنے اندر سمیٹنے کی کوشش کرے تا کہ صورت مبارکہ تمام خیالات پر حاوی اور اثر انگیز ہو جائے

تو نفسانی خواہشات گُھٹ گُھٹ کر مر جائیں گی۔ جب نفسانی خواہشات کا قلع قمع ہوگا تو پھر ذکر اذکار سے جلد از جلد ترقی حاصل ہوگی۔

## قلبِ سلیم:

فرمایا: ”قلب سلیم والا وہ ہے جو کہ گمراہی سے سلامت رہا، دوسری طرف یعنی اِدھر اُدھر دیکھنے سے پرہیز میں رہا کیونکہ یہ تمام چیزیں (گمراہی اور آنکھوں کو آزاد رکھنا) آفات ہیں۔ ان سے بڑے بڑے بزرگوں نے اپنے کو بچایا ہے اور چھوٹے بزرگوں سے بھی ان چیزوں کے ذریعہ آزمائش لی گئی ہے“۔

(مکتوبات شریف پیر سائیں روضے دھنی صفحہ 475)

## شب بیداری:

فرمایا: اے دوست! اگر ریاضت غیر اختیاری حاصل نہ ہو تو اختیاری بھی بہتر ہے، کیونکہ جب تک محنت نہیں کرو گے تو لذت نہیں چکھو گے اس لیے شب بیداری کی زیادہ کوشش کرو کہ اس میں تمام زیادہ (فائدہ) ہے۔

صحت وجوع و سحر عزلت ذکر مدام
ناتمام ماں جہاں را بکند تمام

ناچیز

زین العابدین راشدی    10-1-2006



# عشق ہی عشق

تحریر: صاحبزادہ سید محمد زین العابدین راشدی

راہِ طریقت میں عشق سے سیراب ہو کر قدم رکھیں برسوں کا سفر منٹوں میں طے ہوگا عشق میں برق بجلی جیسی طاقت ہے جو کہ راستے کی دشواریوں میں بھٹکنے نہیں دیتی بلکہ سُرعت کے ساتھ منزل تک پہنچاتی ہے۔

۞ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اشد حبا للّٰہ۔ (البقرہ:۱۶۵)

”وہ لوگ جو ایمان والے ہیں وہ اللہ کے ساتھ سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں“۔

۞ ”اے محبوب! فرما دیجئے کہ اے لوگو! اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے تمہارے بھائی تمہاری بیویاں تمہارا کنبہ تمہاری کمائی اور وہ تجارت جس کا تمہیں اندیشہ ہے اور ان میں سے تمہاری پسند کے مطابق کوئی بھی تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے کی نسبت زیادہ محبوب ہے تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا عذاب نازل کرے اور اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا“۔ (التوبہ:۲۴)

اِن ارشاداتِ الٰہی سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ وہ شخص مومن نہیں جو اللہ تعالیٰ اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کائنات کی ہر چیز سے زیادہ محبت نہیں کرتا۔

اگر ہو عشق تو ہے کفر بھی مسلمانی
نہ ہو تو مردِ مسلماں بھی کافر و زندیق (اقبال)

عشقِ الٰہی عشقِ مصطفیٰ ﷺ پر منحصر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اے میرے محبوب! لوگوں سے فرما دیجئے کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو میری متابعت (پیروی) کرو، اس طرح اللہ تعالیٰ تمہیں اپنا محبوب بنا لے گا"۔ (آل عمران:۳۱)

اس آیتِ کریمہ سے بہت سی باتیں ثابت ہوتی ہیں لیکن یہاں صرف دو کا ذکر کروں گا:

1- اگر محبت خدا سے کرنی ہے تو متابعت بھی خدا ہی کی کرنی چاہیے نہ کہ نبی اکرم ﷺ کی؟ یہ کیا بات ہے کہ متابعت تو نبی اکرم ﷺ کی کی جائے لیکن ثبوت اللہ تعالیٰ کی محبت کا مہیا ہو؟

2- بات اللہ تعالیٰ کی محبت کے ثبوت پر ہی ختم نہیں ہو جاتی بلکہ نبی اکرم ﷺ کی متابعت کے نتیجے میں خدا مومن کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔ اب مومن صرف خدا کا عاشق ہی نہ رہا بلکہ اس کا محبوب بھی بن گیا۔

اللہ تعالیٰ نبی اکرم ﷺ کی متابعت کرنے والوں کو اپنا محبوب تک بنا رہا ہے مقامِ محبوبیت یقیناً نیابت الٰہیہ سے بلند وارفع اور اعلیٰ ہے۔ بھلا محبوب سے کوئی چیز چھپا کر بھی رکھی جاتی ہے؟ کیا یہ ممکن ہے کہ محبت میں میرا تیرا کا جھگڑا پیدا ہو؟ عاشق کا سب کچھ محبوب کا اور محبوب کا سب کچھ عاشق کا ہوتا ہے۔ محبت میں دوئی اور غیریت ہوتی ہی کہاں ہے؟ (مقام آدم)

از محبت جذبہ ہا گردد بلند
ارج می گیرد از و نا ارجمند

"محبت سے جذبے بلند ہو جاتے ہیں وہ لوگ جو پستی کے عالم میں پڑے ہوئے ہوں عشق کے زور سے بلند سے بلند ہوتے چلے جاتے ہیں اور



اوج وکمال کی انتہاء پر پہنچ جاتے ہیں"۔

عشق ومحبت کی بے پناہ قوتوں کو بیان کرتے ہوئے علامہ اقبال مزید فرماتے ہیں:

می نداند عشق سال و ماہ را
دیر و زود و نزد و دور راہ را

"عشق سال و ماہ کا پابند نہیں، نہ وہ جلدی اور دیری اور نہ ہی نزدیکی اور دوری سے کوئی تعلق رکھتا ہے"۔

اے مثالِ مردہ در صندوقِ گور
می تو اں برخاستن بے بانگِ صور

"اے مخاطب! تو جو عشق سے خالی ہونے کی وجہ سے مُردے کی طرح قبر کے صندوق میں بند پڑا ہوا ہے۔ تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام کے صور پھونکنے کے بغیر بھی قبر سے دوبارہ زندہ ہونا یقیناً ممکن ہے"۔

محبت؟ درگردہ بستن مقامات
محبت در گذشتن از نہایات

محبت کیا ہے؟ کسی منزل اور مقام میں قیام نہ کرنا بلکہ ہر منزل ہر مقام اور ہر مرتبے کو اپنی گرفت میں لے لینا محبت ہے۔ محبت اس بات کا نام ہے کہ عاشق ہر اعلیٰ سے اعلیٰ اور ہر آخری سے آخری مقام سے بھی انتہائے شانِ بے نیازی کے ساتھ آگے بڑھتا چلا جائے۔

مسافر! جاوداں زی جاوداں میر
جہانے را کہ پیش آید فرا گیر

"پس اے مسافرِ راہِ محبت! ہمیشہ زندہ ہوتا رہ اور موت آشنا ہوتا رہ۔ اسی

طرح جو عالم بھی تیرے سامنے آئے اس پر قبضہ کرتے ہوئے اپنا سفر جاری رکھ"۔

بہ بحرش گم شدن انجامِ ما نیست
اگر ادرا تو در گیری فنا نیست

"کسی بھی عالم پر قبضہ کرتے ہوئے آگے بڑھتا چلا جائے گا تو تیرے لیے فنا نہیں کیونکہ فنا نام ہی کسی منزل اور مقام پر قیام کرنے کا ہے جب تو کسی بھی عالم میں قیام پذیر نہیں ہوگا تو تُو فنا کی قید سے نکل جائے گا"۔

لا یومن احدکم حتّٰی اکون احبّ الیہ من والدہٖ وولدہٖ والناس اجمعین۔ (بخاری و مسلم)

"نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں تمہارے نزدیک تمہارے ماں باپ، اولاد اور دنیا بھر کے لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں"۔

عاشقی؟ محکم شو از تقلید یار
تا کند تو شود یزداں شکار

"کیا تو عاشق ہے؟ اگر ہے تو اپنے محبوب ﷺ کی تقلید کر تا کہ ذاتِ خداوندی تیری کمند کا شکار ہو جائے"۔

اند کے اندر حرائے دل نشین
ترکِ خود کن سُوئے حق ہجرت گزیں

"نبی اکرم ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے کچھ عرصہ تک ہر قسم کے ماسوا سے منہ موڑ کر اپنے دل کے غارِ حرا میں گوشہ نشینی اختیار کر۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کی ہجرت کی سنت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنے آپ کو یعنی



ظاہری علائق کو بھی ترک کردے اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہجرت کر"۔

محکم از حق شو، سوئے خود گام زن
لات و عزائے ہوس را سر شکن

"مقامِ ذاتِ خداوندی میں پہنچ کر اس کی صفات سے متصف ہو کر یزدانی قوتوں کا حامل ہو جا۔ اس کے بعد اپنے ظاہر کی طرف لوٹ آ اور تمام صفاتِ رذیلہ کے بتوں کو چکنا چور کر دے"۔

لشکرے پیدا کن از سلطانِ عشق
جلوہ گر شو برسر فارانِ عشق

"عشق کے جلال و جمال کے غلبے سے ایک لشکر باطل شکن تیار کر اور اسی ماسوا کو، جسے تو نے ابتدائی مرحلے میں ترک کر کے حق کی طرف ہجرت کی تھی، نیست و نابود کر کے عشق کے کوہِ فاران پر جلوہ گر ہو جا"۔

تا خدائے کعبہ بنوازد ترا
شرح اِنّی جاعِلٌ ساز و ترا

(مثنوی اسرار و رموز)

"تا کہ کعبہ کا خدا تجھے اپنے فضل و کرم سے نوازتے ہوئے تیرے سر پر خلیفۃ اللہ فی الارض کا تاج رکھ کر کائنات پر آشکارا کر دے کہ خلیفۃ اللہ کے منصب کی شان کیا ہوتی ہے"۔

عشق کی ایک تعریف یہ بھی ہے: اَلعِشقُ نَارٌ تَحرِقُ مَا سِوَ اللّٰہ یعنی عشق ایک آگ ہے جو کہ ماسوا اللہ کو جلا ڈالتی ہے۔

حضرت خواجہ فرید الدین عطار نیشاپوری قدس سرہٗ اپنی مثنوی میں فرماتے ہیں:

عشق از ہستی خود وارستن است
از مقام سرمدی پیوستن ست

''عشق اپنی ہستی سے گذر جانا یعنی ختم کر دینا اور مقام سرمدی کے ساتھ وابستہ ہو جاتا ہے''۔

عشق چہ بود؟ قطرہ دریا ساختن
از دو عالم باخدا پرداختن

''عشق کے کیا معنی ہیں؟ یہی کہ انسان دونوں جہان سے علیحدہ ہوکر صرف خدا تعالیٰ سے واسطہ ہو جائے اور اس طرح قطرہ سے دریا اور ذرہ سے صحرا بن جائے''۔

گر مقامِ عشق ماویٰ توشد
بر فراز تہ فلک جائی توشد

''اے انسان اگر عشق تیرا مقام اور ٹھکانہ بن جائے تو تیرا مرتبہ نو آسمان بلندی سے بھی اونچا ہو جائے''۔

عشق موسیٰ را بکوہ طور برد
بہر دید دوست سوئے نور برد

''عشق ہی موسیٰ علیہ السلام کو دوست کے دیدار ہی کیلئے طور پہاڑ پر لے گیا تھا''۔

عشق احمد را بود معراج دیں
تا مقام او شود حق الیقیں

''نبی اکرم ﷺ کو عشق کی برکت سے دین کی معراج اور مقام حق الیقین حاصل ہوا''۔



در دل عاشق جو عشق آتش فروخت
ہرچہ جز معشوق بود آں را بسوخت

''جب عاشق کے دل میں عشق کی آگ روشن ہوتی ہے تو یہ آگ معشوق کے سوا ہر چیز کو جلا دیتی ہے اور عاشق مقامِ سرمدی حاصل کر لیتا ہے''۔

عشق عشقہ سے ماخوذ ہے اور عشقہ ایک گھاس کا نام ہے جس کو ہندی میں امر بیل کہتے ہیں بظاہر اس گھاس کی جڑ نہیں ہوتی مگر اس عجیب الخلقت گھاس میں یہ قوت ہے کہ اس کی ایک شاخ جس پر ڈالی جائے تو اس کی نشوونما میں جتنی جلدی ترقی ہوتی ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ میں اس درخت پر چھا کر اسے چھپا لیتی ہے۔ اس بغیر بیج کی گھاس میں یہ بھی اثر ہے کہ خود تو سرسبز رہتی ہے مگر اپنی شدتِ حرارت سے زیر سایہ درخت کو خشک اور اس کی ہستی کو نیست و نابود کر دیتی ہے۔ علیٰ ھذا شگوفہ عشق کا بھی یہی فیض ہے کہ جب اس بے صورت اور بے نشان نخل باغ قدرت کا سایہ مزرعہ (کھیتی) قلب انسان پر پڑتا ہے تو مراتب اور مدارج میں گو بہت جلد اور غیر معمولی ترقی ہوتی ہے۔ مگر حرارت عشق، عاشق کی ہستی کو مٹا دیتی ہے اور (کثافت) جلا دیتی ہے۔ انسان کو فنائے کامل میں پہنچا دیتی ہے جو دیارِ قربِ شاہد حقیقی کی آخری منزل ہے۔

(خلاصۃ السلوک، مرزا محمد ابراہیم بیگ شیدا)

تا نہ نخوانی لا و الا اللہ
در نیابی منہج ایں راہ را
عشق آں شعلہ است کو چوں بروخت
ہر چہ جز معشوق باقی جملہ سوخت
تیغ لا در قتل حق بر اند
در نگر آخر کہ بعد از لاچہ ماند

ماند الا اللہ و باقی جملہ رفت
شاد باش اے عشق شرکت سوز و رفت

(تفسیر روح البیان پ12)

"جب تک لا و الا اللہ کو غور سے نہ پڑھا جائے اس طریق تک تمہیں راستہ نصیب نہیں ہو سکتا۔ عشق وہ شعلہ ہے کہ جب چمکتا ہے تو معشوق کے سوا باقی ہر شئے کو جلا کر راکھ بنا دیتا ہے۔ لا کی تلوار سے سب غیر حق کو قتل کر دو، پھر دیکھو کہ لا کے بعد کیا رہا۔ ہاں صرف الا اللہ باقی رہ گیا، باقی ہر شے رخصت ہو گئی۔ اے عشق خوش باش کہ تو شرکت سوز ہے کہ غیر کو تیرے سامنے گم ہونا پڑتا ہے"۔

قوتِ قلب و جگر گرد و نبی
از خدا محبوب تر گرد و نبی

علامہ ڈاکٹر اقبال فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی محبت جس قلب و جگر کی قوت بن جاتی ہے تو اس وقت آپ عاشق کے نزدیک خدا تعالیٰ سے بڑھ کر محبوب بن جاتے ہیں۔ اہلِ محبت نبی اکرم ﷺ کو اسی لیے ہر شئے سے بڑھ کر محبوب رکھتے ہیں کہ ان کی محبت پاک حصول "محبتِ خدا" کا واحد راستہ ہے"۔ (علم الدنی صفحہ 149)

ہر کہ عشق مصطفیٰ ساماں اوست
بحر و بر در گوشہ دامانِ اوست
سوز صدیق و علی از حق طلب
ذرہ عشق نبی از حق طلب
روح راجز عشق او آرام نیست
عشق او روزیست کورا شام نیست



ایک بزرگ نے فرمایا: دین اور نجات کا دارومدار محبت رسول پاک ﷺ پر رکھا گیا ہے وہ محبت نہ تو کتابوں میں مل سکتی ہے اور نہ علماء ظاہر سے، اس کے حاصل ہونے کے واسطے "پیر کامل" کی صحبت ضروری ہے۔ یہ محبت کا سبق استاد روحانی کے سوا دوسرا کوئی پڑھا نہیں سکتا۔ (ضرورتِ مرشد صفحہ 16)

عشق کی بھٹی سے پکنے والوں سے ہی عشق کا فیضان ملے گا، خالی خولی باتوں والا چاہے جس قدر بھی عالم ہو لیکن عشق کا فیضان ان سے نصیب نہیں ہوگا۔

عقل کے مدرسہ سے اٹھ عشق کے میکدہ میں آ
جام فنا و بیخودی ہم نے پیا جو ہو سو ہو
مدرسہ میں عاشقوں کے جس کی بسم اللہ ہو
اس کا پہلا ہی سبق یارو فنا فی اللہ ہو

ایک بار حضرت شیخ محمد غوث گوالیار قدس سرہٗ الاقدس غار چنار میں ایک چشمہ پر وضو فرما رہے تھے کہ یکایک ایک بڑا سانپ آنکلا اور شیخ کو ڈس لیا۔ آپ کو تو کوئی گزند نہ پہنچا البتہ وہ سانپ تڑپ کر اسی وقت مر گیا۔

اسی غار میں ایک جوگی بھی گوشہ نشین تھا جب اس نے یہ کیفیت دیکھی دوڑا آیا اور قدم بوس ہو کر شیخ سے کہا کہ آپ "سدھ" ہو گئے ہیں یعنی کامل ہو گئے ہیں۔

(برہانپور کے سندھی اولیاء صفحہ 287)

عشق کے جلے ہوئے کو سانپ کا زہر کیا اثر کرے گا جب کہ جس کا مولیٰ سب اسی کا ہے، عاشق کو محبوب کیسے نقصان پہنچائے گا۔ دوسرا یہ کہ "کامل" ہونا کس قدر مشکل ہے؟

عشق میں جان ہے، جب لکڑی میں پیدا ہوا تو جان بخش دی بلکہ قوت گویائی بھی عطا کی کہ نبی کریم ﷺ سے اپنے عشق کا اظہار کیا اسی طرح جب انسان کو لگتا ہے تو

کثافت سب ختم کر دیتا ہے اور لطافت ہی لطافت روحانیت و نورانیت کا ورود ہوتا ہے۔

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اے بیٹا سچے عاشق میں چھ نشانیاں پائی جاتی ہیں:

1- آہ سرد۔
2- چہرے کا رنگ زرد۔
3- آنکھوں سے اشک رواں۔
4- کھانا پینا نہایت کم۔
5- باتیں کم وہ بھی کام کی بلکہ عشق سے لبریز، فضول گوئی نہیں۔
6- نیند اس پر حرام کہ سوئے گا نہیں۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مالک اپنے اور اپنے محبوبِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق سے اس کمینہ کو بھی سیراب فرمائے! آمین۔

قارئین سے بھی درخواست ہے دورانِ ترجمہ صراط الطالبین کے اس مضمون لکھنے کا خیال ہوا اور آج اختتام کو پہنچا مالک و مولیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

مریض عشق پر رحمت خدا کی
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کا

۲۶ جنوری ۲۰۰۶ء
خاک راہ دردمندانِ دل
سید زین العابدین راشدی
غفرلہٗ الہادی، کراچی



# علامہ راشدی صاحب کی تصانیف

## بزبان اردو

1- انوار امام اعظم ابوحنیفہ (52 مقالات پر مشتمل مجموعہ)
2- انوارِ علماء اہلسنّت (سندھ) 300 (تین سو) سے زائد علماء سندھ کے حالات و خدمات
3- شہبازِ ولایت (حضرت لعل شہباز قلندر)
4- قاسم ولایت (حضرت خواجہ مشوری سرکار)
5- آفتابِ ولایت (حضرت پیر روزے دھنی)
6- شہکارِ ولایت (حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی احوال و افکار)
7- حیات امام اہلسنّت (حضرت امام مشوری سرکار مطبوعہ 1990ء)
8- شہبازِ خطابت (تذکرہ مولانا بلبلِ سندھ)
9- سندھ کے دو مسلک (اہلسنّت اور وہابیت ایک جائزہ)
10- مسلمان عورت (پردۂ عورت و دیگر ضروری مسائل)
11- اسلام اور جہاد
12- مسلمانو! نیک اور ایک ہو جاؤ (عصبیت و نفرت کا آپریشن)
13- جماعت اسلامی صحافت کی نظر میں (تیس سالہ اخباری کٹنگ اور مضامین کے آئینہ میں مودودی کا مطالعہ)
14- قصیدہ بردہ اور علماء سندھ
15- قصیدہ غوثیہ اور علماء سندھ
16- شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور علمائے سندھ
17- زین الوظائف
18- مقالاتِ راشدی
19- مرنے کے بعد زندگی

20- عقیدت کے پھول (انتخاب کلام)

21- برصغیر کی مذہبی تحریکیں (ایک ہزار سالہ تاریخ

22- آلِ رسول (سادات کرام کی عظمت)

23- اسلام اور ریاست (اسلام کا نظام حکومت)

24- ناکام سیاستدان

25- اصلی کون؟ (اتحاد بین المسلمین کا داعی)

26- تحریک بالاکوٹ تاریخ کی نظر میں

27- آئینہ حقیقت (اسلام اور شیعیت)

28- فرقہ مسعودیہ کے امیر کے کرتوت

29- محرم اور اس کے تقاضے

## بزبان سندھی

30- عید میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت

31- پیارے مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت

32- ختم نبوت کی شرعی حیثیت

33- آفتابِ نبوت (سیرت طیبہ)

34- قرآنی عقیدہ

35- تفسیر آیۃ الکرسی

36- سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مسلک مبارک

37- روشن صبح (حضرت امام حسین اور ردِ شیعیت)

38- سوانح امام المسلمین (امام اعظم ابوحنیفہ)

39- شہنشاہ ولایت (تذکرہ غوث اعظم)

40- رفع یدین آخر کیوں؟

41- قلم جو بادشاہ

42- زین الایمان (ردِ غیر مقلدین)

43- زین العرفان

44- زین الواعظین

45- اقیموا الصلوٰۃ

46- حضرت پیر صاحب بیعتِ دھنی کا مسلک مبارک

47- اہلسنّت اور حبِ اہلبیت

48- اہلسنّت اور اہلِ جنت

49- سندھ میں اہلسنّت اور اہلِ شیعیت ایک جائزہ

50- میلاد شریف پر عربی میں تحریر کردہ کتابوں کا تعارف



51- امروٹی کا اصلی روپ (مولوی تاج محمود امروٹی دیوبندی)

52- تفسیر تنویر الایمان کا مصنف کون؟

53- دینی مدارس کی اہمیت

54- حضرت سید صبغت اللہ شاہ اول اور سید احمد رائے بریلوی

55- ادب کی آڑ میں گستاخی

56- عبید اللہ سندھی اپنے آئینہ میں

57- امام مشوری رحمۃ اللہ علیہ کی اخباری تقریریں

# زاویہ پبلشرز کی دیگر اسلامی کتب

## حضرت علامہ شاہ تراب الحق قادری

| | |
|---|---|
| تصوف وطریقت | 90 |
| خواتین کے دینی مسائل | 75 |
| ضیاء الحدیث | 90 |
| جمالِ مصطفیٰ ﷺ | 90 |
| امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ | 120 |
| مزاراتِ اولیاء اور توسل | 75 |
| فلاحِ دارین | 60 |
| نماز کی کتب | 30 |
| مبلغ بنانے والی کتاب | 60 |
| حضور ﷺ کی بچوں سے محبت | 50 |
| دینی تعلیم | 30 |
| تفسیر سورۃ فاتحہ | 25 |
| مبارک راتیں | 25 |
| اسلامی عقائد | 20 |
| جنتی لوگ کون؟ | 135 |

## مولانا محمد شہزاد قادری تُرابی

| | |
|---|---|
| سُنّتِ مصطفیٰ ﷺ اور جدید سائنس | 100 |



| | |
|---|---|
| قرآن حکیم اور سو عقائد | 60 |
| مظلوم کے آنسو | 60 |
| دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں؟ | 30 |
| دکھ درد اور بیماریوں کا علاج | 30 |
| آئینہ کیوں نہ دوں؟ | 15 |
| شریعتِ محمدی ﷺ کے ہزار مسائل | 135 |
| کلمہ طیبہ کی تشریح | 70 |
| ویلنٹائن ڈے؟ | 20 |
| بسنت کی حقیقت | 20 |
| بیانِ حق | 20 |
| بدعت کا مطالعہ | 20 |

## ہمشیرہ محمد صدیق احمد عطاری

| | |
|---|---|
| عورتوں کے مسائل | 170 |
| کامیاب ماں | 100 |
| بہارِ خواتین | 100 |
| کامیاب استاد | 120 |
| عطر العقائد | 70 |
| کامیاب طالب علم | 80 |
| عورتوں کا حج وعمرہ | 120 |
| عورتوں کی نماز | 30 |

باب السلام سندھ سے تعلق رکھنے والے تین ۳ سو زائد علمائے اہلسنّت کی
علمی و ادبی خدمات کا مجموعہ

# انوارِ علمائے اہلسنّت سندھ

تحقیق و ترتیب

صاحبزادہ سیّد محمد زین العابدین شاہ راشدی ایم اے

ترتیب و تہذیب

محمد عبد الکریم قادری رضوی

زاویہ پبلشرز
8-C (محی الدین بلڈنگ) داتا دربار مارکیٹ۔ لاہور
فون: 042-7248657
موبائل: 0300-4505466 - 0300-9467047
Email: zaviapublishers@yahoo.com

Scanned with CamScanner